نقابت کی دُنیا میں ایک نئی اور منفرد تالیف

گلشنِ نقابت

مؤلف:
الحاج قاری محمد یونس قادری

مرتب:
مُبارک علی قادری

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلشنِ نقابت

نقابت کی دُنیا میں ایک نئی اور مُنفرد تالیف

مؤلف

الحاج قاری محمد یونس قادری

مرتب

مُبارک علی قادری

نُوریہ رضویہ پبلیکیشنز

۱۱- گنج بخش روڈ لاہور

042-7313885

نام کتاب	——	گلشن نقابت
مؤلف	——	قاری محمد یونس قادری
تاریخ اشاعت	——	صفر المظفر ۱۴۳۶ھ/دسمبر ۲۰۱۴ء
تعداد	——	1100
ناشر	——	سیّد محمد شجاعت رسول شاہ قادری
مطبع	——	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپیوٹر کوڈ	——	1N-0076
قیمت	——	300 روپے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ لاہور

فون 042-37313885-042-37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون: 041-2626046

فہرست

اس کاوش کو ہم
نہایت خلوص اور انکساری کے ساتھ

سیدی و مرشدی حضور قدوۃ الاولیاء
حضرت پیر سیدنا

طاہر علاؤ الدین
القادری الگیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ

کے نام
منسوب کرتے ہیں

اور ان کے ساتھ ساتھ
اپنے والدین کے نام

جن کے قدموں کے صدقے
ہمیں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی دولت ملی

(کچھ اپنے بارے میں)

آقائے نامدار مدنی تاجدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات ہمہ جہت خصوصیات کی حامل ہے۔ آپ ﷺ کی ہر ادا نرالی اور ہر بات، تعلیمات افکار و نظریات بھی جامع ہیں اور اسی طرح حضور کا ذکر بھی آفاقی ہے کہ خود خدا کی ذات بھی بارہا فرما رہی ہے۔

ورفعنا لك ذكرك

ورنہ ہم کہاں اور سرکار کا ذکر کہاں

پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاک اور مقدس نعلین کا صدقہ کہ سرکار کی محافل میں ایک عرصہ سے ناچیز کی بھی نقابت کے حوالے سے حاضری ہوتی ہے اور آپ ﷺ کا ذکر کرنے کی توفیق ملتی ہے اور ذکرِ سرکار ﷺ کی برکت سے سگِ مدینہ کو متعدد دفعہ حج و عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

اسی عرصہ میں، میں نے سوچا کہ کیوں نہ آقا ﷺ کی پاک بارگاہ میں نقابت کے موضوع پر ایک گلدستہ مرتب کر کے پیش کیا جائے۔

چنانچہ اپنے چند مہربان دوستوں کے مشورے اور بالخصوص اپنے انتہائی قریبی ساتھی اور بھائی مبارک علی قادری جو خود بھی میدان نقابت کے ابھرتے ہوئے شہسوار ہیں۔ ان کی پُرخلوص جدوجہد اور کوشش بھی میرے لئے معاون ثابت ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں رب العزت کی بارگاہِ بیکس پناہ میں سجدۂ شکر بجالاتے ہوئے یہ بات بھی تمام قارئین کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کے پاک محبوب کے قدموں کے صدقہ میں اور مرشد کامل کی حقیقی نگاہ سے بچوں اور بچیوں کے لیے ایک مکمل جامعہ **جامع فیوضات الشیخ** کے نام سے کہ جس کا افتتاح مرشد کامل شہزادہ غوث الوریٰ حضور قدوۃ الاولیاء حضرت پیر سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نورِ نظر جگر گوشہ قدوۃ الاولیاء حضور پیر سیدنا محمد ضیاءالدین القادری الگیلانی مدظلہ عالی کے

دست اقدس سے ہوا۔

اور حضور کی خصوصی دعا سے یہ ادارہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہوا الحمد للہ دین اسلام کی خدمت میں پیش پیش ہے اور الحمد للہ ادارہ ہذا کی ۴ (بلڈنگیں) منزلیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ جس میں بچوں اور بچیوں کے لیے مکمل طور پر عالمہ فاضلہ کا کورس کروایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آنے والی نسل کو جدید علوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے اقراء سفینۃ الاطفال کے باہمی اشتراک سے بھی بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم جن میں کمپیوٹر کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگلش لینگویج کی کلاسز کا بھی آغاز کر دیا گیا ہے۔

میں اپنے انتہائی قریبی دوستوں اور **جامع فیوضات الشیخ** کی ایگزیکٹو باڈی کے عہدیداران وممبران کہ جن کا آگے صفحہ پر ذکر ہے کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے علاوہ بھی مدرسہ ھذا کے تعاون کے لئے جن جن دوستوں نے بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر اس سعادت بھرے متن کی تکمیل کے لیے جیسے بھی سعی وکاوش کی رب العزت کی بارگاہ میں التجا کے ساتھ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب کے ذکر کی چاشنی سے ان معاونین نعت محبوب کو دو عالم میں سرخرو رکھے اور خدمت اسلام کی میری اس نوکری کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔

آخر میں اپنے معزز قارئین سے گزارش ہے کہ جملہ معاونین کے لیے ایمان کی سلامتی اور بار بار مدینہ طیبہ کی باادب حاضری کی دعا فرمائیں خالق کائنات ہمیں آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی محبت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اگر دوران مطالعہ کوئی اصلاح طلب پہلو نظر آئے تو اس کی اطلاع دینا آپ کا علمی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ اس کی انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر لی جائے گی۔

خاکپائے در رسول

الحاج قاری محمد یونس قادری (گولڈ میڈلسٹ)

ناظم اعلیٰ، جامعہ فیوضات الشیخ، اقراء سفینۃ الاطفال
گلی نمبر ۱۳، بھابڑہ فیروز پور روڈ، لاہور۔ پاکستان
فون نمبر: 092-42-5885987 موبائل 0333-4212446

بچوں اور بچیوں کے لئے ایک مکمل درسگاہ

جامع فیوضات الشیخ

روحانی سرپرست اعلیٰ: شہزادہ غوث الوریٰ حضور قدوۃ الاولیاء
حضرت پیر سیدنا محمد طاہر علاؤ الدین الگیلانی القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرپرستی

- جگر گوشہ قدوۃ الاولیاء حضرت پیر السید محمود محی الدین القادری الگیلانی مدظلہ عالی
- جگر گوشہ قدوۃ الاولیاء حضرت پیر السید عبدالقادر جمال الدین القادری الگیلانی مدظلہ عالی
- جگر گوشہ قدوۃ الاولیاء حضرت پیر السید محمد ضیاء الدین القادری الگیلانی مدظلہ عالی

زیر شفقت

- الحاج صوفی محمد انور نقشبندی مدنی
- الحاج صوفی شوکت علی قادری
- الحاج پیر مقبول احمد قادری ضیائی

بانی و ناظم اعلیٰ: الحاج قاری محمد یونس قادری (گولڈ میڈلسٹ)
سرپرست اعلیٰ: حاجی شوکت علی قیصر
صدر: ملک افضال رسول اعوان
جنرل سیکرٹری: محمد خلیل ملک

ایگزیکٹو باڈی کے اراکین

وزیر سیاحت الحاج میاں محمد اسلم اقبال، خواجہ طاہر ضیاء، سینیٹر کامل علی آغا، الحاج شیخ اعجاز محمود، الحاج محمد عمر سیٹھی، ابو یوسف حاجی محمد یعقوب، ابوالحسنین میاں محمد یوسف، میاں محمد اعجاز، حاجی محمد نعیم، میاں سعید عثمانی، محمد خلیل شیخ نعت کمیٹی، صداقت علی خان، ڈاکٹر نثار احمد قادری، رانا محمد جاوید القادری، حاجی فرخ محمود، شیخ محمد یونس (صدر انجمن تاجداران عاشقان مدینہ)، شیخ محمد احسن امین، محمد رضوان (واپڈا ٹاؤن)، حاجی شیخ محمد طاہر (اعظم مارکیٹ)، محمد مبین (مبین شو)، محمد سہیل (المدینہ اسٹیٹ)، حاجی محمد شفیع، میاں داؤد، چوہدری محمد عاصم بابو بھائی، الحاج احمد ندیم سلطانی، ملک محمد اعجاز (ظفر ہال)، حاجی محمد ساجد (اکبری سٹور)، حاجی محمد اشرف، حاجی شیخ محمد شاہد (شو مارکیٹ)، سردار احمد بٹ، گلزار احمد بٹ، شیخ محمد طارق (چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی بھابڑہ) قاری محمد صادق طاہر (امریکہ)، حاجی محمد رفیق اعظم (نوائے وقت)، حاجی مختار احمد (رحمان پرنٹ والے)

عرض مرتب

اللہ پاک کی ذات کا شکر ہے کہ اس کی توفیق خاص اور پیارے آقا کے نعلین کے صدقہ میں آقائے کائنات کے حضور یہ کاوش پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

دی منہاج یونیورسٹی میں آ کر مجھ ناچیز کو بھی طرزِ گفتار کی دولت نصیب ہوئی او رفتہ رفتہ عشق کی یہ چنگاری شعلہ جوالہ بن گئی۔

میرے لئے نہایت شفیق، محترم اور دنیائے نقابت کی بہت محترم ہستی ہے استاد محترم عزت مآب جناب قاری محمد یونس قادری صاحب کہ جن کے حکم پر ناچیز کو اتنا بڑا کام شروع کرنے کا شرف ملا اور گلشن نقابت کو مرتب کرنے کی سعادت ملی۔

یہ پراجیکٹ اپنی نوعیت کے اعتبار سے گو کہ بہت مشکل اور میرے لئے ایک بہت بڑی آزمائش بھی تھا کیونکہ اہل دل کی پیار بھری باتیں دوسروں تک پہنچانا بلاشبہ انتہائی مشکل کام ہے۔ ہو سکتا ہے گفتگو کے ذریعے یہ مرحلہ تھوڑا آسان ہو جائے مگر تحریر کے ذریعے ایسا کرنا دِقت طلب ہی نہیں بلکہ محنت شاقہ کا متقاضی بھی ہے۔ لیکن الحمدللہ حضور کے ذکر کے صدقے، اپنے شفیق ماں باپ کی دعاؤں کے طفیل اور قاری محمد یونس قادری صاحب کی رہنمائی میں اس کام میں سرخرو ہوا۔

گلشنِ نقابت کا چوتھا ایڈیشن اِس وقت آپ کے پاس ہے۔ اِس دفعہ خاص طور پر نئے کلام کے اضافے کے ساتھ ساتھ کلام کو Chapters میں ترتیب دیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے کو کلام کی Selection میں آسانی محسوس ہو۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے.........

آمین ثم آمین۔

آخر میں معزز قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر اس مجموعہ میں سے کوئی چیز پسند آجائے اور دل عشق مصطفیٰ ﷺ سے لبریز ہو کر آنکھ باوضو ہو جائے تو اسے عطائے مصطفیٰ ﷺ تصور فرمائیں اور اگر کہیں سقم رہ گیا ہے تو اسے میری کم مائیگی سمجھیں اور اس بارے اطلاع ضرور ارسال کریں۔

آپ لوگوں کے مشورے ہماری حوصلہ افزائی کریں گے۔

سگِ آلِ رسول ﷺ
مبارک علی قادری (گولڈ میڈلسٹ)
بی ایس سی آنرز کمپیوٹر سائنسز
ایم۔بی۔اے، ایم اے انگلش
شاگرد رشید فصیح اللسان
الحاج قاری محمد یونس قادری (گولڈ میڈلسٹ)
موبائل: 0300-4195044

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا
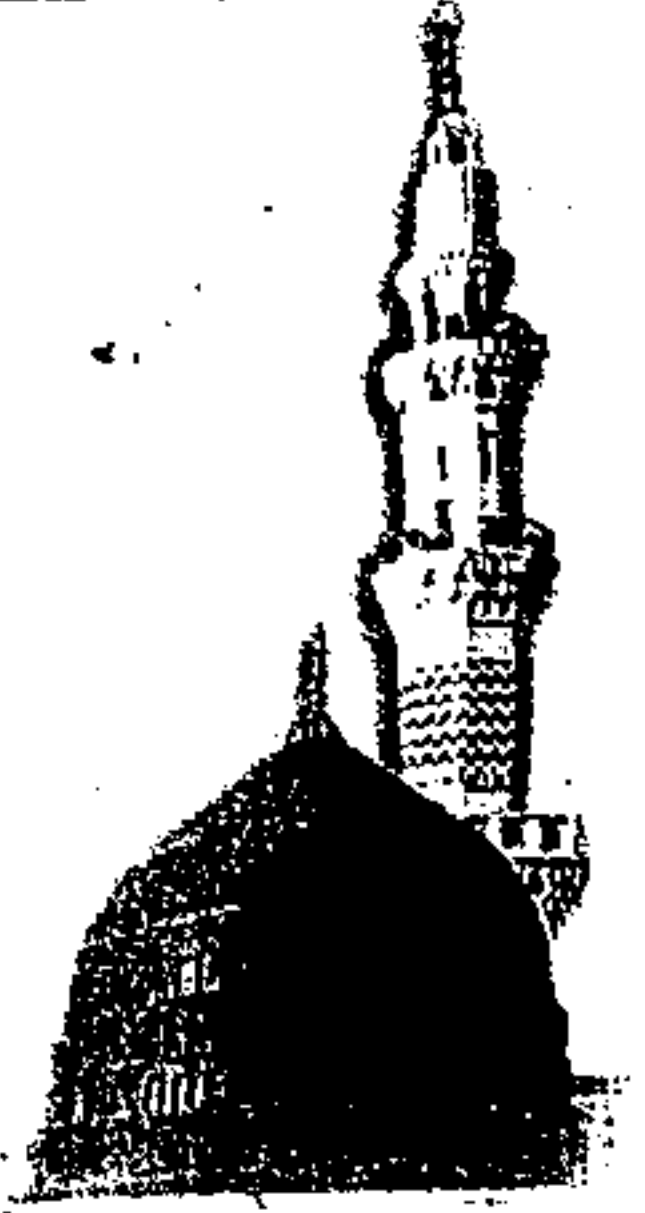
حمد باری تعالیٰ

اللہ کرم اللہ کرم
حاضر ہیں تیرے دربار پہ ہم
اللہ کرم اللہ کرم
دیتی ہے صدا یہ چشم نم
اللہ کرم اللہ کرم
ہیبت سے ہر اک گردن خم ہے
ہر آنکھ ندامت سے نم ہے
ہر چہرے پہ ہے اشکوں سے رقم
اللہ کرم اللہ کرم
جن لوگوں پہ ہے انعام تیرا
ان لوگوں میں لکھ دے نام میرا
محشر میں میرا رہ جائے بھرم
اللہ کرم اللہ کرم
ہر سال طلب فرما مجھ کو
ہر سال یہ شہر دکھا مجھ کو
ہر سال کروں میں طواف حرم
اللہ کرم اللہ کرم
میری آنے والی سب نسلیں
تیرے گھر آئیں تیرا دَر دیکھیں
اسباب ہوں ان کو ایسے بہم
اللہ کرم اللہ کرم

نعت

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا
فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا
دل عبث خوف سے پتّا سا اڑا جاتا ہے
پلّہ ہلکا ہی سہی بھاری ہے بھروسا تیرا
اِک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

حصہ اردو

سورۂ کوثر

نبیؐ پیارے عطا ہم نے کیا جو تم کو کوثر ہے
بھلائیوں کی یہ کثرت ہے یہی نیکی کا جوہر ہے
تمہیں دُنیا و آخر میں بڑے درجات بخشے ہیں
خدا کا فضل ہے تم پر بڑے ثمرات بخشے ہیں
نمازیں تم پڑھو رب کی کرو حمد و ثناء اس کی
عبادت بھی کرو رب کی تو ڈھونڈو تم رضا اس کی
اسی کے واسطے قربانیاں بھی تم کرو پیارے
تمہارے ہی لئے سب ہیں بڑے درجات یہ بھارے
تمہارے جو بھی دشمن ہیں وہی ہیں بے نشاں آخر
وہی تو جڑ کٹے ہیں سب وہ پائیں گے زیاں آخر
تمہارے نام لیوا تو قیامت تک رہیں گے سب
ہمیشہ ہی تمہارے امتی نعتیں کہیں گے سب
مساجد[1] میں قیامت تک تمہارا نام گونجے گا
مری حمد و ثنا ہو گی یہ پیارا نام گونجے گا!

☆ختم شد۔ رکوع نمبر ۱☆

---

[1] حدیث شریف کی رُو سے چونکہ ساری زمین مسجد ہے اس لئے یہ لفظ وسعت ظاہر کرتا ہے اور ساری زمین پر جہاں بھی اذان ہوتی ہے یا نعت کی محفل ہوتی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی بھی گونجتا ہے۔ (مؤلف)

سورۂ الم نشرح

نبی پیارے نہیں کھولا تمہارا کیا یہ سینہ ہے
دیا قلبی سکوں تم کو بڑا ہی یہ خزینہ ہے
عطا پھر تم کو کر دی ہے یہ اطمینان کی دولت
تردد نہ رہے تم پر جو دی عرفان کی دولت
اتارا بوجھ وہ تم سے کہ جو رنج و الم کا تھا!
جو تھی فکر و پریشانی جو باعث تیرے غم کا تھا
عطا پھر حوصلہ کر کے تمہیں رب نے یہ ہمت دی
بڑی جو ذمہ داری تھی نبھانے کی یہ طاقت دی
جو بھاری ذمہ داری تھی کمر جو توڑے جاتی تھی
نبوت کے تقاضوں میں تمہارا دل جلاتی تھی
گراں جو دل پہ گزری تھی نجات اس سے دلائی ہے
خدا نے فضل سے اپنے جو کی اب رہنمائی ہے
کیا ہے تذکرہ اونچا تمہارے واسطے اس نے
تمہارا ذکر کرنے کو جو کھولے راستے اس نے
قیامت تک تری حمد و ثنا جاری رہے گی اب
تری امّت تری نعتیں سدا ہی وہ کہے گی اب

حقیقت ہے کہ ہر تنگی کے ساتھ اک اور وسعت ہے
فراخی ساتھ ہے اس کے تو غم کے ساتھ راحت ہے
ہے بے شک ساتھ تنگی کے فراخی بھی مسرت بھی
خدا دیتا ہے جو غم بھی تو دیتا ہے وہ نعمت بھی
لہٰذا جب کہ تم فارغ ہوا اپنے گھر کے کاموں سے
کرو پھر یاد تم رب کو خدا کے نیک ناموں سے
عبادت کی مشقت میں تو فارغ ہو کے لگ جاؤ
خدا کی طرف راغب ہو کے اس کے گن بھی تم گاؤ
نہ ہو جب کام دنیا کا خدا سے لَو لگاؤ تم
کرو پھر سجدہ ریزی بھی تو سر اپنا جھکاؤ تم
☆ختم شد۔ رکوع ۱☆

سورۂ والضحیٰ

قسم ہے روز روشن کی قسم ہے رات کی مجھ کو
قسم دونوں کی ہے بیشک اور اپنی ذات کی مجھ کو
قسم ہے رات کی جب کہ وہ طاری سب پہ ہو جائے
سبھی مخلوق راحت سے سکوں سے جب کہ سو جائے
نبی پیارے ترے رب نے نہ ہرگز تم کو ہے چھوڑا
نہیں ناراض وہ تم سے تعلق بھی نہیں توڑا!
یقیناً واسطے تیرے تو بہتر دورِ ثانی ہے
جو رنج و غم کے بعد آئے وہ بہتر زندگانی ہے
وہ اتنا دے گا رب تم کو کہ ہو جاؤ گے تم راضی
وہ دامن بھر کے دیتا ہے خدا کی ہے یہ فیاضی
تمہارا بھر دے گا دامن قریبی وہ زمانے میں
بڑا فیاض ہے مالک کمی کیا ہے خزانے میں!
یتیم اس نے نہ پایا تھا غنی بھی کر دیا تم کو
ٹھکانا بھی دیا تم کو سخی بھی کر دیا تم کو!
تجھے سرگرداں پایا تھا ہدایت بخش دی تم کو
کہ اُس نے اپنی رحمت سے سعادت بخش دی تم کو

تمہیں وارفتہ دیکھا تو تمہاری رہنمائی کی!
دکھا کر تم کو راہ سیدھی خدا نے حق ادائی کی
تمہیں نادار پایا تھا دیا پھر مال و دولت بھی
غنی بھی کر دیا تم کو عطا کی شان وشوکت بھی
کرو نہ تم بھی اب سختی غریبوں پر یتیموں پر
کبھی سائل کو مت جھڑکو کرو نرمی فقیروں پر
سوالی کو نہ جھڑکو تم نہ خالی ہاتھ لوٹاؤ!
کرو اظہار نعمت کا شکر اس کا بجا لاؤ!
☆ختم شد رکوع نمبر ۱☆

قرآنی صحیفہ

صحیفہ جو بھی ہو قرآن ہو نہیں سکتا
منافق کو کبھی احساس ایماں ہو نہیں سکتا
نہ ہو تعظیم جس کے دل میں سرکار دوعالم کی
عبادت لاکھ وہ کر لے مسلماں ہو نہیں سکتا
☆

قرآن کے چہرے پہ قرآن

قرآن تیری رحمت کا دیوان نظر آیا
آقا تیری صورت اور سیرت کا عنوان نظر آیا
مازاغ ہیں آنکھیں تو والشمس ہے رخ ناصر
قرآن کے چہرے پہ قرآن نظر آیا

میری بات بن گئی

ان کا کرم ہوا تو میری بات بن گئی
اشکوں کو جب زباں ملی نعت بن گئی
اللہ کی صفات ہیں قرآن کی آیات
سب کو ملا کے مصطفیٰ کی ذات بن گئی

قرآن اور صاحب قرآن

قرآن کا کوئی متبادل نہ بدل ہے
قرآن ہر عقدہء دشوار کا حل ہے
قران مصدق بھی مطہر بھی مبیں بھی
قرآن کے حفاظ میں جبریل امین بھی

یہ بھی قرآن ہے وہ بھی قرآن ہے
یہ قرآن لفظ ہے تو وہ قرآن معنٰی ہے
یہ قرآن بھی حسین ہے جو تیس پاروں والا ہے
وہ بھی بڑا حسین ہے جو والضحٰی کے چہرے والا ہے
اس میں بھی بانکپن ہے اس میں بھی بانکپن
اس میں رعنائیاں اس میں بھی رعنائیاں
یہ بھی حسین ہے وہ بھی حسین ہے
اس قرآن کے پارے حسین ہیں
تو میرے مصطفٰی کے نظارے حسین ہیں

یہ قرآن لفظ ہے تو تو وہ قرآن معنٰی
یہ قرآن کنایہ ہے تو وہ قرآن تعریف
یہ قرآن کتابوں کا سردار تو وہ قرآن نبیوں کا سردار
یہ قرآن منزل من اللہ وہ قرآن مرسل من اللہ
اس قرآن کی سطریں کالی ہیں تو میرے مصطفٰی کی زلفیں کالی ہیں

قرآنی آیات کا گلدستہ

قرآن سب سے بڑی نعمت ہے۔ قرآن وہ ہے جو سرکار ﷺ کی زبان سے نکلا ہے۔ اب اُسی قرآن سے حروف تہجی کی پکار کیا کہتی ہے تو

میرے اور آپ کے پیارے آقا:

الف سے	انا اعطینك الکوثر ہیں
ب سے	بشیرا و نذیرا ہیں
ت سے	تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض ہیں
ث سے	ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفیناه من عبادنا ہیں
ج سے	جاهد و فی الله ہیں
ح سے	حوله لنریه من ایتنا ہیں
خ سے	خاتم النبیین ہیں
د سے	داعیا الی الله باذنه ہیں
ذ سے	ذلك الکتاب لاریب فیه ہیں
ر سے	رؤف و رحیم ہیں
ز سے	زینت الدارین ہیں
س سے	سراجاً منیرا ہیں
ش سے	شاهدا و مبشرا و نذیرا ہیں
ص سے	صراط مستقیم ہیں
ض سے	ضحیٰ ہیں
ط سے	طٰهٰ ہیں
ظ سے	ظل خدا ہیں

ع سے	عنده مفتاح الغیب ہیں
غ سے	غیب السموت والارض ہیں
ف سے	فاسئلو اهل الذکر ہیں
ق سے	قدجاء کم من اللہ نور ہیں
ک سے	کونوا مع الصٰدقین ہیں
ل سے	لا اقسم بهذا البلد والے ہیں
م سے	من یطع الرسولُ فقد اطاع اللہ ہیں
ن سے	نورالسموت والارض ہیں
و سے	والعصر ہیں، والقمر ہیں، والشمس ہیں
ھ سے	ھل اتی علی الانسان ہیں

اور یہ بھی دیکھیے جو

ی سے یٰسین والقران الحکیم انك لمن المرسلین ہیں

یہ آیتیں کتنی پیاری ہیں لیکن اب جو ہم آیات پڑھنے جارہے ہیں ان میں کسی آیت میں

حضورؐ کے مکھڑے کا ذکر ہے تو

کسی میں حضور کی زلفوں کا ذکر ہے۔

ذرا پڑھیئے کہ

میرے اور آپ کے پیارے آقا جن کا چہرہ والشمس والضحیٰ ہے

میرے آقا کی زلفیں	والیل اذا سجیٰ ہیں
میرے آقا کی سونی سونی آنکھیں	مازاغ البصر و ماطغیٰ ہیں
میرے آقا کے لب	لب یوحی ہیں
میرے آقا کی زبان	انه لقول رسول امین ہے

میرے آقا کا ذکر — ورفعنالك ذكرك ہے

میرے آقا کا سینہ — الم نشرح ہے

میرے آقا کی اطاعت — من يطع الرسول فقد اطاع الله ہے

میرے آقا کی مشیت — وما تشاؤن الا ان يشاء الله ہے

ارے مشیت خدا مشیت مصطفیٰ ہے — اطاعت مصطفیٰ اطاعت خدا ہے

نبی کا بولنا — خدا کا بولنا

نبی کی ناراضگی — خدا کی ناراضگی

نبی کا راضی ہونا — خدا کا راضی ہونا

ارے میرے محبوب کا سفر — سبحان الذى اسرى بعبده ہے

اوراس گلدستے کی آخری آیت پڑھیں آپ کا ایمان تازہ ہوگا۔

اے میرے آقا کا سارے کا سارا وجود سبحان اللہ۔ ارے میرے آقا کا سارے کا سارا وجود سر سے لے کر پاؤں تک

وما ارسلنك الا رحمة اللعالمين ہے

یعنی یوں سمجھیں

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی تو ہو گی دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

تیرا رنگِ بیاں

سارا قراں تیرا رنگِ بیاں لگتا ہے
اس کا قاریِ ہوں کہ یہ تیری زباں لگتا ہے
جب بھی ناصؔر سوئے افلاک نظر اٹھتی ہے
چاند مجھ کو تیری ایڑی کا نشاں لگتا ہے

☆

اخلاقِ شہہِ والا

اخلاق شہہ والا کا قرآن میں اترا
بن کر وہ طمانیت ہر جان میں اترا
ہر نعمتِ کونین اتر آئی زمیں پر
جس وقت وہ اخلاق سے فاران میں اترا

ادب سے بات کروں گا حدود کے اندر
خدا کا دین ہے سارا درود کے اندر
نبیؐ کا نام جو آئے تو جھوم جاتے ہیں
حلال خون ہے شامل وجود کے اندر

میلاد شریف
کے بارے میں
احادیث
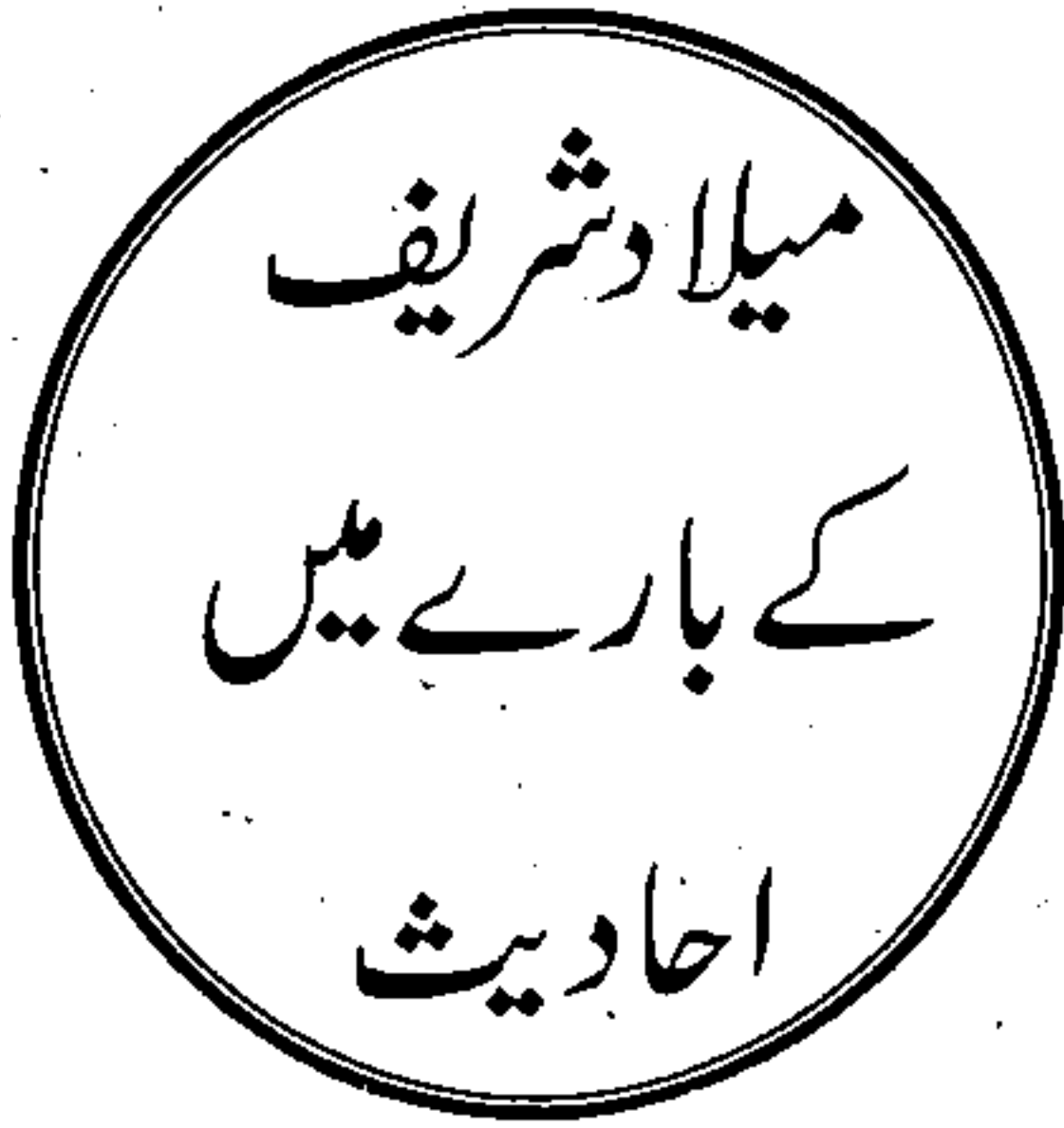
میلاد النبی ﷺ کی اہمیت کے بارے میں ہم احادیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

محمد ﷺ کی ولادت پر ہوئے سب کو عطا بیٹے

ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی ولادت کے سال میں اتنا لطف وکرم اور بے پایاں بخشش فرمائی کہ اس سال دنیا کی ہر خاتون کے ہاں اولاد نرینہ پیدا ہوئی۔

متعدد کتب سیرت میں اس روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

''عمرو بن قتیبہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو عالم تھے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ تمام آسمانوں اور زمین کے دروازے کھول دو۔ اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لیے یہ مقدر کر دیا کہ وہ حضور ﷺ کی برکت سے لڑکے جنیں۔'' (السیرۃ الحلبیہ ۱:۷۸)

یہ مصنف کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ جس کے گھر لڑکا نہ ہو وہ اپنے گھر میلاد پاک کی محفل کا انعقاد کثرت سے کرے محفل میلاد مصطفیٰ کی برکت سے اللہ رب العزت انشاء اللہ بیٹا عطا کرے گا۔

ظہور قدسی کے وقت اللہ تعالیٰ نے جشن منایا

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دنیا میں آمد کے موقع پر کل کائنات پست و بالا کی ہر چیز کو مزین کر کے استقبال فرمایا۔ مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ نے اتنا چراغاں کیا

مومنو خوشیاں مناؤ کملی والا آ گیا
سب مل کر گنگناؤ کملی والا آ گیا

کہ کائنات کی ہر چیز چمک اٹھی اور نورِ نبوی ﷺ نے اسے اپنے جلو میں لے لیا۔ چنانچہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا جن کی آغوش سعید کو اللہ تعالیٰ نے اس نور پاک نبوی ﷺ کی پہلی جلوہ گاہ بنا دیا۔ آپ اپنے اس عظیم لخت جگر کی پیدائش کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

''جب سرور کائنات ﷺ کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا کہ جس سے شرق تا غرب سب آفاق روشن ہو گئے۔''

(السیرۃ الحلبیہ ۱:۹۱)

آپ ہی سے ایک روایت اور مروی ہے:

''بے شک مجھ سے ایسا نور نکلا جس کی ضیاء پاشیوں سے سرزمین شام میں بصریٰ کے محلات میری نظروں کے سامنے روشن اور واضح ہو گئے۔''

اسی قسم کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اس نور سے ملک شام کے محلات اور وہاں کے بازار اس قدر واضح نظر آنے لگے کہ میں نے بصریٰ میں چلنے والے اونٹوں کی گردنوں کو بھی دیکھ لیا تھا۔''

نورِ ایماں سے جن کے دل معمور ہیں
وہ یہ کہتے ہیں محمدؐ نور ہیں

(سیرۃ ابن ہشام۔۱۱۱)، (طبقات ابن سعد ۱:۱۰۲)، السیرۃ الحلبیہ ۱:۹۱)

سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے نعتیہ قصیدے سے

سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے نعتیہ قصیدے کے اشعار جو آپ نے حضور ﷺ سے اجازت لے کر غزوۂ تبوک سے لوٹتے ہوئے سنے ہیں فرمایا:

”جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آفاق روشن ہو گئے پس ہم اسی نور و ضیاء میں رشد و ہدایت کی راہوں کی طرف گامزن ہیں۔“

ابراہیم علیہ السلام کی دعا

اس ضمن میں کتب سیرت میں ایک اور روایت بھی ملتی ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ کے گرد صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرح جھرمٹ بنائے بیٹھے تھے جیسے چاند کے گرد نور کا ہالہ ہوتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

”میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی بشارت ہوں میری والدہ ماجدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے محلاتِ شام روشن ہو گئے۔“

(زرقانی علی المواہب ۱:۱۰۵)، (دلائل النبوۃ للبیہقی ۱:۸۴) (مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین ۵۱۳)

بزم کون و مکان کو سجایا گیا

یہ احادیث تو وقت ولادت کے متعلق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مشرق و مغرب چراغاں کر دیا بلکہ یہ بھی مشہور روایات ہیں کہ جب نور محمدی ﷺ بطور امانت سیّدہ

آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں منتقل ہوا تو وہ رات جمعۃ المبارک کی تھی۔ اس رات اللہ تعالیٰ نے رضوان جنت کو جنت کے سارے دروازے کھول دینے کا حکم فرمایا اور ایک منادی کو یہ ندا دینے پر مامور فرمایا کہ وہ سعید ساعت قریب آ گئی ہے جس میں بشیر ونذیر ہادیٔ کائنات اور نبی آخرالزماں کا ظہور ہونے والا ہے اس کے بعد عالم ملکوت و جبروت میں یہ ندا کی گئی کہ مقامات مقدسہ ومشرفہ کو معطر اور نہایت خوشبودار بناؤ اور مقربین ملائکہ جو اہل صدق وصفا ہیں وہ مقامات مقدسہ میں عبادت کے مصلّے بچھائیں اس لیے کہ آج وہ نور جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ علیہ السلام تک اصلاب طاہرہ میں مستور ومخفی چلا آتا تھا۔ سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مبارک بطن میں منتقل ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انتقالِ نور کی اس رات کوئی ایسی جگہ اور مکان نہ تھا جو نور سے منور نہ ہوا ہو اور قریش کے تمام چوپائے گویا ہو گئے تھے اور آپس میں اس ظہور قدس کے متعلق باتیں کرتے تھے اور بشارتیں دیتے تھے۔ (ماخوذ از زرانی علی المواہب ۱۰۵۔۱۰۸)

رب نے کیسے میلاد منایا

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

مکے پاک دی دھرتی نوں غسل دے کے
عطر جنتاں دا پھیر چھڑکایا رب نے
کملی والے محبوب نے جیویں چاہیا
قسم رب دی ہے اونویں بنایا رب نے
اُتے پیر نہ کسے دا آ جاوے
پین دِتا سَیں دھرتی تے سایہ رب نے

اکٹھا نبیاں دیاں روحاں نوں کر کے تے
اُتے عرش میلاد منایا رب نے
کل نبیاں سوہنے دی تسبیح کیتی
کملی والے نوں شاہد بنایا رب نے
تنبو ستاں اسماناں دے تان کے تے
بڑا سوہنا پنڈال بنایا رب نے
دیوے بال کے تاریاں ساریاں دے
سورج روشنی لئی چمکایا رب نے
پھیر سدرہ دے اُتے اسٹیج بنیا
جبرائیل نقیب بنایا رب نے
جبرائیلا تلاوت دی آپ کر لے
جلسہ یار دا شروع کرایا رب نے
روحِ آدمؑ نے حمد بیان کیتی
روحِ عیسیٰ نوں فیر بلایا رب نے
ابن مریمؑ نوں نعت دا حکم دے کے
اج یار دا شان ودھایا رب نے
نبیو پڑھو درود حضورؐ اُتے
فیر آپ خطاب فرمایا رب نے
اوہ تسی جھنڈیاں دے اتے اعترض کردے
جھنڈا سوہنے دا آپ جھلایا رب نے
اصغر اوہدے کولوں کی غیب رہنا
جہدے سامنے سب کچھ بنایا رب نے

اتر آئے ستارے قمقمے بن کر

ہم جب جشن میلاد مناتے ہیں تو اپنی بساط کے مطابق روشنی کرتے ہیں قمقمے جلاتے ہیں۔ اپنے گھروں، محلوں اور بازاروں کو ان روشن قمقموں اور چراغوں سے مزین و منور کرتے ہیں۔ لیکن وہ خالق کائنات جس کی بساط میں شرق و غرب ہے اس نے جب چاہا کہ میں اپنے محبوب ﷺ کے میلاد پر چراغاں کروں تو نہ صرف شرق و غرب تک کی کائنات کو منور کر دیا بلکہ آسمانی کائنات کو بھی اس خوشی میں شامل کرتے ہوئے ستاروں کو قمقمے بنا کر زمین کے قریب کر دیا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

> ''جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی میں خانہ کعبہ کے پاس تھی۔ میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے مزین ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔''

(السیرۃ الحلبیہ ۹۴)، (زرقانی علی المواہب ۱:۱۱۴)، (انوار محمدیہ ۲۵)، (الخصائص الکبریٰ ۱۔۴۰)

پرچم لہرائے گئے

روشنیوں قمقموں اور چراغوں کے علاوہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں جھنڈیاں لگائی جاتی ہیں۔ جس کے اثبات میں تاریخ و سیرت کی جملہ معروف کتب میں ہمیں حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت اس بات کی شہادت فراہم کرتی ہے کہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے جشن میلاد میں جھنڈے لہرائے گئے۔

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"پھر اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے حجاب اٹھا دیئے تو مشرق تا مغرب تمام روئے زمین میرے سامنے کر دی گئی جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا نیز میں نے تین جھنڈے دیکھے ایک مشرق میں گاڑا گیا تھا اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا پرچم کعبۃ اللہ کی چھت پر لہرا رہا تھا۔"

(انوار محمدیہ للنبہانی۔۲۳)، (السیرۃ الحلبیہ۔۱۰۹)

عید میلاد سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں

حضور ﷺ کے عمل مبارک سے بھی ہمیں جشن میلاد کا ثبوت ملتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الحاوی للفتاویٰ میں اس موضوع سے متعلق ایک مکمل باب "حسن المقصد فی عمل المولد" کے نام سے رقم کیا ہے جس میں انہوں نے اس بات پر مکمل تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ حضور ﷺ خود بھی اپنا میلاد منایا۔ اس لحاظ سے یہ سنتِ رسول ﷺ بھی ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ مدنی دور میں حضور ﷺ نے میلاد کے موقع پر بکرے ذبح کر کے فقراء و مساکین کو کھلائے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کو یوم میلاد کی ترغیب

علاوہ ازیں حضور ﷺ نے خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یوم میلاد پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کی تلقین فرمائی اور ترغیب دی۔ آپ ﷺ ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے اس روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر کلام الٰہی نازل ہوا۔"

(مشکوٰۃ المصابیح رمسلم ۱۷۹)، (الحاوی للفتاویٰ۔۱:۱۹۴)

بہار میں جان بہار کی آمد

اللہ رب العزت کے اس اہتمام وانصرام پر قربان جائیں کہ اس نے جو اپنے محبوب کی آمد کے لئے جو موسم منتخب فرمایا وہ موسم بہار تھا۔ یہ عجیب حسن اتفاق تھا کہ وہ ربیع الاوّل جس کو آپ ﷺ کی ولادت کا شرف حاصل ہوا وہ بہار کے جوبن کا حسن اور اس کی تمام تر رعنایاں اور دلفریبیاں اپنے اندر سموئے ہوئے تھا۔ حالانکہ عام طور پر ربیع الاول ہر قمری مہینے کی طرح سال کے مختلف موسموں میں بدل بدل کر آتا ہے۔

حضرت سعد بن مسیب رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی اس کی تائید کرتا ہے:

''یعنی حضور ﷺ کی ولادت موسم بہار میں ہوئی۔''

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

یہ ایک منفرد نورانی رات تھی جس میں عجیب واقعات اور انوار وتجلیات کے ساتھ حسین وجمیل بہشتی خواتین کا بھی ظہور ہوا جنہیں حورعین کہتے ہیں۔ ان کے ہمراہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائیں اور جشن ولادت میں شرکت کے ساتھ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیا اور باور کرایا کہ وہ ایک بہت ہی عظیم و بے مثال ہستی کی ماں بننے کا شرف حاصل کرنے والی ہیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا اپنا بیان ہے:

''میں نے کھجور کی طرح لمبی خواتین کو دیکھا جیسے قبیلہ عبد مناف کی عورتیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنے گھیرے میں لے لیا میں نے ان سے زیادہ روشن چہرے والی خوبصورت عورتیں نہیں دیکھیں۔ ان میں سے ایک آگے بڑھی۔ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا دی پھر دوسری آگے بڑھی اس نے پینے کے لئے ایک پاکیزہ مشروب پیش کیا جو دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ

ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ بڑے پیار سے بولی، پی لو، میں
نے پی لیا۔ دوسری بولی اور پیو! میں نے اور پیا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں۔ میرے استفسار پر ان خوبصورت عورتوں نے مجھے بتایا
کہ وہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں اور ان کے
ساتھ جنتی حوریں ہیں۔"

(الانوار المحمدیہ، النبہانی۔۴۳) (زرقانی علی المواہب۔۱:۱۱۲)

اس ساعت سعید میں سارا گھر بقعہ نور بن گیا۔ انوار و تجلیات نے نہ صرف اس
مکان کو بلکہ پوری کائنات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ہر چیز چاندنی میں نہا گئی۔
بیہقی، طبرانی، ابو نعیم اور ابن عساکر نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کیا ہے:
وہ فرماتے ہیں کہ:

"مجھ سے میری والدہ (فاطمہ بنت عبداللہ) نے بیان کیا کہ میں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقع پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس
موجود تھی۔ میں نے اس وقت جس چیز کو بھی دیکھا اسے نور ہی نور
پایا اور میں نے دیکھا کہ ستارے قریب آتے جارہے ہیں حتیٰ کہ
میں سوچنے لگی کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ پس حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو ان سے نور نکلا جس سے گھر اور سب در و
دیوار منور ہو گئے حتیٰ کہ ہر طرف نور ہی نور دکھائی دینے لگا۔"

(الخصائص الکبریٰ ۱:۷۸)، زرقانی علی المواہب ۱:۱۱۶)، السیرۃ الحلبیہ ۱:۹۴)

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
"میں نے دیکھا نور کا ایک شعلہ مجھ سے جدا ہوا اس سے پوری
زمین روشن ہو گئی۔" (طبقات ابن سعد ۱:۱۰۲)

یوم ولادت

سب متقدمین ومتاخرین کا خیال ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت پیر (دو شنبہ) کے روز ہوئی۔

تاریخ ولادت

مقتدمین ومتاخرین کا اجماع اسی پر ہے کہ تاریخ ولدت ۱۲ ربیع الاوّل عام الفیل ہے۔ بقول قاضی سلمان منصور پوری مصنف ''رحمۃ اللعالمین'' یہ ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی اور ہندی سمتیوں کے حساب سے یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی بنتی ہے۔ جب کہ معروف سیرت نگار علامہ محمد رضا حصری اور محمد صادق ابراہیم عرجون مصنفین ''محمد رسول اللہ'' کی تحقیق کے مطابق سن عیسوی کے حساب سے ۲۰ اگست ۵۷۰ء بنتی ہے۔

وقت ولادت

طلوع صبح صادق کے فوراً بعد ظہور پرنور ہوا۔ پاکستانی نظام الاوقات کے مطابق اس روز مکہ معظمہ میں صبح صادق کا طلوع ۴ بج کر ۲۰ منٹ پر ہوا تھا۔ عرب میں آج کل جو دوسرا نظام الاوقات رائج ہے اس کے مطابق اس دن طلوع صبح صادق کا وقت ۹ بج کر ۵۷ منٹ تھا۔ اس وقت جیٹھ کی یکم تاریخ کو شروع ہوئے ۱۳ گھنٹے ۱۶ منٹ گزر چکے تھے۔

اسمائے محمد ﷺ

لب پہ جو تیرا نام آتا ہے
وہی اک لمحہ کام آتا ہے
فرش پر تیرے نام کے صدقے
عرشیوں کا سلام آتا ہے
میرے سامنے جب بھی مشکل مقام آتا ہے
لب پہ میرے محمد ﷺ کا نام آتا ہے

فرزانگی کو چھوڑ دو ترک جنوں کرو
آؤ نبی کے نام سے حاصل سکوں کرو

کیونکہ

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے بس نام محمدؐ

اسمائے محمد ﷺ

قاسم نعمائے ربانی ....یا رسول اللہ
عالم علوم عرفانی ....یا رسول اللہ
مرکز دیدار کل ....یا رسول اللہ
حامل اوصاف کل ....یا رسول اللہ
سرور کونین ....یا رسول اللہ
نبی الحرمین ....یا رسول اللہ
محبوب رب المشرقین ....یا رسول اللہ
جد الحسن والحسین ....یا رسول اللہ
فخر موجودات ....یا رسول اللہ
آیہ مقصدِ حیات ....یا رسول اللہ
جامع الحسنات ....یا رسول اللہ
مطلع انوار و تجلیات ....یا رسول اللہ
بشیر و نذیر ....یا رسول اللہ
مزمل و مدثر ....یا رسول اللہ
حامد و محمود ....یا رسول اللہ
ناصر و منصور ....یا رسول اللہ
سیّد نیک نام ....یا رسول اللہ
مرجع خاص و عام ....یا رسول اللہ
خاتم النبیین ....یا رسول اللہ

واقف اسرار رحمانی ....یا رسول اللّٰہ
سیّد و سردار کل ....یا رسول اللّٰہ
قافلہ سالار کل ....یا رسول اللّٰہ
مصدر انوار کل ....یا رسول اللّٰہ
رسول الثقلین ....یا رسول اللّٰہ
صاحب قاب قوسین ....یا رسول اللّٰہ
سرور کائنات ....یا رسول اللّٰہ
وجہ تخلیق کائنات ....یا رسول اللّٰہ
جمیع البرکات ....یا رسول اللّٰہ
منبع فیوضات ....یا رسول اللّٰہ
مرجع شش جہات ....یا رسول اللّٰہ
یٰسین و طٰہٰ ....یا رسول اللّٰہ
طیب و طاہر ....یا رسول اللّٰہ
مسعود مقصود ....یا رسول اللّٰہ
صادق و امین ....یا رسول اللّٰہ
شاہ خیر الانام ....یا رسول اللّٰہ
شفیع المذنبین ....یا رسول اللّٰہ
رحمۃ اللعلمین ....یا رسول اللّٰہ
رہبر اسالکین ....یا رسول اللّٰہ
راحت العاشقین ....یا رسول اللّٰہ
صحیح البیان ....یا رسول اللّٰہ
عالم ہست و بود ....یا رسول اللّٰہ

جمیل الشیم ....یا رسول اللّٰہ
شہر یار ارم ....یا رسول اللّٰہ
سحاب کرم ....یا رسول اللّٰہ
سیّد العرب و لعجم ....یا رسول اللّٰہ
ذات قدسی شیم ....یا رسول اللّٰہ
طالع نجم امم ....یا رسول اللّٰہ
نیر برج کرم ....یا رسول اللّٰہ
گوہر ارتقاء ....یا رسول اللّٰہ
مہتاب عطا ....یا رسول اللّٰہ
عکس نور خدا ....یا رسول اللّٰہ
بحر رشد و ھدی ....یا رسول اللّٰہ
منبع جودو سخا ....یا رسول اللّٰہ
چراغ خانہ صفاء ....یا رسول اللّٰہ
ظہر شان کبریا ....یا رسول اللّٰہ
ذات والا گوہر ....یا رسول اللّٰہ
مطلوب بام و تر ....یا رسول اللّٰہ
سیّد العارفین ....یا رسول اللّٰہ
سیّد الساجدین ....یا رسول اللّٰہ
فصیح اللسان ....یا رسول اللّٰہ
عادل بے عدیل ....یا رسول اللّٰہ
دعائے خلیل ....یا رسول اللّٰہ
لطف رب جلیل ....یا رسول اللّٰہ

بزم غیب و شہود ....یا رسول اللّٰہ
بارگاہ ھشم ....یا رسول اللّٰہ
تاجدار حرم ....یا رسول اللّٰہ
شفیع اُمم ....یا رسول اللّٰہ
صاحب الجود والکرم ....یا رسول اللّٰہ
عارف کیف و کم ....یا رسول اللّٰہ
نور انوار قدم ....یا رسول اللّٰہ
سیّد الاصفیاء ....یا رسول اللّٰہ
در بحر صفاء ....یا رسول اللّٰہ
آفتاب ھدی ....یا رسول اللّٰہ
جلوۂ حق نما ....یا رسول اللّٰہ
واجب اھل اتٰی ....یا رسول اللّٰہ
مشعل بزم وفا ....یا رسول اللّٰہ
سرخیل جملۂ انبیاء ....یا رسول اللّٰہ
نور شمس و قمر ....یا رسول اللّٰہ
رھداں رہبر ....یا رسول اللّٰہ
نطق شیریں اثر ....یا رسول اللّٰہ
راقب بحر و بر ....یا رسول اللّٰہ
فخر کون و مکان ....یا رسول اللّٰہ
مونس بے کساں ....یا رسول اللّٰہ
راحت عاصیاں ....یا رسول اللّٰہ
مشفق و مهرباں ....یا رسول اللّٰہ

حاصل عین و عاں ....یا رسول اللہ
کبیر الحسب ....یا رسول اللہ
انتہائے کمال ....یا رسول اللہ
ماورائے خیال ....یا رسول اللہ
بہار کائنات ....یا رسول اللہ
جان کائنات ....یا رسول اللہ
مدنی تاجدار ....یا رسول اللہ
حبیب کردگار ....یا رسول اللہ
چراغ حرم ....یا رسول اللہ
نبیٔ محتشم ....یا رسول اللہ
مقصود این و آں ....یا رسول اللہ
موجود کل ....یا رسول اللہ
حلم کل ....یا رسول اللہ
نور کل ....یا رسول اللہ
قاسم کل ....یا رسول اللہ
ختم الرسل ....یا رسول اللہ
نازش دوجہاں ....یا رسول اللہ
رحمت برسماں ....یا رسول اللہ
راحت عاشقاں ....یا رسول اللہ
ہادیٔ انس و جاں ....یا رسول اللہ
شفقت بیقراں ....یا رسول اللہ
نجیب الادب ....یا رسول اللہ

امی لقب ....یا رسول اللّٰہ
منتہائے جمال ....یا رسول اللّٰہ
مقصود کائنات ....یا رسول اللّٰہ
مرکز کائنات ....یا رسول اللّٰہ
سرور کائنات ....یا رسول اللّٰہ
آقائے نامدار ....یا رسول اللّٰہ
ابر جود و کرم ....یا رسول اللّٰہ
شفیع الامم ....یا رسول اللّٰہ
مالک کون و مکاں ....یا رسول اللّٰہ
مقصود کل ....یا رسول اللّٰہ
علم کل ....یا رسول اللّٰہ
دانائے سبل ....یا رسول اللّٰہ
حسن کل ....یا رسول اللّٰہ
معلم کل ....یا رسول اللّٰہ
احمد مجتبٰی ....یا رسول اللّٰہ
حضرت محمد مصطفٰی ....یا رسول اللّٰہ

متفرقات

توحید میری ہوگی رسالت تیری ہوگی

توحید میری ہو گی رسالت تیری ہو گی
خلقت میری ہو گی حکومت تیری ہو گی
براق میرا ہو گا سواری تیری ہو گی
جبریل میرا ہو گا خادم تیرا ہو گا
عطا میری ہو گی تقسیم تیری ہو گی
معراج تیرا ہو گا سبحن الذی اسری میں کہوں گا
بات تیری ہو گی انه لقول رسول کریم میں کہوں گا
رحمت تیری ہوگی میں وما ارسلنك الا رحمة اللعلمین کہوں گا
اخلاق تیرا ہو گا انك لعلی خلق عظیم میں کہوں گا
رسالت تیری ہوگی وانك لمن المرسلین کا اعلان میں کروں گا
دشمن تیرا ہو گا میں ان شانئك هو الابتر میں کہوں گا
شہر تیرا ہو گا لا اقسم بهذا البلد میں کہوں گا
زلفیں تیری ہوں گی و الیل اذا سجی میں کہوں گا
سفر تیرا ہو گا والنجم اذا هوی میں کہوں گا
بول تیرا ہو گا وما ینطق عن الهوی میں کہوں گا
چہرہ تیرا ہو گا والضحی میں کہوں گا
قرآن میرا ہو گا بیان تیرا ہو گا
توحید میری ہو گی لا اله الا الله تو کہے گا
رسالت تیری ہو گی محمد الرسول الله میں کہوں گا

بَلَغَ العُلٰے بِکَمَالِہٖ
بلندی عظمت کمال محمد ﷺ
کَشَفَ الدُّجٰے بِجَمَالِہٖ
ہے کشاف ظلمت جمال محمد ﷺ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
جمیع خوبیاں خصالِ محمد ﷺ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ
فَصَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِ محمد

مدینے کی گلی میں

رحمت کا نظارہ ہے مدینے کی گلی میں
عظمت کا خزینہ ہے مدینے کی گلی میں
ہر دکھ کا مداوا ہے مدینے کی گلی میں
برسات چراغاں ہے مدینے کی گلی میں
اک نور اجالا ہے مدینے کی گلی میں
ہر غم کا سہارا ہے مدینے کی گلی میں
غریبوں کا داتا ہے مدینے کی گلی میں
بے چاروں کا چارہ ہے مدینے کی گلی میں
کائنات کا دولہا ہے مدینے کی گلی میں
اک راج دلارا ہے مدینے کی گلی میں
حسن کا نظارہ ہے مدینے کی گلی میں
اللہ کی رحمت ہے مدینے کی گلی میں
جنت کا نظارہ ہے مدینے کی گلی میں
منگتوں کا گزارا ہے مدینے کی گلی میں
گناہوں کا مداوا ہے مدینے کی گلی میں
محبوب کا ڈیرہ ہے مدینے کی گلی میں
عشاق کا مسکن ہے مدینے کی گلی میں
قرآن کی تفسیر ہے مدینے کی گلی میں
خدا کی دلیل ہے مدینے کی گلی میں

خدا کی رضا ہے مدینے کی گلی میں
صدیقؓ کی صداقت ہے مدینے کی گلی میں
فاروقؓ کی عدالت ہے مدینے کی گلی میں
عثمانؓ کی سخاوت ہے مدینے کی گلی میں
حیدرؓ کی شجاعت ہے مدینے کی گلی میں
بلالؓ کی رفاقت ہے مدینے کی گلی میں

رب کعبہ کی قسم اک میم کا پردہ ہے اگر اٹھ جائے
تو
خود خدا ہے مدینے کی گلی میں

محمد ﷺ کی ذات میں

خدا کی رضاء ہے ...... محمد ﷺ کی ذات میں
اللہ کی محبت ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
اک نور اجالا ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
ہر دکھ کا مداوا ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
غربت کا آسرا ہے ...... محمد ﷺ کی ذات میں
ہر غم کا سہارا ہے ...... محمد ﷺ کی ذات میں
اک حسین سراپا ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
چاند کی حیاء ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
سورج کی ضیاء ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
ستاروں کا تبسم ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
انسانیت کا شرف ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
کائنات کی بقا ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
تقویٰ کی انتہا ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
عشاق کا سکوں ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
زاھدوں کی منزل ہے ...... محمد ﷺ کی ذات میں
دل کا اطمینان ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
رسالت کا فخر ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
قرآں کا نور ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں

او ادنیٰ کی صفت ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
بخشش کا وسیلہ ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
توحید کا پیغام ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں
کوثر کا جام ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں

الغرض!

سارے کا سارا جہاں ہے...... محمد ﷺ کی ذات میں

مکالمہ

(حضرت جبرائیل اور نعلین سرور کے درمیان)

ہس کے نعلینِ سرور نے جبرائیل سے
ایک دن یوں کہا جب بھی آیا کرو
تم پہ لازم ہے جھک کر مجھ سے ملو
میری عظمت جہاں کو بتایا کرو
جب فراغت ملے میرے آداب سے
تب وحی مصطفیٰ ﷺ کو سنایا کرو
چاہتے ہو بلندی جو پرواز میں
اپنے پر مجھ سے مَس کر کے جایا کرو

(آگے سے جبرائیلؑ جواب دیتے ہیں)

جب تھکن دار ہوتی ہے بنتِ نبی
اس کی چکی پروں سے چلاتا ہوں میں
سونا چاہتے ہیں جو سیّدہ کے پسر
ان کا جھولا پروں سے جھلاتا ہوں میں
جھولے میں نندیا نہ آئے انہیں
مسکرا کے پروں پہ اٹھاتا ہوں میں
سن کے نانا پہ صلوٰۃ سوتے ہیں وہ
پڑھ کے نعت نبی پھر جگاتا ہوں میں

(نعلین پاک کہتے ہیں)

چل تیرے یاد کرنے پہ یاد آ گیا
گر سفر تجھ کو معراج کا یاد ہے
تو رسالت کے ہمراہ چلا
میں محمد ﷺ کے قدموں کی زینت بنی
سدرۃ المنتہیٰ پہ تو ساکن ہوا
تو نے میرے نبی سے تو تھا یوں کہا
سیّدہ کے پسر ختم میرا سفر
جو میں آگے گیا تو جل جاؤں گا
تیری ہر بات پہ میں مسکرانے لگی
تیری بے بسی پہ میں اترانے لگی
جبرائیل تیرے انجام سے میرا آغاز ہے
معزز مشرف مکرم کون ہے
کہ جب تو نیچے چلا تب میں اوپر چلی
سوچ کر تو بتا محترم کون ہے
اور (امام حسن رضا خاں بریلوی) بھی پکار اٹھے
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاکِ حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

آمنہ بی کے چاند کا صدقہ

ایسا طالب کوئی نہیں جیسا حق تعالیٰ ہے
کوئی نہیں محبوب بھی ایسا جیسا کملی والا ہے
طٰہٰ کا تاج سجا دوش پہ نور کا ہالہ ہے
آنکھوں میں ماذاغ کا کجلہ آپ خدا نے ڈالا ہے
دنیا کہتی ہے اے حلیمہؓ تو نے نبی کو پالا ہے
میں کہتا ہوں اے حلیمہؓ تجھ کو نبی نے پالا ہے
دیکھنے والوں نے دیکھا ہے یہ بھی منظر آنکھوں سے
کہ ستر پینے والے ہیں اور دودھ کا ایک پیالا ہے
اپنی بخشش اپنی بھلائی کا بس یہی اک کام نکالا ہے
کہ اپنے نبی کے گن گاتے ہیں جب سے ہوش سنبھالا ہے
جگ مگ جگ مگ ذرہ ذرہ روشن گوشہ گوشہ ہے
آمنہؓ بی کے چاند کا صدقہ گھر گھر نور اجالا ہے

چاند والی لوری

میرے مقدر کی ساعتوں میں یہ دن سہانا ملا ہے مجھ کو
میں جتنے سجدے کروں وہ کم ہیں خدا سے کیا نہ ملا ہے مجھ کو
اے احمد ﷺ تو میرے گھر آ گیا ہے
خدا کو روز گھر بلانے کا اک بہانہ ملا ہے مجھ کو
میں تجھے پالوں گی اس طرح سے کہ پالنے والا بھی داد دے گا
میرے اپنے پسر بھی ہوں گے زمانہ احمد ﷺ کی ماں کہے گا
دکھائی دے جس میں شکل اللہ وہ پاک در پن بھی دیکھ لوں گی
اپنے آنگن میں چلتا پھرتا نبی کا بچپن بھی دیکھ لوں گی

(پھر حلیمہؓ چودہویں کے چاند کو دیکھ کر کہتی ہیں)

اے چاند بھلا تجھ کو کیا ہوا ہے
گھڑی گھڑی آتا جاتا کیوں ہے
اتنی بے چینیاں ہیں آخر
اتنے چکر لگاتا کیوں ہے
اٹھا دوں گر میں نقاب احمد ﷺ
اپنا چہرہ چھپاتا کیوں ہے
حسنِ احمد ﷺ سے گر ہے نادم
ہماری حویلی میں آتا کیوں ہے

(پھر حلیمہ ؓ اپنے عقیدے کی انتہا کرتے ہوئے کہتی ہیں)

اے چاند تیرا یہ چہرہ میرے پسر کے حسین تلووں سے ماند ہے نا
اب ہماری چھت پہ نہ آیا کر ہمارے گھر میں اپنا چاند ہے نا

☆

گر آسماں تیرے تلووں کا نظارہ کرتا
ہر شب تصدق میں اک چاند اتارا کرتا

☆

آمنہ پاک تیرا چاند مبارک ہو تجھے
ہیں تیرے چاند کے شیدا سب زمانے والے

☆

چاند سے تشبیہ دینا کس طرح انصاف ہے
اس کے منہ پر داغ ہیں اور ان کا چہرہ صاف ہے

☆

اے چاند کو توڑ کر جوڑنے والے آ جا
ہم بھی ٹوٹی ہوئی تقدیر لئے بیٹھے ہیں

☆

جناب آمنہ ؓ کا چاند جب چمکا زمانے میں
قمر کی چاندنی قدموں پہ ہونے کو نثار آئی

☆

چاند کی طرح ان کو ہم کہیں تو مجرم ہیں
کیونکہ ان کی چوکھٹ پر چاند خود سوالی ہے

☆

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

☆

کھلی اسلام کی آنکھیں ہوا سارا جہان روشن
عرب کے چاند کے صدقے کیا ہی کہنا تیری طلعت کا

☆

دکھائے معجزے ایسے کہ حیراں ہو گئے منکر
وہ کرنا چاند کو دوپارہ ادنیٰ کام تھا انؐ کا

خدا کا نام

دلوں کو تسلی دیتا ہے خدا کا نام
اندھیروں میں مانندِ تجلی خدا کا نام
حرف حرف قندیل کی طرح روشن
رکھتا ہے حروفِ جلی خدا کا نام
ہیں اسی کے چرچے اسی کی باتیں
نگر نگر ہے گلی گلی ہے خدا کا نام
تقویٰ کی خیرات ہے ٹھہرا اسی کا ذکر
بندے کو بنا دیتا ہے ولی خدا کا نام
اسی کے ورد سے مہکتے ہیں پھول
اور لے کے کھلتی ہے کلی خدا کا نام
ہارونؔ اپنی تو دعا ہے یہی کہ ہم سے
چھوٹنے نہ پائے کبھی خدا کا نام

محمد ﷺ ان کو کہتے ہیں

ذرے آب کے ملتے ہیں تو قطرہ ان سے بنتا ہے
قطرے چند جو ملتے ہیں تو چلو پانی بنتا ہے
چلو جب یہ ملتے ہیں جوھڑ صورت بنتا ہے
جوھڑ جو کچھ ملتے ہیں چشمہ ان کو کہتے ہیں
چشمے جب اکٹھے ہوں بھرپور ندی پھر بہتی ہے
ندیاں جب یہ ملتی ہیں دریا کی صورت بنتی ہیں
دریا جب اکھٹے ہوں سمندر ان کو کہتے ہیں
بس بات فقط اتنی ہے کہ جب
انبیاء کی شانیں ملتی ہیں تو
محمد ﷺ ان کو کہتے ہیں

سرکار کی باتیں

آؤ ہم سرکار کی باتیں کریں
ان کے خلق و پیار کی باتیں کریں
زندگی کی روشنی ہم کو ملے
نور کے مینار کی باتیں کریں
ہم بڑے کاموں پہ قابو پا سکیں
اس بڑی سرکار کی باتیں کریں
امن عالم آج پیدا ہو سکے
اس بڑے کردار کی باتیں کریں
تیری عظمت ہے جلالی ان کا نام
ہر گھڑی بس یار کی باتیں کریں

ادائیں کون دیتا ہے

ادا والو اداؤں کو ادائیں کون دیتا ہے
کسی دشمن کو جینے کی دعائیں کون دیتا ہے
گناہگار و گناہوں کی گھٹن میں جب نہ چین آئے
چھما چھم برستی رحمت کی گھٹائیں کون دیتا ہے
یہ ان کا ہے کرم ناصر و گرنہ اے جہاں والو
عدو کو حوصلے دے کر قبائیں کون دیتا ہے

نعت گوئی کی قیمت

نگاہِ لطف خدا کے رسول ہو جائے
کلی طلب کی کھلے، کھل کے پھول ہو جائے
بیان کرنے لگا ہوں نعتِ حضرت والا
خدا کرے میری یہ کاوش قبول ہو جائے
کبھی جو خواب میں آ کر نواز دیں آقا ﷺ
تو نعت گوئی کی قیمت وصول ہو جائے

مکالمہ
(زمین اور فلک کا)

فلک بولا کہ مجھ میں ماہِ خورشید درخشاں ہیں
زمیں بولی کہ مجھ میں لعل ہیں گلہائے خنداں ہیں
فلک بولا زمیں سے کہ مجھ میں انوارِ الٰہی ہیں
زمیں بولی فلک سے کہ مجھ میں اسرارِ الٰہی ہیں
فلک بولا کہ مجھ میں کہکشاں تاروں کی جڑی ہوگی
زمین سن کر یہ بولی مجھ میں پھولوں کی لڑی ہوگی
فلک بولا گھٹا اٹھ کر میری تجھ کو ہوا دے گی
زمیں بولی کہ مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی
فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھ کو
زمیں بولی ملا ہے خاکساری کا شرف مجھ کو
فلک بولا کہ تارے مجھ میں ہیں تاروں سے زینت ہے
زمیں بولی کہ غنچے مجھ میں ہیں غنچوں میں نکہت ہے
فلک بولا کہ میرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ میں بیل بوٹے اور پھل ہوں گے
فلک بولا کہ مجھ پر کرسی و عرش علیٰ ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر اولیاء و انبیاء ہوں گے
فلک بولا ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے
زمین بولی کہ مجھ پر طور ہے مکہ و مدینہ ہے

نعت گوئی سنتِ رحمان ہے

نعت گوئی سنتِ رحمان ہے
جس پہ شاھد خود یہ قرآن ہے
نعت ہے ایمان کی روحِ رواں
نعت سے اللہ کی رضوان ہے
نعت سے مقصود ہے محبوبِ کل
نعت قول و فعل کا عنوان ہے
نعت ہوتی ہے قبول اس شخص کی
جس کے دل میں عشق کا فیضان ہے
نعت کی توفیق جس کو ملی
کس قدر خوش بخت وہ انسان ہے
لائق تعظیم ہے ہر نعت گو
کیونکہ وہ سرکار کا مہمان ہے

وجود کائنات سے پہلے

وجود کائنات سے پہلے اک تارا چمکا
جو وہ چمکا تو کیا چمکا عرش سارا چمکا
بوقتِ سجدہ آدم کا بدن سارا چمکا
زمیں چمکی، زماں چمکا آسمان سارا چمکا
ارے نور کی برکھا سے جہاں سے اجالا دیکھا
یں نے نور سراپا وہ مدینے والا دیکھا

دربارِ مصطفوی میں صدا

ان کے دربار میں جو لوگ صدا کرتے ہیں
ہر مصیبت سے وہ دور رہا کرتے ہیں
میرے آقا ﷺ کو نہ مدینے میں محدود کرو
وہ تو خدام کے سینوں میں رہا کرتے ہیں
ذکر مصطفیٰ ذکر خدا ہے واللہ
اسی لیئے ہم محمد ﷺ کی ثنا کرتے ہیں

پکارِ دل

گر سرورِ عالم کو دل سے پکارا جائے
غیر ممکن ہے مقدر نہ سنوارا جائے
یہ حشر کا دن ہے مل کر پڑھو درود و سلام
کیوں نہ حشر کا دن بھی اسی مستی میں گزارا جائے
اس وقت بڑی مشکل میں ہے آقا کی امت
اک بار پھر یا شاہِ کونین پکارا جائے

کبھی مدینے ہم بھی جاتے

کبھی مدینے ہم بھی جاتے تو کچھ اور بات ہوتی
وہیں راہ بھول جاتے تو کچھ اور بات ہوتی
مے عشقِ مصطفیٰ کی پی کر جو مست رہتے
سرِ حشر لڑکھڑاتے تو کچھ اور بات ہوتی
مجھے زہر دینے والے بڑے تنگ نظر ہیں آقا ﷺ
تیرے نام پہ پلاتے تو کچھ اور بات ہوتی
یہ نعتِ پاک بیکلؔ جو سرِ بزم پڑھ رہے ہو
یہی طیبہ جا سناتے تو کچھ اور بات ہوتی

نعت کیا ہے

آقا تیرے پیار کی باتیں ہیں
رخ کی ابرو کی رخسار کی باتیں ہیں
پھول کی پتی میں جس کی مہک ہے پنہاں
اس گلشن نوری کے نکھار کی باتیں ہیں
جس کی ایک جھلک ہیں یہ سورج چاند تارے
اس نور کے پیکر کے انوار کی باتیں ہیں
حضور ﷺ کے دیوانو ادب سے بیٹھو محفل میں
دلدار کی باتیں ہیں من ٹھار کی باتیں ہیں
کفر کے سینوں کو زور سے جس نے چیرا تھا
اس حق کی روشن تلوار کی باتیں ہیں
اگر نعت سے دل کسی کا جلتا ہے تو جلنے دو
یہ عشق کی باتیں ہیں پیار کی باتیں ہیں

کوئی مثل نہ ڈھولن دی

وہ رب العالمین ہے...... یہ رحمت اللعالمین
وہ رب الناس ہے...... یہ کافتہ الناس
وہ بھی عظیم ہے...... یہ بھی عظیم ہے
وہ بھی رحیم ہے...... یہ بھی رحیم ہے
وہ بھی کریم ہے...... یہ بھی کریم ہے
وہ بھی لاشریک ہے...... یہ بھی لاشریک ہے
وہ بھی لازوال ہے...... یہ بھی لازوال ہے
وہ بھی لاجواب ہے...... یہ بھی لاجواب ہے
مثیل اس کی نہیں...... عدیل اس کا نہیں
کفیل اُس کا نہیں...... وکیل اس کا نہیں
تولا وہ بھی نہیں جاتا...... ماپا یہ بھی نہیں جاتا
سوچا وہ بھی نہیں جاتا...... سمجھا یہ بھی نہیں جاتا
ہے وہ بھی بے مثال...... ہے یہ بھی بے مثال

لیکن فرق یہ ہے کہ

وہ بنانے میں بے مثال...... یہ بننے میں بے مثال
وہ پڑھانے میں بے مثال...... یہ پڑھنے میں بے مثال
وہ شانِ قدم میں بے مثال...... یہ حدِ امکان میں بے مثال
وہ مقام جوب میں بے مثال...... یہ مقام حدوث میں بے مثال

• لوگو!

وہ شان خدائی میں بے مثال
یہ شانِ مصطفائی میں بے مثال

تو پیر مہر علی شاہؒ بول اٹھے

کوئی مثل نہ ڈھولن دی
چپ کر مہر علی ایتھاں جاء نہیں بولن دی

ذات اقدس معجزہ

کسی کے کلام میں معجزہ
کسی کے نام میں معجزہ
کسی کے دم میں معجزہ
کسی کے قدم میں معجزہ
کسی کے عصا میں معجزہ
کسی کے ید بیضا میں معجزہ
کسی کی نگاہ میں معجزہ
کسی کی دعا میں معجزہ

مگر

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کیونکہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ایسی ہے کہ

حسن و جمال معجزہ
جود و نوال معجزہ
خد و خال معجزہ
بال بال معجزہ
گفتار معجزہ
رفتار معجزہ
کردار معجزہ
رخسار معجزہ
رخِ والضحیٰ معجزہ
زلفِ دوتا معجزہ
آنکھوں کی حیاء معجزہ
چہرے کی ضیاء معجزہ
پیارے پیارے لبوں پر دعا معجزہ
کملی والے کی ہر ہر ادا معجزہ

اور سامعین ایک دوسرے انداز میں حضور ﷺ کی معجزہ نمائی کچھ یوں کہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہر آیت ایک معجزہ ہے۔ اور قرآن میں تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو ستر حروف ہیں۔ اور ہر حرف ایک معجزہ ہے۔
تو کہنے دیجئے کہ

حرف ملا کر لفظ معجزہ
لفظ ملا کر کلمہ معجزہ

کلمہ ملا کر کلام معجزہ
کلام ملا کر آیت معجزہ
آیتیں ملا کر رکوع معجزہ
رکوع ملا کر ربع معجزہ
ربع ملا کر نصف معجزہ
نصف ملا کر پارہ معجزہ
پارے ملا کر قرآن معجزہ

اور

جو سارے کا سارا قرآن ہے
وہ میرے مصطفیٰ کی شان ہے

تو پھر مجھے کہنے دیجیئے:

اِک اِک ادا ہے آپ کی آیات بیّنات
کسی زاویے سے دیکھو قرآن ہے مصطفیٰ

تو پھر

قرآن تیری رحمت کا دیوان نظر آیا
آقا تیری صورت اور سیرت کا عنوان نظر آیا
مازاغ میں آنکھیں تو والشمس ہے رخ ناصر
قرآن کے چہرے پہ قرآن نظر آیا

میرا عشق بھی تو

مجھے پستی کی شرم ہے ...... تیری رفعتوں کا خیال ہے
مگر اپنے دل کا میں کیا کروں ...... اسے پھر بھی شوق وصال ہے
میرا درد بھی تو درمان بھی تو ...... میرا دامن تو دامان بھی تو
میرا یار بھی تو غمخوار بھی تو ...... میری ہستی اور حصار بھی تو
میرا علم بھی تو عرفان بھی تو ...... میری جان بھی تو پہچان بھی تو
میری آن بھی تو اور بان بھی تو ...... میرا مان بھی تو اور تان بھی تو
میرا کار بھی تو بیوپار بھی تو ...... اظہار بھی تو پرچار بھی تو
میری دولت تو دلالت تو ...... صولت اور اصالت تو
ہر دھان بھی تو ایمان بھی تو ...... دیوان بھی توسلطان بھی تو
آئین بھی تو ایوان بھی تو ...... ارکان بھی تو اعلان بھی تو
میراراج بھی تو مہاراج بھی تو ...... میرا تخت بھی تو اور تاج بھی تو
میرا دار بھی تو اور مدار بھی تو ...... سرکار بھی تو دربار بھی تو
میرا پاس بھی تو انفاس بھی تو ...... آس بھی تو اور راس بھی تو
میرا قیاس بھی تو مقیاس بھی تو ...... بوباس بھی تو بن باس بھی تو
میری ذات بھی تو اوقات بھی تو ...... حاجات بھی تو برکات بھی تو

تے میں مکدی گل مکا دیواں
میں‌ڈا دین بھی تو تے ایمان بھی تو

معراج مصطفیٰ ﷺ

غرض یہ کہ دونوں معراجوں میں فرق واضح ہے۔

وہ کلیم کی معراج تھی اور یہ حبیب کی معراج ہے
وہاں تجلی صفات تھی یہاں تجلی ذات

تو حضراتِ گرامی قدر۔

دونوں معراجوں میں بھی فرق ہے اور دونوں ذاتوں میں بھی فرق ہے۔

وہ کلیم اللہ کی معراج تھی یہ حبیب اللہ کی معراج ہے
وہ کلیم ہے ...... یہ حبیب ہے
کلیم اور ہوتا ہے ...... حبیب اور ہوتا ہے
کلیم وہ جو رب سے کلام کرے...... حبیب وہ جس سے رب کلام کرے
کلیم وہ جو خود جائے ...... حبیب وہ جو بلایا جائے
کلیم وہ جو کوہِ طور پر جائے...... حبیب وہ جو براق پر چڑھ کر جائے
کلیم وہ جو رب کی رضا چاہے...... حبیب وہ جس کی رب رضا چاہے
کلیم وہ جس کو طور پر جوڑے اتارنے کا حکم آئے
حبیب وہ جو جوڑوں سمیت عرش اولیٰ تک چلا جائے

عالمین کا سورج

لنا شمس و للآفاق شمس
وشمسنا تطلع بعد العشاء

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ ایک ہمارا سورج ہے اور ایک دنیا والوں کا سورج ہے۔ ہمارا سورج اس وقت طلوع ہوتا ہے جب ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے۔

حضرات گرامی قدر!

یہ زمین کا سورج ہے
وہ عالمین کا سورج ہے
یہ سورج کائنات میں گھومتا ہے
اس سورج کے گرد کائنات گھومتی ہے
یہ سورج مشرق سے طلوع ہوا
وہ سورج عرشِ بریں سے طلوع ہوا
یہ سورج غروب ہو جاتا ہے
وہ سورج عروج پہ رہتا ہے
یہ سورج چلتا ہے تو نیچے آ جاتا ہے
وہ سورج چلتا ہے تو عرشِ اولیٰ سے بھی اوپر جاتا ہے
یہ سورج تیز روشنی سے جلا دیتا ہے
وہ سورج تیز روشنی سے جلا دیتا ہے
اس سورج کی چمک بلندیوں پہ پڑتی ہے
اس سورج کی چمک پستیوں پہ بھی پڑتی ہے

اس سورج کی روشنی بادل روک لیتے ہیں
اس سورج کی روشنی کوئی نہیں روک سکتا
اس سورج کی روشنی ناگوار ہوتی ہے
اس سورج کی روشنی خوشگوار ہوتی ہے
یہ سورج اشارے سے آنے والا ہے
وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے
یہ سورج منبعِ احیاء ہے
وہ سورج پیکرِ مصطفیٰ ہے

مکہ کی فتح کے موقع پر

جب مکہ فتح ہوا تو آقا ﷺ نے اپنے غلام حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ بلالؓ کعبے کی چھت پہ کھڑا ہو جا اور اذان کہہ دے۔

تو حضرت بلالؓ کعبے کی چھت پہ چڑھ گئے۔

اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ

میں نے مدینے میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
میداں میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
بیاباں میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
سفر میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
حضر میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
مسجد نبوی ﷺ میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
آقا ﷺ جہاں جہاں بھی اذانیں دیتا رہا
رخ کرتا رہا کعبے کی طرف
تو آج اس کعبے کی چھت پہ کھڑا ہوں اور اذان کہنے کے لئے
اپنا رخ کس طرف کروں
تو میرے آقا ﷺ نے فرمایا بلالؓ
تو نے پہلے اذانیں دیں تو رخ کیا کعبے کی طرف

اور آج تو اس کعبے کی چھت پہ کھڑا ہے تو تیرا مصطفیٰ ﷺ تجھے یہ حکم دیتا ہے کہ اپنا رخ میری طرف کر کے اذان کہہ دے۔
تو امام احمد رضا خان بریلویؒ بول اٹھے۔

☆

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا بھی کعبہ دیکھو

☆

کعبہ کی عظمتیں مجھے تسلیم ہیں مگر
سجدوں کے واسطے تیرا دربار چاہیے

☆

قمر اچھا ہے فلک پر نہ ہلال اچھا ہے
گر چشمِ بینا ہو تو دونوں سے بلالؓ اچھا ہے

مدینے کی باتیں

سناؤ ہمیں بس مدینے کی باتیں
نہ دولت نہ مال و خزینے کی باتیں
مدینے کی باتیں سناؤ ہمیں کہ ہیں یہ
مریضِ محبت کی جینے کی باتیں
مقدس ہیں دیگر مہینے بھی لیکن
نرالی ہیں حج کے مہینے کی باتیں
فضول اور بیکار باتوں کے بدلے
کروں کاش ہر دم مدینے کی باتیں
گو گرمی میں مشروب ٹھنڈا ہے مرغوب
کرو جامِ آقا ﷺ سے پینے کی باتیں
میرا شاہ سینہ مدینہ بنا دو
رہیں سوچ میں بس مدینے کی باتیں
بنے کاش عطار ایسا مبلغ
موثر ہوں آقا ﷺ کمینے کی باتیں

درِ نبی ﷺ کا گدا ہوں

یہ سروری ہے بھلا کیا سکندری کیا ہے
در نبی کا گدا ہوں مجھے کمی کیا ہے
تڑپ رہا ہے جو مدینے کی حاضری کے لئے
اس غریب سے پوچھو کہ بے بسی کیا ہے
چمن کی دلکشی کیا ہے گلوں کی تازگی کیا ہے
رخِ حبیب ﷺ کے آگے قمر کی چاندنی کیا ہے
چلو مانگو نہ مانگو تم میری سرکار ﷺ کے در سے
مگر اتنا تو بتلا دو، اس در پہ کمی کیا ہے
بڑا کرم ہے نیازی مدینے والے کا
کرم نہ ہو جو نبی کا تو زندگی کیا ہے

سرکارِ دو عالم ﷺ کا زمانہ

ساری صدیوں پہ جو بھاری ہے وہ لمحہ ملتا
کاش سرکارِ دو عالم کا زمانہ ملتا
آپ ﷺ کو دیکھتا میں مکے سے ہجرت کرتے
آپ ﷺ کا نقش قدم آپ ﷺ کا رستہ ملتا
آپ کو دیکھتا طائف میں دعائیں دیتے
یوں میرے صبر و تحمل کو سلیقہ ملتا
بھول جاتا میں کسی طاق میں رکھ کر آنکھیں
آپ ﷺ کو دیکھتے رہنے کا بہانہ ملتا

خیر الانعام کی باتیں

تعریف جو کرتا ہوں میں خیر الانام کی
عزت بلند ہوتی ہے میرے کلام کی
قبر میں تشریف لائیں گے حضور ﷺ
عادت بنا رہا ہوں درود و سلام کی

ثنا خوان کی توقیر

ہر سمت برستی ہوئی رحمت کی جھڑی ہے
یہ سرورِ کونین کے آنے کی گھڑی ہے
سرکار ﷺ نے حسان کو منبر پہ بٹھایا
آقا ﷺ کے ثنا خوان کی توقیر بڑی ہے
جب چاہوں ظہوری کروں روضے کا نظارہ
تصویر مدینے کی میرے دل میں جڑی ہے

تسکین دلِ زار کی باتیں

آؤ تسکینِ دلِ زار کی باتیں کریں
ہجر کی شب سیدِ ابرار ﷺ کی باتیں کریں
بلبلیں کرتی رہیں گل کی چمن کی گفتگو
ہم محمد ﷺ کے لب و رخسار کی باتیں کریں

کیونکہ!

محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
خدا کی قسم یہ خدائی نہ ہوتی

کوئی کہتا ہے

کوئی کہتا ہے کہ کعبے میں خدا رہتا ہے
کوئی کہتا ہے سرِ عرش اولٰی رہتا ہے
ہم فقیروں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ معبود برحق
اپنے محبوب ﷺ کے جلووں میں چھپا رہتا ہے

شیدا محمد ﷺ کا

نہ ہو ذکر مبارک آپ کا وردِ زباں کیونکر
میں ہوں روزِ ازل سے عاشق و شیدا محمد ﷺ کا
فرشتے قبر میں پوچھیں گے گر مجھ سے تو کہہ دوں گا
کہ ہوں بندہ خدا کا اور شیدا محمد ﷺ کا
خدایا جب میرے قالبِ خاکی سے جان نکلے
زبان پر اس گھڑی جاری رہے کلمہ محمد ﷺ کا
خدا بھی حشر میں پوچھے گا گر عاشق تو کس کا ہے
تو کہہ دوں گا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا

آؤ درِ تواب پر

مجرم ہو تو منہ اشکوں سے دھوتے ہوئے آؤ
آؤ آؤ درِ تواب پہ روتے ہوئے آؤ
مذکور ہے قرآن میں بخشش کا طریقہ
محبوب کی دہلیز سے ہوتے ہوئے آؤ

حق کا بندہ

جو منکر ہو نبی کا حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
بناں عشقِ نبی ایمان پختہ ہو نہیں سکتا
جو کہے یا محمد ﷺ اور جائے جہنم میں
محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا

حشر میں دیدار

آس آس پہ جیتے ہیں ہم سرورِ عالم
جی بھر کے تیرا حشر میں دیدار کریں گے
کون ہے جو بدلے میری قسمت کا ستارہ
یہ بھی کرم آپ ہی سرکار کریں گے

تیرا جواب نہیں

نگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
یہ آدمی ہے مگر اسے دیکھنے کی تاب نہیں
بنا کے آپ کو خالق یہ پیار سے بولا
میرا جواب تو، تو ہے تیرا جواب نہیں

نام ان کا

خدا بھی چاہت کے ساتھ لیتا ہے نام ان کا
نیاز واجب ہے اس لیے نام ان کا
نبی کے رتبے کو حق تعالیٰ ہی جانتا ہے
ہے حدِ ادراک سے بھی آگے نام ان کا
برس رہی ہے ہر پل وہاں خدا کی رحمت
وہ پاک دھرتی کہ ہے جہاں پر قیام ان کا
خدا نے نازل کیا ہے ان پر کلام اپنا
اثر میں ڈوبا ہوا نہ کیوں ہو پیام ان کا
فلاح مضمر ہے ابنِ آدم کی صرف اس میں
ہے سب نظاموں میں سب سے بہتر نظام ان کا
اسی سے عظمت عیاں ہے سردارِ انبیاء کی
لکھا ہے عرشِ بریں پہ بھی پاک نام ان کا

کوئی لمحہ

کوئی لمحہ تو شبِ ہجر میں ایسا آئے
آنکھ جھپکے تو نظر گنبد خضریٰ آئے
جوش پر رحمتِ باری کا جو دریا آئے
ساحلِ شوق پر اپنا بھی سفینہ آئے
دور رہ کر تو یہ جینا نہیں جینا آقا ﷺ
در پہ پہنچیں تو ہمیں راس یہ جینا آئے
کیوں نہ ہو اپنے مقدر پہ مجھے ناز اثرؔ
جب مدد کے لئے آقا کو پکارا آئے

ذکر محمدی ﷺ

گر اہتمام بھی ایمان کی روشنی کے لئے
درود شرط ہے ذکرِ محمدی کے لئے
تمہاری یاد کو کیسے نہ سہارا سمجھوں
یہی تو اک سہارا ہے زندگی کے لئے
میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں اے رحمتِ عالم ﷺ
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

نام محمد ﷺ

کہیں پھول بن کے مہکے تیرا نام یا محمد ﷺ
کہیں چاند بن کے چمکے تیرا نام یا محمد ﷺ
میرا دل بھی کیوں نہ آخر تیرا نام لے کے جھومے
میری دھڑکنوں میں چمکے تیرا نام یا محمد ﷺ
تیرا نام سن کے ہونٹوں پہ درود جھلملائے
یوں ہلائے تار من کے تیرا نام یا محمد ﷺ
تیری یاد میں جو رووٗں تو عجب سکون پاؤں
میری چشم تر سے چھلکے تیرا نام یا محمد ﷺ
مجھے ڈر بھلا ہو کیونکر غم دو جہاں کا آخر،
رہے میرے سر پہ تن کر تیرا نام یا محمد ﷺ

میرے اللہ

میرے اللہ مجھ کو سایہ رحمت دے دے
مجھ کو سرکار دو عالم کی محبت دے دے
میں گنہگار سیاہ کار ہوں پھر بھی تیرا
مجھ کو طیبہ کی زیارت کی سعادت دے دے
ہر گھڑی میرے دل میں رہے گنبدِ خضریٰ کا خیال
میرے اللہ مجھ کو ایسی عبادت دے دے
تیرے محبوب کی امت کے جوان بھٹکے ہیں
ان کو آقا کے توسل سے ہدایت دے دے
کچھ نہ مانگوں میں اس کے سوا مولا
اپنے محبوبِ مکرم کی شفاعت دے دے
سارے عالم میں جو اسلام کو نافذ کر دے
اہلِ اسلام کو ایسی قیادت دے دے

رب کے حبیب

جو نبی کے قریب ہوتے ہیں
آدمی خوش نصیب ہوتے ہیں
جن میں حُب رسول ہو
دل کسی کو نصیب ہوتے ہیں
جو رسولِ خدا پہ جان نہ دے
بے ادب بے نصیب ہوتے ہیں
مکے جا کے مدینے نہ پہنچیں
ایسے حاجی عجیب ہوتے ہیں
نقشِ پائے رسول ﷺ پر مِٹ کر
لوگ رب کے حبیب ہوتے ہیں

خدا کی عطا، مصطفیٰ کے لئے

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
منہ میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے
اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل
حکومت کل ولائیت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و قمر یہ حکم رواں تمہارے لئے
اشارے سے چاند کو چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
نوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

مصطفیٰ ﷺ کا کرم

جو میرے نبی کا کرم ہوا وہ میں لاؤں کیسے حساب میں
مجھے در پہ اپنے بلا لیا کبھی جاگتے کبھی خواب میں
جو مہک سینے میں ہے تیرے وہ جو رنگ تیرے شباب میں
نہ مدینے میں وہ مہک ملی نہ وہ حسن دیکھا گلاب میں
کبھی جالیوں کے قریب میں کبھی دوریوں میں مزے لئے
جو کرم ہوئے ہیں کریم کے وہ حساب میں نہ کتاب میں
میرے لب پہ ذکرِ حضور ﷺ ہے بڑا میٹھا میٹھا سرور ہے
تیرے ذکر میں جو خمار ہے وہ شباب میں نہ شراب میں
کوئی بھیجے تحفے سلام کے کوئی گائے گن تیرے نام کے
کوئی آنسوؤں کا خراج دے یا نبی ﷺ تیری جناب میں
وہ دیارِ پاک کی وادیاں وہ درِ نبی کی تجلیاں
میں نظر جھکاؤں تو دیکھ لوں، نہیں اب مدینہ حجاب میں
وہ قریب سے بھی قریب تر ہیں یہ فلسفہ بھی عجیب تر ہے
نظر نظر سما کے بھی ہیں چھپے ہوئے وہ نقاب میں

مقصدِ بعثت

نقشِ توحید بٹھانے کے لئے آپ ﷺ آئے
شرک کا نام مٹانے کے لئے آپ ﷺ آئے
کج کلاہوں کی رعونت کو رد کر دیا
زیرِ دستوں کو اٹھانے کے لئے آپ ﷺ آئے
دینِ قیم کو ابد تک کی امامت بخشی
اس کی توقیر بڑھانے کے لئے آپ ﷺ آئے
زر کی بنیاد پر انسان کی تقسیم غلط
شہر یاروں کو مٹانے کے لئے آپ ﷺ آئے
اطاعتِ غیر ہے اللہ کے بندوں پر حرام
اس حقیقت کو سمجھانے کے لئے آپ ﷺ آئے

جینے کا سلیقہ

مجھ کو جینے کا زمانے میں قرینہ آیا
جب سے آنکھوں میں میرے مدینہ آیا
دولتِ عشقِ نبی وجہِ سکونِ عالم
میرے حصے میں یہ انمول خزینہ آیا
ہم محمد ﷺ کی غلامی پہ کیوں نہ فخر کریں
اس غلامی کی بدولت ہمیں جینا آیا
جب کبھی وقت کے گرداب نے گھیرا ہے ہمیں
بحرِ امداد محمد ﷺ کا سفینہ آیا

مدینے کی یادیں

ہم مدینے سے واللہ کیوں آ گئے
قلبِ حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا جان وہیں رہ گئی
خم اسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام و سحر
وہ سکون دل و جان وہ روح نظر
یہ انہی کا کرم ہے انہی کی عطا
اک کیفیتِ دل نشیں رہ گئی

اللہ اللہ وہاں کا درود و سلام
اللہ اللہ وہاں کا سجود و قیام
اللہ اللہ وہاں کا وہ کیفِ دوام
وہ صلوٰۃ سکوں آفریں رہ گئی

جس جگہ سجدہ ریزی کی لذت ملی
جس جگہ ہر قدم ان کی رحمت ملی
جس جگہ نور رہتا ہے شام و سحر
وہ فلک رہ گیا وہ زمیں رہ گئی

پڑھ کے نصر من اللہ و فتح قریب
جب ہوئے ہم رواں سوئے کوئے حبیب ﷺ
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں
بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

قسمت جگانا تیرا کام ہے

تیرے قدموں میں آنا میرا کام تھا
میری قسمت جگانا تیرا کام ہے
میری آنکھوں کو ہے دید کی آرزو
رخ سے پردہ اٹھانا تیرا کام ہے
تیری چوکھٹ کہاں اور کہاں یہ جبیں
تیرے فیضِ کرم کی تو حد ہی نہیں
جن کو دنیا میں کوئی نہ اپنا کہے
ان کو اپنا بنانا تیرا کام ہے
میرے دل میں تیری یاد کا راج ہے
ذہن تیرے تصور کا محتاج ہے
اک نگاہِ کرم ہی میری لاج ہے
لاج میری نبھانا تیرا کام ہے
آخری وقت ہو تیرے بیمار کا
اک قطرہ ملے جامِ دیدار کا
آخری میرے دل کی ہے حسرت یہی
اب یہ حسرت مٹانا تیرا کام ہے
توشۂ آخرت ہے ثنا خوان کا
ذکر کرتا رہے تیرے فیضان کا
نعت تیری سنانا میرا کام ہے
میری بگڑی بنانا تیرا کام ہے

مدینے کی گلی کی خوشبو

یہ خوشبو مجھے مانوس سی محسوس ہوتی ہے
مجھے تو یہ گلی مدینے کی محسوس ہوتی ہے
میں کچھ دم بخود ہوں اس دیارِ رنگ ونکہت میں
کہ اپنی شخصیت بھی اجنبی محسوس ہوتی ہے
یقیناً یہ گزر گاہِ شاہِ دو عالم ہے
فضا میں کس قدر پاکیزگی محسوس ہوتی ہے
میری بے نور آنکھوں نے چراغوں کی جگہ لے لی
مجھے اب روشنی ہی روشنی محسوس ہوتی ہے
ہوائیں گنگناتی ہیں فضائیں مسکراتی ہیں
ہم کوئے جا رہے ہیں بے خودی محسوس ہوتی ہے

خوشی حلیمہ سعدیہؓ کی

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہؓ
میرے گھر میں خیر الوریٰ آ گئے ہیں
بڑے اوج پر ہے میرا اب مقدر
میرے گھر حبیب خدا آ گئے ہیں
اٹھی چار سو رحمتوں کی گھٹائیں
معطر معطر ہیں ساری فضائیں

خوشی میں یہ جبرائیل نغمے سنائے
وہ شافعِ روزِ جزا آ گئے ہیں
یہ ظلمت سے کہہ دو کہ ڈیرے اٹھا لے
کہ ہیں ہر طرف اب اجالے اجالے
کہا جن کو حق نے سراجاً منیرا
میرے گھر وہ نورِ خدا آ گئے ہیں
مقرب ہیں بے شک خلیل و نجی بھی
بڑی شان والے کلیم و مسیح بھی
لیے عرش نے جن کے قدموں کے بوسے
وہ امی لقب مصطفیٰ آ گئے ہیں
یہ سن کر سخی آپ کا آستانہ
ہے دامن پسارے ہوئے سب زمانہ
نواسوں کا صدقہ نگاہِ کرم ہو
تیرے در پہ تیرے گدا آ گئے ہیں
نکیرین جب میری مرقد میں آ کر
کہیں گے زیارت کا مژدہ سنا کر
اٹھو بہر تعظیم نورالحسنؔ اب
لحد میں رسول خدا آ گئے ہیں

مدینے کی عطا

ملتا ہے کیا مدینے میں ایک بار جا کے دیکھ
کرتے ہیں مالا مال وہ دامن بچھا کے دیکھ
ان کی گلی میں مانگتے پھرتے ہیں تاجدار
تو بھی اسی کریم کے منگتوں میں آ کے دیکھ
خیرات دے کے کہتے ہیں کہ منگتے کی خیر ہو
بن مانگے خیر ملتی ہے آ آزما کے دیکھ
دُھل جائیں گے گناہ تیرے ہو جائے گا کرم
در پہ میرے حبیب ﷺ کے آنسو بہا کے دیکھ
اے چشم کوہ طور کی ہے آرزو تجھے
خاکِ در رسول ﷺ کا سرمہ لگا کے دیکھ
آزاد ہونا ہے اگر ہر غم کی قید سے
لب پہ رسولِ پاک ﷺ کی مدحت سجا کے دیکھ
واصف تیری نجات کا ہے راستہ یہی
الفت نبی کی آل کی دل میں بسا کے دیکھ

عرض

سرکار سے عرض کرو بگڑی وہ بنا دیں گے
مانگو تو سہی ان سے بھر بھر کے لٹا دیں گے
جو دنیا میں آتے ہی امت کا بھلا مانگیں
کیسے وہ غلاموں کو محشر میں بھلا دیں گے
مٹ جائے گا وہ اک دن اس ذکر سے جل جل کر
ہم نعت کے منکر کو نعتوں کی سزا دیں گے
زر مال نہیں تو کیا بس ان کا کرم مانگو
جب ان کا کرم ہوگا تو طیبہ بھی دکھا دیں گے

☆

کرو ثنائے محمد ﷺ

کرو ثنائے محمد ﷺ پڑھو درود و سلام
مگر یہ شرط لے کر خدا کا پہلے نام
خدا گواہ ہے کہ دنیا میں اور عقبیٰ میں
یہی درود و سلام آئے گا ہمارے کام

عبادت کا انداز

جس دل میں محمد ﷺ کی محبت نہیں ہوتی
اس پر کبھی اللہ کی رحمت نہیں ہوتی
اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ اس نام کے ساتھ
یہ نام نہ ہو شامل تو عبادت نہیں ہوتی

بابِ رحمت

کھلا ہے سبھی کے لئے بابِ رحمت
وہاں کوئی رتبے میں ادنیٰ نہ عالی
مرادوں سے دامن نہیں کوئی خالی
قطاریں بنائے کھڑے سب سوالی
میں اک ہاتھ سے دل سنبھالے ہوئے تھا
تو تھی دوسرے ہاتھ میں ان کی جالی
دعا کے لئے ہاتھ اٹھتے تو کیسے
نہ یہ ہاتھ خالی نہ وہ ہاتھ خالی

گلیاں بازار سجادو

چاند اترا فلک سے زمین پر
ساری دنیا کو مژدہ سنا دو
آج میلاد ہے میرے مصطفیٰ کا
سارے گلیاں اور بازار سجادو

☆

مدحتِ مصطفیٰ کا احسان

ان کا در چومنے کا صلہ مل گیا
سر اٹھایا تو مجھ کو خدا مل گیا
عاصیوں کو بڑا مرتبہ مل گیا
حشر میں دامن مصطفیٰ مل گیا
مدحتِ مصطفیٰ کا یہ احسان ہے
میرا حسان سے سلسلہ مل گیا

☆

شیشۂ دل

یہ آرزو ہے کہ شیشۂ دل چور چور ہو
اور کوئی شے تو قابل نظرِ حضور ﷺ ہو
یا رب! اک التجا ہے کہ محشر میں جو بھی ہو
نعت رسول پاک ﷺ کی محفل ضرور ہو

☆

محفلِ سرکار کا عالم

سرکار کی محفل کا عالم ہی نرالہ ہے
جھرمٹ ہے غلاموں کا دیوانوں کا میلہ ہے
جائیں گے نیازی ہم پھر سے مدینے میں
پیغام مدینے سے بس آنے ہی والا ہے

☆

آقا کی رحمت

سجائے بیٹھے ہیں نعتوں کی محفل
میرے آقا کی رحمت ہو رہی ہے
درودوں کی جس جگہ پہ سجی ہے محفل
وہاں دن رات برکت ہو رہی ہے

☆

الٰہی حمد تیری

الٰہی حمد تیری صبح و شام کرتے ہیں
ہم اپنے قلب و نظر تیرے نام کرتے ہیں
ثنائے رب اولیٰ یوں مدام کرتے ہیں
بیان نعتِ رسول انام کرتے ہیں
تیرے حبیب پر بھیجیں نہ کیوں درود وسلام
شجر و ہجر بھی تو ان کو سلام کرتے ہیں
انہی کو قرب میسر ہوا اے خدا تیرا
جو عمر ذکر میں تیرے تمام کرتے ہیں

☆

عشق سرکار

عشقِ سرکار میں مجھے کھویا ہوا رہنے دو
مجھ سے دنیا ہے خفا تو خفا ہی رہنے دو
در سے دیوانے کو جب دنیا نے ہٹانا چاہا
مسکرا کے کہا آقا ﷺ نے بس اسے رہنے دو

☆

زمانے سے جدا

اپنا معیار زمانے سے جدا رکھتے ہیں
ہم تو محبوب بھی محبوب خدا رکھتے ہیں
اس اعتقاد پر ہم اعتماد رکھتے ہیں
کہ حضور ﷺ اپنے مداحوں کو یاد رکھتے ہیں

☆

سنتا ہے خدا میری

ہو جاتی ہے اب تو ہر مقبول دعا میری
میں جب سے ہوا تیرا سنتا ہے خدا میری
بس اک ہی تمنا ہے کہ منزل ہو مدینے کی
جب روضے پہ میں پہنچوں آ جائے قضا میری
یہ راز بتا دوں میں اب اپنے طبیبوں کو
تم نعتِ نبی چھیڑو بس یہی ہے دوا میری
مرقد میں میری آ کر سرکار نے فرمایا
گھبرا نہ اے دیوانے اک نعت سنا میری

☆

عشق کی مستی

اے عشق وجد کر کہ ذکر حبیب ﷺ ہے
اے دل نثار ہو کہ مدینے کی بات ہے
اور آئی کہاں سے عشق کی مستی بلالؓ میں
میخانہ ء حضور ﷺ سے پینے کی بات ہے

کل بھی تھا اور آج بھی ہے

لب پہ نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں میں ان کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی جانب کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
فکر نہیں ہے ہم کو کچھ بھی غم کی دھوپ پڑی تو کیا
ہم پر ان کے فضل کا سایہ کل بھی تھا اور آج بھی ہی
بتلا دو گستاخ نبی کو غیرتِ مسلم زندہ ہے
دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

محمد کی ادا

وہ دیکھنے والوں سے جدا دیکھ رہا ہے
ارے خالق تو محمد ﷺ کی ادا دیکھ رہا ہے
سرکار کی نظریں ہیں گناہگار پہ ناصر
سرکار کے چہرے کو خدا دیکھ رہا ہے

☆

سرکار کی نعت

اک نام بچاتا ہے مجھے رنج و الم سے
اک ذات ہے جو مجھ کو بکھرنے نہیں دیتی
اب کوئی بچائے نہ بچائے مجھے ناصر
اک نعت یہ سرکار کی مرنے نہیں دیتی

درِ آقا ﷺ پہ سر

ہم درِ آقا پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں
سچ بتانا ارے دنیا تیرا کیا لیتے ہیں
جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکوں کی دولت
تیری محفل تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں
گنبدِ خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں
جب سے دیکھا ہے نیازی وہ ریاض الجنہ
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزہ لیتے ہیں

☆

محفل کی برکت

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا
جو کرم مجھ پہ میرے نبی کر دیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں
مجھ کو ہر غم سے رب نے بری کر دیا

مدینہ کی گلی

بات بگڑی اسی در پہ بنی دیکھی ہے
جھولی منگتوں کی اسی در پہ بھری دیکھی ہے
میری نظروں میں نیازی کوئی جچتا ہی نہیں
جب سے سرکار مدینہ کی گلی دیکھی ہے

☆

جلوہ حق کی بات

جلوہء حق کی بات ہوتی ہے
سامنے جب وہ ذات ہوتی ہے
ایسے لگتا ہے دن نکل آیا
جب مدینے میں رات ہوتی ہے
حسن ہوتا نہیں حسینوں میں
بس کملی والے کے رخ کی زکوۃ ہوتی ہے

☆

دُعا

یا خدا جب تک بدن میں جاں دہن میں زباں رہے
لب پر ثنائے خواجہء کون و مکاں رہے

مدینہ نظر آیا

گرداب میں جس وقت سفینہ نظر آیا
میں ڈوب رہا تھا کہ مدینہ نظر آیا
سرکارِ دو عالم ﷺ کا لیا نام جو ناصر
طوفان کے ماتھے پہ پسینہ نظر آیا

☆

بس مدینہ چاہیئے

زیست کرنے کا قرینہ چاہیے
ہر طرف شہر مدینہ چاہیے
بحر عصیاں پار کرنا ہے تو پھر
کملی والے کا سفینہ چاہیے

☆

محمد ﷺ کی محبت

مولا خلد کے بدلے ہمیں خاکِ مدینہ دے دے
لے لے کونین محمد ﷺ کا پسینہ دے دے
کچھ ہمیں دے یا نہ دے دونوں جہاں میں یارب
اک محمد ﷺ کی محبت کا خزینہ دے دے
جس میں روشن ہوں محمد ﷺ کی محبت کے چراغ
صدقہ حسنینؓ کا سب کو وہ سینہ دے دے

کوئی نہیں ہے

کونین میں یوں جلوہ نما کوئی نہیں ہے
اللہ کے بعد ان سے بڑا کوئی ہے
سمجھے تو کوئی ان کی محبت کے مراتب
محبوب خدا ان کے سوا کوئی نہیں ہے

☆

سرکار کی خاطر

اللہ کی ہر چیز ہے دلدار کی خاطر
ہر چیز کو تخلیق کیا سرکار ﷺ کی خاطر
ہر بات سے تنقید کا پہلو نہ نکالو
محبوب تو ہوتے ہیں فقط پیار کی خاطر

☆

بشر کا نصیبہ

دنیا میں اس بشر کا نصیبہ عجیب ہے
جس کو پیارے نبی کی غلامی نصیب ہے
ملنا ہے گر خدا سے تو گھر مصطفیٰ کا پوچھ
یہ گھر خدا کے گھر کے بالکل قریب ہے

☆

کمالِ محمد ﷺ

میرا رسول ہمیشہ کمال کرتا ہے
جو کرے فیصلہ لازوال کرتا ہے
ادنیٰ آئے تو اسے باکمال کرتا ہے
کالا آئے تو سے باجمال کرتا ہے
میرے حبیب کو شمس وقمر سے مت پہچان
یہ چھوٹے کام تو اس کا بلالؓ کرتا ہے

☆

گدڑی میں لعل

غم حبیب ﷺ کو سینے میں پال رکھا ہے
خدا کا شکر ہے گدڑی میں لعل رکھا ہے
ہر برے وقت میں امداد آ کے فرمائی
حضور ﷺ نے میرا کتنا خیال رکھا ہے

☆

مدینے کا وچھوڑا

نہ پوچھو کیسے رحمت کا خزینہ چھوڑ آیا ہوں
مجھے رونے دو کہ میں جنت کا زینہ چھوڑ آیا ہوں
مبارک دے رہے ہو تم مجھے حج و زیارت کی
میرے غم بھی تو دیکھو میں مدینہ چھوڑ آیا ہوں

عنواں بدل گئے

افسانہ ء حیات کے عنواں بدل گئے
آیا مدینہ یاد تو آنسو نکل گئے
صائمؔ کمال ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے

☆

سوئی تقدیر جگاؤں کیسے

اپنی روداد محمد ﷺ کو سناؤں کیسے
پر خطا ہوں سر دربار جاؤں کیسے
درد کی تاب نہیں ہو کا مارا نہ رہا
یا نبی ہجر کے صدمات اٹھاؤں کیسے
تم اشارہ نہ کرو گے تو بتاؤ آقا ﷺ
اپنی سوئی ہوئی تقدیر جگاؤں کیسے

☆

محمد مصطفٰی بن کر

کبھی شمس الدجےٰ بن کر، کبھی بدر الدجے بن کر
کبھی خیر الوریٰ بن کر، کبھی نور الھدیٰ بن کر
ضیاء بن کر، عطا بن کر، صبا بن کر، سخا بن کر
وہ ہر شے میں نظر آئے محمد مصطفٰے ﷺ بن کر

نازاں ہوں

نازاں ہوں سعادت کے گوہر رول رہا ہوں
میزان عقیدت پہ انہیں تول رہا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بول بڑے بول رہا ہوں
تعریف محمد ﷺ میں زباں کھول رہا ہوں

☆

کہوں میں یارسول اللہ ﷺ

جو منکر ہو نبی کا حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
بغیر حُبِّ نبی ﷺ ایمان پختہ ہو نہیں سکتا
کہوں میں یارسول اللہ اور جاؤں نار دوزخ میں
محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا
حصار زندگی ہو یا میدانِ عرصہء محشر
غلامِ مصطفیٰ واللہ رُسوا ہو نہیں سکتا

☆

گناہوں پر کرم

عرش سے نور چلا اور حرم تک پہنچا
سلسلہ میرے گناہوں کا کرم تک پہنچا
تیری معراج کہ تو عرش بریں تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

قرآن بن جائے

لب صادق سے جو سخن تقریر ہو جائے
کبھی قرآن بن جائے کبھی تفسیر ہو جائے
میں جب دیکھوں جہاں دیکھوں تجھے دیکھوں
تو میری آنکھ کی پتلی میں یوں تحریر ہو جائے
تمنا ہے کسی شب خواب میں ان کی زیارت ہو
تمنا ہے کسی شب خواب ہی تعبیر ہو جائے
مدینے سے ہمارا قافلہ چلنے کا وقت آیا
الٰہی قافلہ چلنے میں کچھ تاخیر ہو جائے

بخششوں کا حقدار

خدا کی بخششوں کا وہ بشر حقدار ہو جائے
شہنشاہ مدینہ کا جسے دیدار ہو جائے
لپٹ کر دامنِ حضرت سے دم میں توڑ دوں اپنا
اگر جانا مدینے میں میرا اک بار ہو جائے
غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
محمد ﷺ نام پر سودا سر بازار ہو جائے
اگر طوفان اٹھتے ہیں تو کیا غم ہے رہیں اٹھتے
محمد ﷺ نام لینے سے ہی بیڑا پار ہو جائے
اے مسلم دیکھ لے صورت جو سرکار مدینہ کی
خداوند دو عالم کا اسے دیدار ہو جائے

☆

اسم گرامی کا وظیفہ

مجھے وجدانِ جامی مل گیا ہے
وہی ذوقِ دوامی مل گیا ہے
وظیفے کے لئے صائم کو آقا ﷺ
تیرا اسمِ گرامی مل گیا ہے

لے چلو مدینہ

انورِ سرمدی کے خزینے میں لے چلو
امواجِ دل کے بہتے سفینے میں لے چلو
بیمارِ عشق سرور کونین ہے ریاضؔ
انگلی پکڑ کے اس کو مدینے میں لے چلو

☆

آمد مصطفیٰ سے پہلے

آمد مصطفیٰ کریم سے پہلے
جسم تھے احساس نہ تھا
عام تھے مگر وہ خاص نہ تھا
زمیں تھی سبزہ نہ تھا
سر تھے قرار نہ تھا
سر تھے وقار نہ تھا
دل تھے دھڑکن نہ تھی
گلشن تھے پھبن نہ تھی
پھول تھے مہک نہ تھی
ستارے تھے چمک نہ تھی
ہوس تھی محبت نہ تھی
ظلمت تھی ہدائیت نہ تھی

زبانیں تھیں صداقت نہ تھی
غم تھا مسرت نہ تھی
آنکھیں تھیں مگر حیاء نہ تھی
شرمندگی تھی مگر بندگی نہ تھی
زندگی تھی بندگی نہ تھی
ظلم تھا حلم نہ تھا
جہالت تھی علم نہ تھا

ان حالات میں رحمتِ خداوندی جوش میں آئی اور کوئی پکارنے والا پکار اٹھا
مبارک ہو۔ مبارک ہو۔

غمگسار آ گئے، تاجدار آ گئے، راہنما آ گے
دلربا آ گئے، رحمت عالم آ گئے، عظمتِ آدم آ گئے
چارہ گر آ گئے ، ساقیٔ کوثر آ گئے

پھر!

کلیاں چٹخنے لگیں
پھول مہکنے لگے
غنچے کھلنے لگے
گلستاں مہکنے لگے
چاند مسکرانے لگا
ستارے دمکنے لگے

ہر طرف نور ہو گیا

رات ڈھلنے لگی
بات بننے لگی
احساس جاگنے لگا
شیطان بھاگنے لگا
دل کھلنے لگا
قدم سنبھلنے لگا
آنسو تھمنے لگا
ہونٹ مسکرانے لگے
ابر رحمت برسنے لگی

بس کیا تھا

ہر ایک لب پر سوال سا تھا
کہاں سے اتنے سرور آئے
ہر ایک ذرہ پکار اٹھا
حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

☆

اغیار کا احسان

اغیار کا اِحسان اٹھایا نہیں جاتا
در در پہ یہ سر جھکایا نہیں جاتا
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں
ہر ایک کو محفل میں بلایا نہیں جاتا

☆

پیارا بلال رضی اللہ عنہ

کبھی جو سوئے غریباں خیال ہو جائے
تو بے کسوں کو بھی حاصل کمال ہو جائے
یہ اُنؐ کی نظر کا ادنیٰ سا اعجاز
کہ جس کو پیار سے دیکھیں بلالؓ ہو جائے

☆

معتبر سوغات

نامِ احمد معتبر سوغات ہے
آپ ﷺ کی ہر بات کی کیا بات ہے
جس کا ثانی دو جہاں میں نہ ملا
وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے

اِس لئے

محمد مصطفیٰ کہیے۔ رسول مجتبیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں ......!
پھر اس کے بعد کیا کہیے
شریعت کا ہے یہ اقرار
کہ ختم الانبیاء کہیے
محبت کا تقاضا ہے
کہ محبوب خدا کہیے

ممکن نہیں

لکھنے کو لکھ رہا ہوں سراپا حضور ﷺ کا
ممکن نہیں اگرچہ احاطہ حضور ﷺ کا

چہرے کو ان کے چاند کہوں یہ بھی ہے غلط
میں پھر خاموش رہوں یہ بھی ہے غلط

یکتا تھا بے مثال تھا چہرہ حضور ﷺ کا
بس اتنا جان لیجئے منبع تھا نور کا

معصوم تھیں شکیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
انصاف کی دلیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
ہاں رحمتوں کی جھیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی

جو دنیا کو شعور کا رستہ دکھا گئیں
انسان کو رحیم کا جلوہ دکھا گئیں

وہی لب مثالِ لعل بدخشاں نہیں نہیں
یا پھر گلاب صورت خنداں نہیں نہیں
پاکیزہ ان لبوں کے یہ عنواں نہیں نہیں

کافی ہے بس یہی کہ وہ لب تھے حضور ﷺ کے
جن سے سنے جہان نے صحیفے غفور کے

ابرو کو میں ہلال کہوں کچھ بجا نہیں
یا قوس بے مثال کہوں کچھ بجا نہیں
اک غنچۂ جمال کہوں کچھ بجا نہیں

انجم میرے حضور ﷺ کے ابرو کمال تھے
اس عالم حسیں میں جلال و جمال تھے

سرکار کی گفتگو

عمر بھر سرکار کی ہم گفتگو کرتے رہے
دل کو ان کی گفتگو سے مشکبو کرتے رہے
رات بھر مدح سرائی تھی وہاں محبوب کی
رات بھر ہم لوگ اشکوں سے وضو کرتے رہے
روح میں جو چاک آئے تھے گناہوں کے سبب
سوزنِ اسمِ پیمبر سے رفو کرتے رہے
میں تصور میں کھڑا تھا اپنے آقا کے حضور
شہر بھر میں لوگ میری جستجو کرتے رہے
ہم کہاں عزت کے قابل تھے مگر بستی کے لوگ
نعت کے صدقے ہماری آبرو کرتے رہے
خوبیء قسمت کہ ہم کو وہ نبی بخشے گئے
انبیاء بھی جس نبی کی جستجو کرتے رہے
ہم کو نازش جب بھی تڑپایا کسی آزار نے
نقشِ نامِ مصطفیٰ زیبِ گلو کرتے رہے

سیّدو سرور کے برابر

محبوبِ خدا سیّد و سرور کے برابر
لاؤ تو کوئی میرے پیمبر کے برابر
لاکھوں ہیں زمانے میں سکندر کے برابر
کوئی نہیں آقا تیرے نوکر کے برابر
رشک آتا ہے فردوس مکینوں کو بھی ان پر
رہتے ہیں جو خوش بخت تیرے گھر کے برابر
جبرائیل امیں کرتے ہیں جس در کی غلامی
اے کاش رہوں میں بھی اسی در کے برابر
سرکار ﷺ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں
ہیں گرچہ گناہ میرے سمندر کے برابر
نادان انہیں کہتے ہیں اپنا سا نیازی
ذرہ نہیں ہوتا کبھی گوہر کے برابر

مقدر آج کتنے اوج پر ہے
جبیں میری نبی کا سنگِ در ہے
نظر جلوؤں میں ڈوبی جا رہی ہے
مدینہ رات دن پیشِ نظر ہے

☆

صدائیں سلام کی

آمد ہے کس پیمبر عالی مقام کی
آنے لگیں صدائیں درود و سلام کی
ہر چیز ان کے واسطے تخلیق کی گئی
کیا شان ہے رسولِ علیہ السلام کی

☆

ثنائے خواجہ

جب تک بدن میں جان دہن میں زباں رہے
لب پر ثنائے خواجہ کون و مکاں رہے
لاکھ احساس تیرا کشتہ حالات رہے
تیرے ہونٹوں پہ شگفتہ سی کوئی بات رہے
یوں سرِ بزم کوئی نغمہ جاوید سنا
تیرے بعد بھی محفل میں تیری بات رہے

سرور و نور کی کیفیت

دل کو سرور و نور کی کیفیتیں ملیں
دربارِ مصطفیٰ میں بڑی نعمتیں ملیں
آنکھوں کے سامنے تھا جمالِ رسولِ پاک ﷺ
ایسی بھی محویت میں کئی ساعتیں ملیں
غارِ حرا کے سامنے جس دم گزر ہوا
ایسی بھی قرطاسِ دل پہ ابھری ہوئی آیتیں ملیں
دامن میں بخششوں کے خزانے لیے ہوئے
مجھ کو تلاش کرتی ہوئی رحمتیں ملیں

☆

پلکوں سے چل کے آ

شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچہء حبیب ہے یہاں پلکوں سے چل کے آ
امت کے اولیاء بھی ادب سے ہیں دم بخود
یہ بارگاہِ سرورِ دیں ہے سنبھل کے آ
آتا ہے تو جو شہر رسالتمآب میں
حرص و ہوس کے دام سے باہر نکل کے آ
ماہِ عرب کے آگے تیری بات کیا بنے
اے مہتاب روپ نہ ہر شب بدل کے آ

رحمتِ محبوب خدا

زاہد تیرے مجرم سے کہیں ہوش میں آ جا
اے رحمت محبوب خدا جوش میں آ جا
عالم یہ گنہگار کا ہو گا سر محشر
وہ خود ہی کہیں گے میری آغوش میں آ جا

☆

محبت کے نگینے

پار طوفان سے اپنے سفینے ہونگے
تیری پلکوں پہ محبت کے نگینے ہونگے
اپنی دولت پہ نہ اترائے نیازیؔ کوئی
ایک دن دیکھنا ہم بھی مدینے ہونگے

معراجِ نظر

دیدار کے قابل تو کہاں میری نظر ہے
یہ ان کی عنایت ہے کہ رخ ان کا ادھر ہے
میں گنبدِ خضریٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں
کوثرؔ میرے نزدیک یہ معراجِ نظر ہے

سُبحان اللہ

میرے قدموں سے کرن پھوٹتی ہے ماہتاب کی
دہلیز پہ کھڑا ہوں رسالتمآب کی

☆

ایمانِ کامل

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک ﷺ سے دیکھا نہ جائے گا

☆

محمد کی ثناء

زاہد کو اگر نازِ عبادت ہے تو کیا ہے
پلے میں ہمارے بھی محمد ﷺ کی ثنا ہے

عشق نبی کا قرینہ

عشق نبی کا جب سے حاصل ہوا قرینہ
اک آنکھ میں ہے مکہ اک آنکھ میں مدینہ
چشمِ کرم ہے جس پر حبیبِ کبریا کی
مرنا ہے اس کا مرنا جینا ہے اس کا جینا

☆

نام نبی

جب لیا نام نبی ﷺ میں نے صدا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے
بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام
خوب روتا ہوں محمد ﷺ کی ثنا سے پہلے

☆

مشکل میں صدا

جب بھی مشکل میں محمد ﷺ کو صدا دیتے ہیں لوگ
بگڑی تقدیر مدینے سے بنا لیتے ہیں لوگ

☆

انوار کا عالم

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
اس وقت رسول اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہوگا

☆

اُن کی سواری

خوشبوئیں ساتھ لئے بادِ بہاری آئی
دل نے یہ جان لیا کہ ان کی سواری آئی
ان کے آنے سے جو شر بھاگا تو سارا بھاگا
خیر جو آئی تو وہ ساری کی ساری آئی
جی رہا ہوں مدینے کی تڑپ میں نازشؔ
کاش کہہ دے کوئی چل اٹھ تیری باری آئی

کچھ بھی نہیں

یہ زمانہ یہ دور کچھ بھی نہیں
اک تماشا ہے اور کچھ بھی نہیں
اک آرزو سے ہے یہ دل آباد
ورنہ اس دل میں اور کچھ بھی نہیں
چشم ساقی کا فیض ہے سب کچھ
جام و ساغر کا دور کچھ بھی نہیں
دونوں عالم میں تم ہی تم ہو بس
دونوں عالم میں اور کچھ بھی نہیں
اک نصیرؔ انتظار کا عالم
اک قیامت ہے اور کچھ بھی نہیں

شاہِ انبیاء کی طرح

رسول کوئی کہاں شاہِ انبیاء کی طرح
خدا نہ ہو سکے بھی وہ محترم خدا کی طرح
نہ تھا نہ ہے نہ کوئی ان سا ہو سکے گا کبھی
وہ اپنی ذات میں بے مثل ہیں خدا کی طرح

مدینے کی یادیں

وہ وقت ہے کہ رند کو پینے کی یاد ہے
رانجھن کو اپنے ٹوٹے سفینے کی یاد ہے
ہے آدھی رات چاند ستارے بھی ہیں اداس
ایسے میں عاصیوں کو مدینے کی یاد ہے

☆

پسینے گلاب کے

بہکا ہے جو شرف میں رسالتمآب کے
پردے پڑے ہیں فہم پر اس بے حجاب کے
صرف اک بشر نبی کو جو کہتا ہے بتلائے
آتے ہیں کیا بشر کو پسینے گلاب کے

حدِّ یقین

لوگ نازاں ہیں کہ وہ حدِ یقیں تک پہنچے
یعنی اربابِ خرو ماہِ مبیں تک پہنچے
مگر اس دور کرامات سے صدیوں پہلے
میرے آقا ﷺ کے قدم عرشِ بریں تک پہنچے

بلال رضی اللہ عنہ کوئی نہیں

زباں پہ صرف ہیں دعوے مثال کوئی نہیں
دیارِ عشق میں بلالؓ کوئی نہیں
ہر ایک لمحہ ہمیں وہ تو یاد رکھتے ہیں
ہمیں حضور ﷺ کا لیکن خیال کوئی نہیں
نبی کے دامنِ رحمت سے جو ہیں وابستہ
عروج ان کے لئے ہے زوال کوئی نہیں
خدا کے فضل سے پڑھتا ہوں نعتِ شاہِ امم
کرم انہیں کا ہے میرا کمال کوئی نہیں

نعت پیمبر کا ذکر ہے

مرحبا صلِ علیٰ نعت کا در کھلتا ہے
مصحفِ نور سرِ اہلِ نظر کھلتا ہے
منزل آتی ہے تو سامان سفر کھلتا ہے
لب جو کھولوں تو یہاں عجزِ ہنر کھلتا ہے
ایک ذرہ ہوں مگر مہرِ درخشندہ ہوں
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے سبب زندہ ہوں

اب ہر بات نعت کا آغاز کہ

مہتاب و آفتاب نہ اختر کا ذکر ہے
حسنِ صدف نہ تابشِ گوہر کا ذکر ہے
کسریٰ کی گفتگو ہے نہ قیصر کا ذکر ہے
دارا کا ذکر ہے نہ سکندر کا ذکر ہے
بات شمیم لب پہ نہ ذکرِ نسیم ہے
گلشن کی بات ہے نہ گلِ تر کا ذکر ہے
میزاں کی بات ہے نہ محشر کا ذکر ہے
نہ مغفرت نہ عرصہء محشر کا ذکر ہے
والشمس جس کے روئے منور کی ہے قسم
واللیل جس کی زلفِ معنبر کی ہے قسم
پیشِ نظر ہے اس رخِ پر نور کا جمال
میرے لبوں پہ نعتِ پیمبر کا ذکر ہے

محمد کا سہارا

بحرِ عصیاں کے تھپیڑوں سے نکل جاؤ گے
مانگنے والو محمد ﷺ کا سہارا مانگو
شبِ غم کو سحر بنانے کے لئے
صاحب اسریٰ کے تلوؤں کا نظارہ مانگو

☆

ثنائے رسول ﷺ

سخن کی داد خدا سے وصول کرتی ہے
زباں آج ثنائے رسول ﷺ کرتی ہے

☆

اللہ کی جلوہ گری

اللہ کی ہم جلوہ گری دیکھ رہے ہیں
یا حسن و جمال مدنی دیکھ رہے ہیں
جس وقت پڑھو صل علیٰ آلِ محمد
سمجھو کہ رسولِ عربی دیکھ رہے ہیں

رسول کا جمال

ضعیف پہ اگر نظر پڑے رسول کا جمال بن
قوی ہو اگر سامنے تو قہر ذوالجلال بن
خدا کے آگے سر جھکا کہ سرکشوں کا سر جھکے
جفا ستم گروں کو دے ستم زدوں کی جان بن

☆

تیرے نام

کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ
نیند آ جاتی ہے کانٹوں پہ بھی آرام کے ساتھ
یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ

☆

التجاء

سایہ ء دامنِ کرم رکھنا
میرے مولا میرا بھرم رکھنا
بارِ عصیاں سے دل لرزتا ہے
لاج میری شاہِ امم رکھنا

درودِ محمدی کی فضیلت

کرم جب آلِ نبی کا شریک ہوتا ہے
ہو لاکھ بگڑا ہوا کام ٹھیک ہوتا ہے
درودِ آلِ محمد کی یہ فضیلت ہے
کہ لاشریک خود اس میں شریک ہوتا ہے

☆

اجالوں کی طرح

میری آنکھوں میں وہ رہتے ہیں اجالوں کی طرح
میں نے دیکھا ہے انہیں دیکھنے والوں کی طرح
ان کے در سے تہی دامن نہیں آتا کوئی
مانگ کے دیکھ ذرا مانگنے والوں کی طرح

☆

نعت سے شناسائی

نعت کے لفظوں سے جب میری شناسائی نہ تھی
روح میں بالیدگی سوچوں میں گہرائی نہ تھی
میں بس انہی گلیوں میں رہتا تھا مگر
خلقتِ شہر اس قدر میری تمنائی نہ تھی

صدا کے لئے

تم ہو جاتے کہاں صدا کے لئے
ہے مدینہ تو ہر گدا کے لئے
ان کی گلیوں میں آنکھ روتی ہے
ہاتھ اٹھتے نہیں دعا کے لئے
یہ ٹھکانہ نہیں ہے غیروں کا
دل بنایا ہے مصطفیٰ کے لئے
مر کے پہنچا ہوں ان کے چوکھٹ پر
اب نہ روکو مجھے خدا کیلئے
جس میں خوشبو ہو ان کی زلفوں کی
میں تڑپتا ہوں اس ہوا کے لئے
مر ہی جاتا ہجر میں یہ صائمؔ
جی رہا ہے تیری ثنا کے لئے

نبی کو پکارنا

شامِ غم کو نکھار لیتا ہوں
وقت اپنا گزار لیتا ہوں
مشکلیں جب بھی گھیرتی ہیں مجھے
میں نبی ﷺ کو پکار لیتا ہوں

☆

نور ہی نور

جلوۂ طور نظر آتا ہے
پاس اور دور نظر آتا ہے
جب تصور میں انہیں لاتا ہوں
نور ہی نور نظر آتا ہے

☆

رب عالم نے تجھ کو

رب عالم نے تجھ کو بلایا وہاں
جس جگہ پہ کسی کو بلایا نہیں
ایک جلوے نے موسیٰ کو بے خود کیا
لا مکاں پہ بھی تو ڈگمگایا نہیں
ان سے معراج کی شب حق نے کہا
یوں تو پیارے ہیں مجھ کو سبھی انبیاء
میرے نزدیک آ میرے نزدیک آ
دیکھ تجھ سے تو کچھ بھی چھپایا نہیں
پاس اپنے بلانے کا تھا مدعا
تا کہ تیرا بھی چل جائے سب کو پتہ
مجھ کو تیری قسم تجھ سے پہلے یہاں
میرے محبوب کوئی بھی آیا نہیں

جس کی عرش معلّٰی بنی رہ گزر
جو لٹاتا ہے انوار شام و سحر
اس کو کیوں نہ سراپاء رحمت کہیں
جس نے دشمن کا دل بھی دکھایا نہیں
وقت رنگیں نظاروں میں ڈھلتا رہا
رہا بستر گرم پانی چلتا رہا
ام ھانی کھڑی تھی مگر بے خبر
جیسے کوئی بھی گھر میں آیا نہیں

چشمِ رحمت

نہ کوئی نقش نہ چہرہ دکھائی دیتا ہے
بس ان کے نور کا دریا دکھائی دیتا ہے
جہاں بھی عکس پڑا ان کی چشمِ رحمت کا
وہیں سے چاند نکلتا دکھائی دیتا ہے

☆

سرکار کے سپرد

دنیا کے مسئلے ہوں یا عقبٰی کے مرحلے
سرکار ﷺ کے سپرد ہیں سارے معاملے
اس پہ نہ کیوں نثار کروں سب
جس نام کے طفیل میری ہر بلا ٹلے

کیا کیا نظر آیا

نہ پوچھو رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا
پلک جھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا
نظر ڈالی جو فہرستِ غلامانِ محمد ﷺ پر
کوئی خواجہ نظر آیا کوئی داتا نظر آیا
کل رات کیا عجیب سماں میرے گھر میں تھا
آنکھیں تھیں محوِ خواب مدینہ نظر آیا

بزم تصورات

بزمِ تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفٰی کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرائیل
کس نے نبی کی نعت پڑھی تھی ابھی ابھی
عرش بریں کو اس کی بلندی پہ رشک ہے
سر ان کے آستاں پہ جھکا ہے ابھی ابھی
لو آ گیا وہ گنبد خضریٰ بھی سامنے
میری نظر سے پردہ اٹھا ہے ابھی ابھی
قدرت نے پھول اس پہ کرم کے لٹا دیئے
جس نے قصیدہ ان کا پڑھا ہے ابھی ابھی

لو ہو گیا کرم وہ محفل میں آ گئے
منکر سے میری شرط لگی تھی ابھی ابھی
وہ مجھ کو بخشوائیں گے محشر کے دن ریاضؔ
ان کے کرم کا مژدہ ملا ہے ابھی ابھی

رحمتوں کا خزینہ

آ جاؤ رحمتوں کے خزینے کے سامنے
پھیلے ہوئے ہیں سب کے ہاتھ مدینے کے سامنے
اللہ رے شان دیارِ حبیب کی
کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے

☆

نبی کا نام

ہے علم و آگہی کا سمندر نبی کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر نبی کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر نبی کا نام

اس لئے

جب بھی میرے سامنے کوئی مشکل مقام آتا ہے
تو لب پہ میرے محمد ﷺ کا نام آتا ہے

کیونکہ

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے سب نام محمد ﷺ

عشق احمد میں فنا

فنا عشقِ احمد میں ہوا ہوں کیا سمجھتے ہو
حیاتِ دائمی لے کر جیا ہوں کیا سمجھتے ہو
فرشتے جب یہ پوچھیں من ربک ما دینک یا حافظ
تو کہہ دینا غلامِ مصطفیٰ ہوں کیا سمجھتے ہو

☆

ہو نہیں سکتا

کبھی اس شخص کے عیبوں کا چرچا ہو نہیں سکتا
بھرم جس کا نبی رکھے وہ رسوا ہو نہیں سکتا
حسین و مہ جبین و نازنیں یوں تو بہت سے ہیں
مگر کوئی میری سرکار جیسا ہو نہیں سکتا

سرورِ کائنات

اللہ پاک نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ذاتِ مقدسہ کو شانِ نورانیت بھی عطا کی، شانِ بشریت بھی عطا کی۔ حضور نور بھی ہیں اور حضور بشر بھی ہیں۔ اور شانِ بشریت عطا کرنے کی حکمت یہ تھی پیارے محبوب ﷺ
تم پیکرِ بشریت میں میرے بندوں سے کلام کرو تا کہ میرے بندوں کو گفتگو کرنا آ جائے۔
تم پیکرِ بشریت میں انسانوں کے اندر چلو تا کہ میرے بندوں کو چلنا آ جائے۔
تم پیکرِ بشریت کے اندر بازاروں میں
تجارت بھی کرو تا کہ میرے بندوں کو لین دین کرنا آ جائے۔
تم اس معاشرے میں رہ کر شادی بھی کرو تا کہ
میرے بندوں کو شادی کرنا بھی آ جائے۔
تم معاملات بھی نمٹاؤ تا کہ میرے بندوں کو تمہیں دیکھ کر
معاملات طے کرنا آ جائے۔ تم غزوات بھی لڑو تا کہ
میرے بندوں کو قتال کرنا بھی آ جائے۔
تم عبادت بھی کرو تا کہ
تمہیں پیکرِ بشریت میں سجدہ ریز ہوتا دیکھ کر میرے بندوں بندوں کو سجدہ کرنا آ جائے
تم میرے حضور ﷺ آہ وزاری بھی کرو تا کہ
میرے بندوں کو میرے حضور آنسو بہانا بھی آ جائے
اور اسلام صدا دے تو اپنی اولاد کو
میدانِ کربلا میں قربان بھی کرو تا کہ
میرے بندوں کو راہِ حق میں اولاد قربان کرنا بھی آ جائے۔

اے لوگو!

تم اس پیکرِ بشریت پر نظر رکھو اس لئے کہ

اگر تم اسے نہیں دیکھو گے تو زندگی گزارنے کا ڈھنگ کیسے سیکھو گے

اسے نہیں دیکھو گے تو

سونے جاگنے کا ڈھنگ کیسے سیکھو گے

تمہیں طرز زندگی کیسے آئیں گے

تمہیں آداب زندگی کیسے آئیں گے

تم فتح یاب کیسے ہو گے

تم معاملات کیسے نمٹاؤ گے۔

اس لئے یہ ضروری ہے کہ

تم رسول ﷺ کو کھاتا ہوا بھی دیکھو، رسول کو پیتا ہوا بھی دیکھو

تم رسول کو پیکرِ بشریت میں سوتا ہوا بھی دیکھو

تم رسول کو پیکرِ بشریت میں چلتا پھرتا ہوا بھی دیکھو

تم رسول کو پیکرِ بشریت میں فاقہ کرتا ہوا بھی دیکھو

تم رسول کو پیکرِ بشریت میں بوجھ اٹھاتا ہوا بھی دیکھو

تم رسول کو پیکرِ بشریت میں پیٹ پر پتھر باندھتا ہوا بھی دیکھو

تم رسول کو پیکرِ بشریت میں تجارت کرتا بھی دیکھو

لیکن جہاں یہ سب کچھ دیکھو

تو وہاں کنکریوں سے کلمہ پڑھاتا ہوا بھی دیکھو

اسی میرے محبوب کو درختوں کو چرنوں میں جھکاتا ہوا بھی دیکھو

اسی میرے محبوب کو سورج مغرب سے پلٹاتا ہوا بھی دیکھو

چاند دو ٹکڑے بناتا ہوا دیکھو

دعاؤں سے بارش برساتا ہوا بھی دیکھو
اشاروں سے بادل بناتا ہوا بھی دیکھو
جنت تقسیم فرماتا ہوا بھی دیکھو
جہنم سے بچاتا ہوا بھی دیکھو
مُردوں کو زندگی بخشتا ہوا بھی دیکھو
جانوروں سے سجدہ کرواتا ہوا بھی دیکھو
پتھروں سے درود پڑھاتا ہوا بھی دیکھو

اگر زمیں پر چلتا ہوا دیکھتے ہو تو عرش معلےٰ پر چلتا ہوا بھی دیکھو اس لئے کہ جب تم زمیں پر چلتا ہوا دیکھو گے تو اسے خدا نہیں کہو گے اور جب عرش معلیٰ پر چلتا ہوا دیکھو گے تو اپنے جیسا نہیں کہو گے۔

اور خود ہی پکار اٹھو گے!

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور یہ امت مسلمہ کوئی نورانیت کے پیمانوں پر پرکھ رہا ہے تو کوئی بشریت کے پیمانوں پر کھ رہا ہے۔

بشریت کے پیمانوں پر پرکھنے والو۔ حضور ﷺ تمہاری بشریت سے بھی اعلیٰ ہیں اور نورانیت کے ترازو پر تولنے والو، حضور ﷺ تمہاری نورانیت سے بھی اعلیٰ ہیں اگر تم بشریت کے پیمانے پر پرکھنا چاہتے ہو تو دیکھو! بیت المقدس میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بشریت کے پیکر نیچے تک رہے ہیں اور حضور ﷺ اوپر جا رہے ہیں۔

اور اگر نورانیت کے پیمانے پر پرکھنا چاہتے ہو تو دیکھو! کہ وہ نور کا پیکر جبرائیل سدرہ پر کھڑا تک رہا ہے اور حضور ﷺ اوپر جا رہے ہیں۔

اللہ پاک نے حضور ﷺ کو اپنی ذات کا مظہر اتم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ اے لوگو میرا محبوب میری ذات کا مظہر تو اسے دیکھ لو کیونکہ میری ذات کا ہر عکس تمہیں ذات

مصطفیٰ میں نظر آئے گا۔

اس لئے

اگر تم میرا علم دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے علم کو دیکھ لو
اگر تم میرا جمال دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے جمال کو دیکھ لو
اگر تم میرا کمال دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے کمال کو دیکھ لو
اگر تم قہر و غضب دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے جلال کو دیکھ لو
تم میری قدرتوں کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کی عظمتوں کو دیکھ لو
اگر تم میری رحمتوں کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے تبسم کو دیکھ لو
اگر تم میرے عرش کے جلوے دیکھنا چاہتے ہو
تو مصطفیٰ کے قدموں کے تلوے دیکھ لو
اگر تم میرا قرب دیکھنا چاہتے ہو تو
مصطفیٰ کے قدموں سے لپٹ کر دیکھ لو
اگر تم میری برکتوں کا خزینہ دیکھنا چاہتے ہو
تو آؤ محمد مصطفیٰ کا مدینہ دیکھ لو
اگر تم میری خلقت دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کی صورت دیکھ لو
اگر تم میری وسعتیں دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کی وسعتیں دیکھ لو
اگر قرآن کی صورت دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کی صورت کو دیکھ لو

اس لئے کہ میں نے قرآن کے حسن کو بکھیرا تو (٦٦٦٦) آیات بن گئیں۔ جب قرآن کے حسن کو سمیٹا تو پیکرِ محمد بنا دیا کائنات حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کے رہ گئی اور ہمارا ایمان ہے کہ

یہ بھی قرآن ہے وہ بھی قرآن ہے
یہ قرآن لفظ ہے وہ قرآن معنی

یہ قرآن متین ہے وہ قرآن تشریح
یہ قرآن کنایہ ہے وہ قرآن تصریح
یہ لباس کاغذ میں وہ لباس بشر میں
اس کی سطریں کالی ہیں آقا کی زلفیں کالی ہیں
اس کو دیکھنا بھی عبادت اس کو دیکھنا بھی عبادت
جس نے اس قرآن کی تلاوت کی وہ قاری قرآن بن گیا
جس نے چہرہ مصطفیٰ کی زیارت کی وہ صحابی بن گیا
یہ بھی قرآن ہے وہ بھی قرآن ہے
یہ بھی رہنما وہ بھی رہنما
یہ بھی ادھر آیا وہ بھی ادھر آیا
اس میں بھی کمال اس میں بھی کمال
اس میں بھی رعنائیاں اس میں بھی رعنائیاں
اس میں بھی بانکپن اس میں بھی بانکپن
اس کے سپارے حسیں اس کے نظارے حسیں
یہ کتاب انقلاب وہ پیغمبر انقلاب
یہ قرآن چپ چاپ وہ قرآن بولتا ہوا
یہ قرآن ٹھہرا ہوا وہ قرآن چلتا پھرتا
یہ راہ بتانے والا وہ راہ دکھانے والا
قیامت تک اس کی قرآت قیامت تک اس کی حکومت
قیامت تک اس کی تلاوت قیامت تک اس کی نبوت

طیبہ کی گلیوں میں

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
درود. ان پرسلام ان پر، سلام ان پر درود ان پر
وظیفہ ہو یہی شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

اس لئے کہ طیبہ کی گلیوں میں میرا محبوب رہتا ہے ہم مانتے ہیں کہ کعبہ بھی افضل ہے مگر اللہ کی عزت کی قسم مدینے میں کعبے کا بھی کعبہ رہتا ہے، یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا مشکوۃ شریف، صحاح ستہ، باب الفضائل اٹھا کر دیکھ لیں۔
کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور حضور ﷺ آواز دے دیں تو احترام مصطفیٰ ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ وہ نماز توڑ کر آ جائے اور بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر حضور ﷺ حکم فرمادیں تو نماز توڑ دو۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ لیا اب کعبے کا بھی کعبہ دیکھو
اس لئے کہ سینہ اگر کعبے سے پھرا تو کیا ہوا،
کعبے سے پھر کعبے کی طرف ہو گیا ہے یہ ہمارا ایمان ہے
ایک کعبہ مکے میں ہے...... تو ایک کعبہ مدینے میں ہے
مکہ میں فقط کعبہ ہے...... مدینے میں کعبے کا بھی کعبہ ہے

وہ کعبہ پتھروں سے بنا ہے ...... یہ کعبہ نور سے بنا ہے
وہ کعبہ بتوں کا گھر تھا...... اس کعبے نے اسے پاک کر دیا
وہ کعبہ عبادت کا قبلہ ہے...... یہ کعبہ محبت کا قبلہ ہے
وہ دعاؤں کا مرکز ہے ...... یہ عطاؤں کا مرکز ہے
اس کعبے کے اوپر کالا غلاف ہے...... اس پر کالی کملی ہے
اس کعبے میں لڑائی حرام ہے...... اس کعبے سے جدائی حرام
ادھر فرشتوں کا حج ہوتا ہے...... ادھر عرشیوں کا حج ہوتا ہے
وہاں دل لرزتے ہیں ...... یہاں دل سنبھلتے ہیں
وہ کعبہ نمازوں کا قبلہ ...... اور یہ کعبہ ایمان کا قبلہ ہے
وہ کعبہ آنسو دیکھتا ہے ...... یہ کعبہ آنسو پونچھتا ہے
وہ کعبہ خالی کشکول دیکھتا ہے ......
اس کعبے کی سفارش پر خالی کشکول بھر جاتے ہیں
وہ کعبہ درد سنتا ہے ...... یہ کعبہ درد مٹاتا ہے
ساری دنیا اس کعبے کا طواف کرتی ہے ......
مگر یہ کعبہ میرے مصطفیٰ کا طواف کرتا ہے
وہاں قیمت سجدہ ہے بہت
دل یہ کہتا ہے مگر دھیان مدینے میں ہے

اور وہ فقط ہمارا ہی محبوب نہیں بلکہ پوری کائنات کا محبوب ہے اور اللہ رب العزت نے اسے اتنا عظیم محبوب بنایا کہ وہ جدھر چہرہ کرے خدا کعبہ بھی ادھر بدل دیتا ہے، پھیر دیتا ہے قرآن کہتا ہے کہ

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ

ترجمہ: اے پیارے محبوب ہم تیرا بار بار آسمان کی طرف چہرہ اٹھتا دیکھ رہے ہیں

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

ترجمہ: اے والضحیٰ کے مکھڑے والے، جدھر تو چاہے گا ہم قبلہ بھی ادھر بدل دیں گے کیونکہ ہمیں تو فقط تیری رضا مطلوب ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

اور دوستو حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ذات اس کعبے کا بھی کعبہ ہیں۔ امام شعرانی فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز کعبہ مکے سے چل کر مدینے جائے گا اور گنبد خضریٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو کر عرض کرے گا کہ آقا ﷺ جو میرے گرد گھومتے رہے ہیں ان کی سفارش کرواتا ہوں آپ انہیں جنت میں داخل کر دیں۔

کعبہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاضؔ
رخ جدھر کو وہ موڑ دیتے ہیں
اور جس طرف وہ نظر نہیں آتے
ہم وہ رستہ ہی چھوڑ دیتے ہیں

بکھرا ہوا شیرازہ

الٰہی بکھرا ہوا شیرازہ باہم کیوں نہیں ہوتا
ملت پہ کرم، رب کریم کیوں نہیں ہوتا
کیا بات ہے اس دور کے انسان کو مولا
بربادیٔ انسان کا غم کیوں نہیں ہوتا

☆

حقِ محبت

تم پیروی شاہِ ھدیٰ کیوں نہیں کرتے
حق اس کی محبت کا عطا کیوں نہیں کرتے
اس جاہ طلب قوم کی نیت میں خلل ہے
یہ صورتِ حالات مکافاتِ عمل ہے

ورفعنا لك ذكرك

تیرے ذکر کو ہم نے تیری خاطر بلند کر دیا اے محبوب تیرا ذکر بلند کرنے والے ہم ہیں اس لئے ہم نے تجھے..........!

ہم نے تجھے جلسوں سے بے نیاز کر دیا
مجلسوں سے بے نیاز کر دیا
جلوسوں سے بے نیاز کر دیا
ترانوں سے بے نیاز کر دیا
کتابوں سے بے نیاز کر دیا
نصابوں سے بے نیاز کر دیا

ہم چاہتے ہیں

کہ تیرا ذکر کسی شخصیت کا محتاج نہ رہے
تیری عظمت کسی تصنیف کی محتاج نہ رہے
تیری شہرت کسی مصنف کی محتاج نہ رہے
تیری صورت کسی تفسیر کی محتاج نہ رہے
تیری سیرت کسی تقریر کی محتاج نہ رہے
تیرا چرچا کسی لسان کا محتاج نہ رہے

اے پیارے محبوب ﷺ

ہم نے تجھے مصنفین سے بے نیاز کر دیا
تذکروں سے بے نیاز کر دیا
انسانوں سے بے نیاز کر دیا
لسانوں سے بے نیاز کر دیا
تقریوں سے بے نیاز کر دیا

ہم چاہتے ہیں کہ

مصنف شہرت پائے تو تیری نسبت سے
تذکرے قبولیت پائیں تو تیری نسبت سے
انسان معتبر ہوں تو تیری نسبت سے
تاریخ معتبر ہو تو تیری نسبت سے
گلستاں معطر ہوں تو تیری نسبت سے

ہم تیری ہی ذات سے

گلوں کو تبسم دیں جھرنوں کو ترنم دیں
آبشاروں کو نغمے دیں بہاروں کو ذرے دیں
سورج کو روشنی دیں چاند کو چاندنی دیں
ستاروں کو تابندگی دیں مزدوروں کو زندگی دیں
غنچوں کو چٹخنا دیں کلیوں کو مہکنا دیں
زمیں کو ہریالی دیں ہریالی کو مالی دیں

انسان کو تحفظ دیں زبان کو تقدم دیں
کائنات کو وجود دیں وجود کو مسجود دیں
سجدوں میں لذت دیں لذتوں کو حلاوت دیں
حلاوت کو چاشنی چاشنی کو سرور، سرور کو نور دیں

اس لیے محبوب

جلوے میرے

جلوے میرے بسائے تو تو
جنت میری دلائے تو تو
عرش میرا سجائے تو تو
فرش میرا بسائے تو تو
خزانے میرے لٹائے تو تو
کوثر میری پلائے تو تو

پیغام میرا سنائے تو تو
کعبہ میرا بسائے تو تو
گرے ہوئے اٹھائے تو تو
بچھڑے ہوئے اٹھائے تو تو

کیونکہ

تو خلق کا تاجور ہے
تو خلق کا پیکر ہے
تو ذات الٰہ کا مظہر ہے
تو خلق سے معتبر ہے

پیارے ہم نے تجھے اعجاز دیا
ہم نے تجھے وقار دیا
ہم نے تجھے قرآن دیا
ہم نے تجھے بلندیاں دیں
ہم نے تجھے رفعتیں دیں
ہم نے تجھے برکتیں دیں

پیارے

اب قیامت تک انسان جدھر کائنات لگائے گا کائنات کا ذرہ ذرہ اسے تیری داستاں سنائے گا!

☆

ہمیشہ ہے پیشِ نظر سبز گنبد
ہے گویا میرا ہم سفر سبز گنبد
طلب کس ضیاء کی ہے اہلِ جہاں کو
جہاں میں ہے جب جلوہ گر سبز گنبد
تبسم کی خیرات دیتا رہے گا
زمانے کو شام و سحر سبز گنبد
جِلا تا میرے قلب ونظر کو ہے تائب
وہ پر نور جالی وہ سر سبز گنبد

نام بچاتا ہے

اک نام بچاتا ہے مجھے رنج و الم سے
اک ذات ہے جو مجھ کو بکھرنے نہیں دیتی
کوئی اور بچائے نہ بچائے مجھے ناصر
اک نعت یہ سرکار کی مرنے نہیں دیتی

مدینے کے نظارے

کیا تم کو بتاؤں میں مدینے کے نظارے
مجھ سے تو یہ تصویر بنائی نہیں جاتی
ہر چیز بھلا دوں میں حاجیو لیکن
اک یاد مدینے کی بھلائی نہیں جاتی

عرض تمنا کرنا

لفظ کے بس میں نہ تھا عرض تمنا کرنا
راس آیا مجھے اشکوں کو وسیلہ کرنا
میرے غم خانے کو ہے ان کی توجہ درکار
جن کو آتا ہے تبسم سے اجالا کرنا
ان کے دامن بھی مرادوں سے وہی بھرتے ہیں
عمر بھر آیا نہ جن کو تقاضا کرنا
تیرے محبوب سے منسوب ہے تائبؔ یارب
سرِ محشر اسے خلقت میں رسوا نہ کرنا

کلام الامام، امام الکلام

نبی ﷺ سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دارِ مع اللہ لی ہے
وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
نکیریں کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے
تمنا ہے فرمایئے روز محشر!
یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے
تیرے در کا دربان جبریل امیں ہے
تیرا مدح خواں ہر نبی ہر ولی ہے
شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

اظہار کو زینت

حسن آواز بھی اظہار کو زینت بخشے
پیشِ سرکار مگر دل کی صدا کام آئی
روز محشر نہ ظہوری تھا کوئی زادِ عمل
سرورِ دیں ﷺ کے تبسم کی ضیاء کام آئی

☆

دل شیدا کیا ہے

نور جس دل میں نہ ہو وہ دل شیدا کیا ہے
ہو نہ سینے میں مدینہ تو وہ سینہ کیا ہے
تو ہے معطی، تیرا محبوب ہے قاسم
لاکھ منکر کریں انکار تو ہوتا کیا ہے
جب سے ہے چشم کرم ان کی میری حالت پر
مجھ کو عقبیٰ کی نہیں فکر یہ دنیا کیا ہے
یا محمد ﷺ کی صدا دل سے لگاؤ تو سہی
پردۂ غیب سے دیکھنا پھر ہوتا کیا ہے

☆

بارانِ کرم حضور ﷺ

بارانِ کرم ہیں وہ ہم پیاسے مجسم ہیں
کب دیکھئے ہم پر بھی رحمت کی گھٹا برسے
اور اپنے سا بشر سمجھے جو نورِ مجسم کو
آئینے میں اپنی وہ صورت کو ذرا دیکھے

ہو گیا

بیٹھے بیٹھے کام سارا ہو گیا
جب پلک جھپکی نظارا ہو گیا
لب بھی کھلنے نہ پائے تھے، یہاں
حال ان پہ آشکارا ہو گیا

چہرہ ام الکتاب تیرا

تو شاہِ خوباں، تو جانِ جاناں ہے چہرہ ام الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا
تو سب سے اوّل تو سب سے آخر ملا ہے حسن دوام تجھ کو
ہے عمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا
نظر میں اس کی ہے ہر حقیقت، ہو مشک عنبر یا بوئے جنت
مِلا ہے اُس کو مِلا ہے جس نے پسینۂ گلاب تیرا
خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جو اک بھی اٹھتا حجاب تیرا
ہے تو بھی صائم عجیب انسان، جو خوف محشر سے ہے ہراساں
ارے تو جن کی ہے نعت پڑھتا، وہی تو لیں گے حساب تیرا

دیدِ رسول کا ارماں

دیدِ رسول ﷺ کا میں ارماں لئے ہوئے
بیٹھا ہوں ہر نظر میں گلستاں لئے ہوئے
ظلمت بڑھی تو مہر رسالت ہوا طلوع
انسان کی نجات کا ساماں لئے ہوئے
ہم پر بھی اک نظر اے مہر تمام
ہم بھی پڑے ہیں دفترِ عصیاں لئے ہوئے

کہاں؟

قاصد کہاں سفینہ کہاں نامہ بر کہاں؟
لیکن وہ میرے حال سے ہیں بے خبر کہاں؟
اے دستگیر دستِ کرم کو دراز کر
یوں ہو گی میری عمرِ محبت کہاں؟
مظہرؔ یہ نعت خواجہ عالم کا فیض ہے
ورنہ میرے کلام میں تھا یہ اثر کہاں؟
وہ آستانِ پاک کہاں میرا سر کہاں؟
میں اک بشر کہاں وہ خیر البشر کہاں؟
کٹنے کو کٹ رہے ہیں شب و روز زندگی
لیکن دیارِ پاک کے وہ شام و سحر کہاں؟
ذکر رسول سارے غموں کا علاج ہے
ورنہ غمِ جہاں سے کسی کو مفر کہاں؟

کنارہ کرے

اے بندے دنیا کی محبت کنارہ کر لے
جیسے بھی گزارہ ہو گزارہ کر لے
اللہ کے جلوؤں کی اگر ہے خواہش
سرکار ﷺ کے جلووں کا نظارہ کر لے

☆

دمادم آج بھی ہے

ان مست الست فضاؤں میں ذکران کا دمادم آج بھی ہے
اک کیف کی صورت کل بھی تھی اک وجد کا عالم آج بھی ہے
ہونٹوں پہ سجا کے ذکر تیرا کل کون چمن سے گزرا تھا
ہر پتہ پتہ حرفِ دعا ہر شاخ کا سرخم آج بھی ہے
میرے آقا تیری گلی کے، جب لوگ دکھائی دیتے ہیں
بے ساختہ کہنا پڑتا ہے فردوس میں آدم آج بھی ہے

انسانِ عظیم

وقت کو جو بدل دے وہ ہے انسان عظیم
وقت کے ساتھ بدلنا کوئی کردار نہیں

☆

پورا ارماں کرلو

آج پورا دل پر شوق کا ارماں کر لو
خوب جی بھر کے ثنائے شہ خوباں کر لو
آج محفل میں علاجِ غمِ عصیاں کر لو
شدتِ دردِ جدائی کا بھی درماں کر لو
شمع عشقِ محمد کو فروزاں کر لو
آج پورا دل پر شوق کا ارماں کر لو

☆

درِ نبی سے مانگو

درِ نبی ﷺ سے جو مانگو وہ بے حساب ملے
دعا کرن کے لئے ہو تو آفتاب ملے

☆

مدح سرائی

دے مجھ کو زباں مدحِ سرائی کیلئے
جانا ہے مدینے میں گدائی کے لئے
یا رب ہو عطا مجھ کو غلامی کی سند
دربار محمد ﷺ میں رسائی کے لئے

پکارِ محمد ﷺ

مار ہی ڈال مجھے اپنی ادا سے پہلے
اپنی منزل پہ پہنچ جاؤں قضا سے پہلے
جب وسیلہ بھی بڑی چیز ہے دنیا میں نعیم
میں پکاروں گا محمد ﷺ کو خدا سے پہلے

☆

نعت کا صدقہ

اپنے تو نیازی اپنے ہیں
غیروں نے ہم سے پیار کیا
سب نعتِ نبی کا صدقہ ہے
کہ عزت اپنی ہوتی ہے

☆

رحمت ہے بڑی چیز

دولت ہے بڑی چیز، نہ ثروت ہے بڑی چیز
عزت ہے بڑی چیز، نہ شہرت ہے بڑی چیز
کوثر ہے بڑی چیز، نہ جنت ہے بڑی چیز
اے رحمت عالم تیری رحمت ہے بڑی چیز

☆

نغمۂ جاوید

جب تک بدن میں جان دہن میں زباں رہے
لب پہ ثنائے خواجۂ کون و مکاں رہے
لاکھ احساس تیرا کشتۂ حالات رہے
تیرے ہونٹوں پہ شگفتہ سی کوئی بات رہے
یوں سرِ بزم کوئی نغمہ جاوید سنا
کہ تیرے بعد بھی محفل میں تیری بات رہے

☆

گلشن میں جا کے

گلشن میں جا جا کے ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے
نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

نعت کا انعام

مقدر میں شاہوں سے اونچا بہت ہے
جسے تیرے در کا گدا دیکھتا ہوں
ہیں آنکھیں جو روشن تو دل بھی منور
یہ نعت نبی کا صلہ دیکھتا ہوں

☆

دلِ زار کی باتیں

آؤ تسکین دل زار کی باتیں کریں
ہجر کی شب سید ابرار کی باتیں کریں
بلبلیں کرتی رہیں گل کی چمن کی گفتگو
ہم محمد ﷺ کے لب و رخسار کی باتیں کریں

☆

حدِّ یقین

لوگ نازاں ہیں کہ حدِّ یقیں تک پہنچے
یعنی اربابِ خرد ماہِ مبیں تک پہنچے
مگر اس دورِ کرامات سے صدیوں پہلے
میرے آقا کے قدم عرش بریں تک پہنچے

چھڑاؤں گا

آنکھوں کو آج ہجر کے غم سے چھڑاؤں گا
صحرائے دل کو شہہ مدینہ بناؤں گا
خلوت کدہ بناؤں گا اک وسط شہر میں
گلہائے آرزو سے پھر اس کو سجاؤں گا
پلکوں سے اپنی جھاڑ کے فرش حریم ناز
اک سمت تختِ ختمِ رسالت بناؤں گا
اس تختِ نازنیں پہ بصد تزک و احتشام
دو جگ کے تاجدار کو لا کے بٹھاؤں گا
پھر ان کے پائے ناز پہ رکھ کے سر نیاز
سوئے ہوئے نصیب کو اپنے میں جگاؤں گا

اوّل و آخر

ہر ابتدا سے اوّل
ہر انتہا سے آخر
کوثر میری...... ساقی تو
جنت میری...... مالک تو
ربوبیت میری...... ختم نبوت تیری
تخلیق میری...... تسلیم تیری
بخشش میری...... شفاعت تیری
کلام میرا...... ادا تیری
تقدیر میری...... تدبیر تیری
قدرت میری...... رحمت تیری
برکت میری...... حرکت تیری
خلقت میری...... اُمت تیری

☆

محمد ﷺ اُسے کہتے ہیں

جو چھوڑ کے جنت دنیا میں آئے
آدمؑ اس کو کہتے ہیں
جو ماننے والے اپنے کشتی میں بچوائے
نوحؑ اس کو کہتے ہیں

جو کود پڑے آتشِ نمرود میں بے خطر
ابراہیمؑ اس کو کہتے ہیں
جو وقتِ بیماری صبر کمائے
ایوبؑ اس کو کہتے ہیں
جو حسن سے اپنے بھوک مٹائے
یوسفؑ اس کو کہتے ہیں
جو طور پہ چڑھ کے رب کو بلائے
موسیٰؑ اس کو کہتے ہیں
جو ہاتھ سے اپنے پرندے اڑائے
عیسیٰؑ اس کو کہتے ہیں

اور

نظر جس میں ہر نبی کی رنگ و بو آئے
محمد ﷺ اس کو کہتے ہیں

اور پھر

وہ محبوب کہ جو

حسن مطلق کی ادا ...... زینتِ ارض و سماء
مظہر ذات رب العلے ...... بحر جود و سخا
ابر لطف و عطا ...... حسن صبر و رضا
شاہد کبریاء ......تاجدارِ انبیاء
قبلہ انبیاء ...... کعبہ اصفیاء
شاہ والا نسب ...... بادشاہ عرب

سرور ذی حشم ...... بحر جود و کرم

پاسبانِ حرم ......شاہِ ملکِ ارم

مونس اِنس و جاں ...... حامیِ بے کساں

سرِکون و مکان ...... رحمتِ انس و جان

یعنی

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے

گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے

سوچتی تو ہو گی دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر

وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

گلستانِ عشق کی مہکار

نعت ہی تو گلستانِ عشق کی مہکار ہے

نعت ہی طوطیانِ عشق کی چہکار ہے

نعت ہی ظلمتوں سے برسرِ پیکار ہے

نعت ہی سازِ ذوق و عشق کی جھنکار ہے

نعت ہی آبروئے دھن کی دستار ہے

نعت ہی راہروانِ ذوق کی رفتار ہے

نعت ہی مصطفیٰ سے پیار کا اظہار ہے

نعت ہی مصطفیٰ سے عشق کا اقرار ہے

نعت ہی اہلِ حق کی پہچان کا معیار ہے
نعت ہی مصطفیٰ کی سیرت و کردار ہے
نعت ہی صدق و یقیں کی اصل میں معمار ہے
نعت ہی حسن عقیدت کا حسین اظہار ہے
نعت ہی نعت خواں کے واسطے ہے بندگی
نعت ہی ناصرؔ بنی سے والہانہ پیار ہے
نعت ہی ایوان ہائے سوز کی پہچان ہے
نعت ہی دیوان گانِ مصطفیٰ کی پہچان ہے
نعت ہی تو راہروانِ شوق کی ہے جستجو
نعت ہی ایمان اپنا نعت ہی قرآن ہے

مہیب سورج

مہیب سورج اگے ہوئے ہیں میرے وطن کی گلی گلی میں
عجیب خوب و ہراس پایا چمن چمن میں کلی کلی میں
سکون کی دولت بھی ایک نایاب جنس لگتی ہے اس جہاں میں
قرار پایا تو صرف پایا نبی نبی میں علی علی میں

☆

مانگنا دیکھے

کبھی طیبہ کی گلیوں میں تمہارا ٹہلنا دیکھے
کبھی غاروں کے آنگن میں، دعائیں مانگنا دیکھے
بدلتا دیکھ کر کعبہ ہوا مجھ کو یقیں ناصر
خدائے لم یزل آقا تمہارا دیکھنا دیکھے

☆

افلاس کی یلغار

سکوں کی چمک گرچہ میرے پاس نہیں ہے
چاندی نہیں سونا نہیں الماس نہیں ہے
سلطان مدینہ کا کرم اتنا ہے ناصر
افلاس کی یلغار کا احساس نہیں ہے

☆

جشن بہاراں

خزاں میں بھی چمن میں اس لئے جشن بہاراں ہے
شہر مصطفیٰ سے مہرباں سی گرد آتی ہے
بگولے آگ کے رقصاں تو ہیں صحرائے ہستی میں
مدینے سے مگر پھر بھی ہوائے سرد آتی ہے

کھولتے ماحول

ذکر تیرا جانفزاء ہے کھولتے ماحول میں
نعت ہی ٹھنڈی ہوا ہے کھولتے ماحول میں
یہ طمانیت ہے تیرے عشق ہی کا معجزہ
ورنہ دل بھی کھولتا ہے کھولتے ماحول میں

☆

عشق کا مقام

عشق جب بھی مقام کرتا ہے
مقتدی کو امام کرتا ہے
ان کے ہر ایک فقیر کو ناصر
ہر سکندر سلام کرتا ہے

☆

جس سمت نظر جائے

جس سمت قیامت کو نظر میں نے اٹھائی
لہراتا ہوا آپ کا جھنڈا نظر آیا
کہتے ہیں جہنم جسے جب آپ نے دیکھا
گلزار ہوا برف سے ٹھنڈا نظر آیا

☆

جن کا ثانی نہیں

جن کا ثانی نہیں آج آئے ہیں وہ میرے قلب ونظر میں سمائے ہیں وہ
خود خدا جن کا ناصرؔ ثناء خوان ہے آج دنیا میں تشریف لائے ہیں وہ

تیرے تصور سے مسکرائے

سیاہ موسم اداس لمحے تیرے تصور سے مسکرائے
دہکتے منظر سسکتے گلشن تیری مہک سے ہی لہلہائے
سلگتے ماحول کو سکوں کی پھوہار دیتی ہیں تیری باتیں
تیرے زُلالِ کرم سے ذرے مثالِ خورشید جگمگائے

☆

نظر کا تیر

نظر کا تیر سینہ و جگر سے پار ہوتا ہے
نظر کے سامنے جس وقت روئے یار ہوتا ہے
وفا کے شہر میں آہوں کا کاروبار ہوتا ہے
مٹا دیتا ہے جو خود کو اسے دیدار ہوتا ہے
کہا اقبال نے کیا خوب اس بارے میں اے ناصر
کہ دانہ خاک میں مل کر گل وگلزار ہوتا ہے

راس آتا ہے

درِ اقدس پہ دیوانوں کو جینا راس آتا ہے
اترتا ہے دلوں پر جو سکینہ راس آتا ہے
مریض عشق محبوب خدا ہیں ہم تو اے ناصر
فقط اپنی طبیعت کو مدینہ راس آتا ہے

رحمت کا طلبگار

یا رب تیری رحمت کا طلب گار ہوں میں بھی
جو زخم ہیں سینے میں انہیں پھول بنا دے
لگ جائے گی ناصر میری مٹی بھی ٹھکانے
سرکار کی راہوں کی مجھے دھول بنا دے

☆

درود کی پائل

ہر سانس کو درود کی پائل بنا دیا
مجھ کو اپنی چاہ کے قابل بنا دیا
آنکھیں دیکھائی جس گھڑی طوفان نے مجھے
ہر موج کو حضور ﷺ نے ساحل بنا دیا

جی چاہے

زمانے بھر کے ہر رشتے سے کٹ جانے کو جی چاہے
تیری گلیوں کے ذروں سے لپٹ جانے کو جی چاہے
مدینے جا کے میں کیوں آ گیا واپس مولا
مدینے میں ابھی ناصر پلٹ جانے کو جی چاہے

☆

آئے خدا یاد

جس وقت مدینے کی مجھے آئی فضا یاد
پھر کچھ نہ رہا اور مدینے کے سوا یاد
مجھ کو بھی خدا آپ کا دربار دکھائے
دیکھے جو مدینے کو تو آتا ہے خدا یاد

☆

قلم سجدے میں ہے

جود و سخا جوبن پہ ہے جاہ حشم سجدے میں ہے
نور ازل چمکا کہ یوں دیکھو حرم سجدے میں ہے
نعتِ نبی لکھتا ہوں میں ماتھے کے بل رقصاں ہے یوں
مجھ کو لگے وقتِ ثناء میرا قلم سجدے میں ہے

☆

نبی کا کرم

میں حشر کے میدان میں جب کانپ رہا تھا
یوں پیاس کی شدت تھی کہ بس ہانپ رہا تھا
تھا میرے تجسس میں کرم میرے نبیؐ کا
وہ میری خطاؤں کو وہاں ڈھانپ رہا تھا

حسینوں کی نزاکت

حسینوں کی نزاکت سے ادائیں جھوم اٹھتی ہیں
گلوں کو چوم کر اکثر ہوائیں جھوم اٹھتی ہیں
جنہیں والیل کہہ کر رب عالم نے سنوارا ہے
وہ زلفیں دیکھ کر کالی گھٹائیں جھوم اٹھتی ہیں

☆

نعت مصطفیٰ کہیئے

وہ جلوہ بار ہوں تو ہر سو نعت مصطفیٰ ﷺ کہیے
جب آئیں آنکھ میں آنسو تو نعتِ مصطفیٰ ﷺ کہیے
جب ہر اک میں اترے مدینے کی چمک ناصر
جب آئے آپ کی خوشبو تو نعتِ مصطفیٰ ﷺ کہیے

☆

کچھ اور ہوتا ہے

جہاں میں عشق والوں کا جہاں کچھ اور ہوتا ہے
نبیؐ کی شان میں رنگِ بیاں کچھ اور ہوتا ہے
خیالِ مصطفیٰ ﷺ آئے تو ناصر جھوم اٹھتا ہوں
پڑھوں جب نعت محفل میں سماں کچھ اور ہوتا ہے

نبی کے چاہنے والے

نبی کے چاہنے والے تو گھر قربان کرتے ہیں
وہ سیم و زر جوانی جاں جگر قربان کرتے ہیں
نبیؐ کے شہر میں ناصر جو بِک جائیں گدا بن کر
وہ دل دیتے ہیں نذرانہ وہ سر قربان کرتے ہیں

☆

نعتوں کا حوالہ

ان کی نعتوں کا کبھی لب سے حوالہ نہ گیا
ہو گئی رات مگر اس کا اجالا نہ گیا
میں نے اک بار کہا جھولی میری خالی ہے
اتنا کچھ مجھ کو دیا مجھ سے سنبھالا نہ گیا

نارِ جہنم

آ گئے نارِ جہنم کو بجھانے والے
آ گئے خلد بریں تجھ کو بسانے والے
بس زمانے کی یہی بات پسند ہے مجھ کو
ان کا کہتے ہیں گدا مجھ کو زمانے والے

دل کا شیشہ

دل کے شیشے کو صاف کرتا ہوں
اجلا من کا غلاف کرتا ہوں
جس کا کعبہ بھی احترام کرے
اس کا ناصر طواف کرتا ہوں

☆

التجائے مدینہ

تیرا بندہ تیری محبوب گلیوں میں نظر آئے
یہ بھنورا گلشن طیبہ کی گلیوں میں نظر آئے
کبھی ایسا بھی ہو ناصر دعا مانگوں مدینے کی
حسین گنبد میرے ہاتھوں کی تلیوں میں نظر آئے

☆

چاند کی پہلی

فلک پر چاند کی پہلی کا بھی اپنا نظارہ ہے
جہاں سمجھا کسی نے یار کا ابروا تارا ہے
مگر ناصرؔ مجھے تو اس طرح محسوس ہوتا ہے
شب معراج آقا نے کہیں ناخن اتارا ہے

کرم کی داد

پہن کر مدحت محبوب آتا ہوں محافل میں
کرم کی داد کی مجھ پر سدا برسات ہوتی ہے
چھما چھم آنکھ سے یونہی مری موتی برستے ہیں
مرے پیش نظر میرے نبی کی ذات ہوتی ہے

☆

مانوس نہیں ہوتا

جو ذکر محمد سے مانوس نہیں ہوتا
جائے گا وہ جنت میں محسوس نہیں ہوتا
جو مانگنا ہے ناصرؔ تو مانگ مدینے سے
طیبہ کا گدا کوئی مایوس نہیں ہوتا

☆

مقدر کا سکندر

بیمار نبی ہو کر الجھو نہ دواؤں میں
آئے گا سکوں تم کو ان مست فضاؤں میں
ناصر وہ مقدر کا لاریب سکندر ہے
جس شخص کا نام آیا اس در کے گداؤں میں

☆

مدینے کی بات

نعت پڑھ پڑھ کے صبح ہوتی ہے
نعت پڑھ پڑھ کے رات کرتا ہوں
میری عزت ہے فقط اس لئے ناصر
میں مدینے کی بات کرتا ہوں

خوشا وہ آنکھیں

خوشا وہ آنکھیں جنہوں نے جا کر درِ رسالت مآب دیکھا
لگائی پلکوں سے ان کی جالی دیارِ رحمت کا باب دیکھا
انہی کے در کے گدا ستارے جبیں کی خیرات چاند مانگے
مہِ عرب کی ضیاء کے آگے بجھا بجھا آفتاب دیکھا
انہی کی خوشبو کلی کلی میں جھلک ہے ان کی ہر ایک ولی میں
دیار طیبہ کی ہر گلی میں تجلیوں کا شباب دیکھا
انہی سے آباد ہیں فضائیں انہی سے مخمور ہیں ہوائیں
انہی سے سب کو ملی ادائیں انہی سے رنگیں گلاب دیکھا

دوری میرے آقا

کر دیجئے اب دور یہ دوری میرے آقا
پھر مجھ کو ملے اذن حضوری میرے آقا
سر آپ کے قدموں میں ہو مفقود ہو دھڑکن
ہو جائے خوشی دل کی یہ پوری میرے آقا
بوصیری کو بخشی تھی شفا جس کی ضیاء نے
دکھلایئے وہ صورتِ نوری میرے آقا

ہوا مخالف

ہوا مخالف بھنور میں کشتی ہے بادبان تار تار آقا
بس اب ہے اک آسرا تمہارا لگا دو نیا کو پار آقا
ہے نور تیرا کرن کرن میں ہے فیض تیرا زمن زمن میں
روش روش پر چمن چمن میں ہے تیرے دم سے بہار آقا
نہ تھا مجھے کوئی بھی سلیقہ سخن کا تھا رنگ پھیکا پھیکا
سکھا دیا نعت کا طریقہ میں اس کرم کے نثار آقا

☆
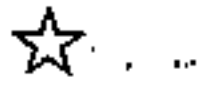
جینے کا قرینہ

اب تو حاصل مجھے جینے کا قرینہ ہو گا
سامنے میری نگاہوں کے مدینہ ہو گا
قربتِ گنبد و مینار کی لذت پاؤں
کب وہ دن آئے گا اور کب وہ مہینہ ہو گا
اے صبا بانٹتی پھرتی ہے تو کیا گلشن میں
ہاں میں سمجھا میرے آقا کا پسینہ ہو گا

☆

مصطفیٰ کے بعد

ہے نور شمس و قمر مصطفیٰ کے نور کے بعد
ظہور ان کا ہوا آپ کے ظہور کے بعد
بٹھا کے سامنے راز و نیاز کی باتیں
کلام یوں بھی ہوا ہے فراز طور کے بعد
نبی ہیں جتنے بھی آدم سے ابنِ مریم تک
سبھی کی شان بالا ہے مگر حضور کے بعد
حرا کے چاند نے بانٹی ضیاء فضاؤں کو
اندھیرے ختم ہوئے آپ کے ظہور کے بعد

☆

محبت کے بغیر

بندگی کچھ نہیں آقا کی اطاعت کے بغیر
بات بنتی نہیں سرکار کی الفت کے بغیر
وہ نمازیں ہوں کہ روزے ہوں کہ حج و زکوۃ
ہیچ ہیں سرورِ عالم کی محبت کے بغیر

☆

ارادہ کرلو

بھیک لے کر ہی اٹھیں گے یہ ارادہ کر لو
در ہے سرکار کا دامن کو کشادہ کر لو
للہ الحمد کہ آ پہنچیں مدینے کی حدود
آتشِ شوق کو کچھ اور ...... زیادہ کر لو
زائرو! ہوش میں آؤ کہ یہ ہے ارض حبیبؐ
اپنی مشتاق نگاہوں کو پیادہ کر لو
اشک پلکوں پہ سجا لو بحضورِ خواجہؐ
اور پیرائیہ اظہار کو سادہ کر لو
جا کے طیبہ سے پھر آئیں گے زیارت کیلئے
اپنے اللہ سے اس بات کا وعدہ کر لو
کھو کے جلوؤں میں ہمیں بھول نہ جانا نازشؔ
دل میں پھر ساری دعاؤں کا اعادہ کر لو

☆

اٹھا کے ہاتھ

مانگا خدا سے جب بھی انہوںؐ نے اٹھا کے ہاتھ
خالی نہ آئے لوٹ کے پھر مصطفیٰؐ کے ہاتھ
میں نے دعا سے قبل پڑھا انؐ پہ جب درود
رحمت دعا کو لے گئی خود ہی بڑھا کے ہاتھ

☆

دھوم ان کی

آسمانوں میں دھوم ہے انؐ کی
سب جہانوں میں دھوم ہے انؐ کی
ایسے صادق ہیں نوجوانی میں
نوجوانوں میں دھوم ہے انؐ کی
بولیں پتھر، شجر سلام کریں
بے زبانوں میں دھوم ہے انؐ کی

نعت گوئی کی قیمت

نگاہ لطف خدا کے رسول ہو جائے
کلی طلب کی کھلے کھل کے پھول ہو جائے
بیان کرتا رہوں نعت حضرت والا
خدا کرے میری یہ کاوش قبول ہو جائے
کبھی جو خواب میں آ کر نواز دیں آقا
تو نعت گوئی کی قیمت وصول ہو جائے
زباں کی مدحت سرکار میں جو ہو جنبش
تو رحمتوں کا اسی دم نزول ہو جائے

☆

کرم ہی کرم ہے

کرم ہی کرم ہے جدھر دیکھتا ہوں
بس اسی کا ہی فیض نظر دیکھتا ہوں
پڑی جب بھی مشکل کوئی سر پہ آ کے
میں آقا کو ہی چارہ گر دیکھتا ہوں
لگی ہیں نگاہیں مدینے کی جانب
مسلسل ادھر ہی ادھر دیکھتا ہوں

خداوندِ لایزال

تیری ثناء کہ خداوندِ لایزال ہے تو
اور یہی مثال ہے تیری کہ بے مثال ہے تو
تیرا کمال ہی دنیا کے ہر کمال میں ہے
یہ شان ہے تیری کہ ہر شان میں کمال ہے تو

☆

زمینوں آسمانوں

اسی کا حکم جاری ہے زمینوں آسمانوں میں
اور ان کے درمیان جو ہے مکینوں اور مکانوں میں

☆

طیبہ کے ٹکڑے

جب بھی سائل نے انہیں گھبرا کے پکارا ہے
آواز یہ آئی کہ یہ شخص ہمارا ہے
ہے یوں تو گناہوں کی فہرست بڑی لیکن
سرکارِ دو عالم کی رحمت کا سہارا ہے
وہ نعمتِ شاہی کو خاطر میں نہیں لاتے
جن کا شہرِ طیبہ کے ٹکڑوں پہ گزارا ہے

بخشش کا طریقہ

مجرم ہو تو منہ اشکوں سے دھوتے ہوئے آؤ
آؤ آؤ در تواب پہ روتے ہوئے آؤ
مذکور ہے قرآن میں بخشش کا طریقہ
محبوب کی دہلیز سے ہوتے ہوئے آؤ

کیونکہ

کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر

نعتِ شاہِ والا

اک اعزاز ہے نعت شاہِ والا کہنا
وہ جو ممدوح خدا ہے اسے اب بھلا کیا کہنا
ان کی تعریف کو الفاظ کہاں سے لاؤں
جیسے وہ ہیں انہیں ممکن نہیں ویسا کہنا
سوچتا ہوں کہ یہ باتیں کہوں یا نہ کہوں
یہ تو کمزور مثالیں ہیں انہیں کیا کہنا

☆

ذات احمد ﷺ

ذات احمد ﷺ اگر نہیں آتی
تا قیامت سحر نہیں آتی
دامن مصطفٰے ﷺ میں آ جاؤ
دھوپ غم کی ادھر نہیں آتی
جس کو سرکار بھیک دیتے ہیں
مفلسی اس کے گھر نہیں آتی

ہوش میں آجا

زاہد تیرے مجرم سے کہیں ہوش میں آ جا
اے رحمت محبوب خدا جوش میں آ جا
عالم یہ گنہگار کا ہو گا سر محشر
وہ خود ہی کہیں گے میری آغوش میں آ جا

☆

کملی والے سے پیار

جان و دل سب نثار کرتے ہیں
ہم مدینے سے پیار کرتے ہیں
بھیجتے ہیں درود آقا ﷺ پر
کیا حسین کاروبار کرتے ہیں
اور تو کچھ نہیں ہے دامن میں
بس کملی والے سے پیار کرتے ہیں

مدینے کے نگر میں

آلام کا کیا کام مدینے کے نگر میں
ہر گام ہے آرام مدینے کے نگر میں
پر ذوق ہے ہر صبح تو پر شوق ہے ہر دن
پر نور ہے ہر شام مدینے کی نگر میں
مانگے تو کوئی آپ سے اشکوں کی زباں میں
بن جاتے ہیں سب کام مدینے کے نگر میں
بخشش کے، شفاعت کے، عنایت کے، کرم کے
مل جاتے ہیں انعام، مدینے کے نگر میں
کرتے ہیں فرشتے بھی طواف درِ محبوبؐ
باندھے ہوئے احرام مدینے کے نگر میں
ہوا ذن تو نازشؔ تیرا ہر سال گزرے
رمضان کے ایام مدینے کے نگر میں

☆

مدنی تذکرہ

قیل و قالِ مصطفےٰ کا سلسلہ اچھا لگا
جب لگا ہم کو انہی کا تذکرہ اچھا لگا
جو کہ نازشؔ لیکے جاتا ہے مدینے کی طرف
سارے رستوں میں ہمیں وہ راستہ اچھا لگا

شفاعت کی سند

جس نے نازشؔ عشقِ احمد کی خریداری نہ کی
اس نے گویا آخرت کی کوئی تیاری نہ کی
خلد میں داخل کبھی وہ شخص ہو سکتا نہیں
جس کو آقاً نے شفاعت کی سند جاری نہ کی

جشنِ ولادت

رعنائی، خیال کا پیکر بنائیں گے
لوح و قلم بھی رقصِ مسلسل مین آئیں گے
زندہ رہے تو اگلے برس دیکھنا ریاضؔ
اس سے بھی بڑھ کے جشنِ ولادت منائیں گے

☆

افلاک سے بالا

جز انکے گیا کون ہے افلاک سے بالا
کوئی بھی نہیں صاحب لولاک اسے بالا
کیا ان کی ثناء نازشؔ عاصی سے بیاں ہو
ہے شانِ پیمبر حدِ ادراک سے بالا

☆

گھوم لیتا ہوں

تصور میں مدینے کی گلی میں گھوم لیتا ہوں
سنہری جالیوں کو بیٹھے بیٹھے چوم لیتا ہوں
میں تنہائی کو نازشؔ اس طرح آباد کرتا ہوں
کہ خود ہی نعت پڑھ لیتا ہوں خود ہی جھوم لیتا ہوں

مصطفیٰ آ گئے

بام و در کو سجاؤ چراغاں کرو
بن کے رحمت حبیب خدا آ گئے
چاند روشن ہوا عید میلاد کا
سب غلاموں کہو مصطفیٰ آ گئے

☆

سندلے ایسے مہینے

الٰہی جلد وہ تاریخ وہ مہینہ ہو
درِ حبیب ہو بندہ یہ کمینہ ہو
لگے جب آنکھ تو آنکھوں میں خواب ہوں ان کے
جب کھلے آنکھ تو سامنے مدینہ ہو

☆

فقیروں کی صدا

ہے کیا میری ثنا خوانی یہ عرضِ مدعا کیا ہے
میرا مقصود ان کی چشمِ رحمت کے سوا کیا ہے
ہمارے دل میں بھی آئیں کبھی تشریف تو لائیں
بجز دیدارِ احمدؐ ہم فقیروں کی صدا کیا ہے

کرم کی بھیک

زمانے بھر کے ٹھکرائے ہوئے ہیں
در محبوب پہ آئے ہوئے ہیں
کرم کی بھیک دے دو میرے آقا
سوالی ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

☆

ہر سینہ ہے مدینہ

ہر چند کہ فردوس کا زینہ ہے مدینہ
جنت جسے کہتے ہیں مدینہ ہے مدینہ
کیوں اور کسی در کی کروں آستاں بوسی
دل خانہ کعبہ ہے تو سینہ ہے مدینہ

☆

نبی کا جمال

زمیں پہ صفتِ حق کا کمال دیکھا ہے
فلک پہ جذبہ الفت کا حال دیکھا ہے
ستارو آؤ تمہیں رکھ لوں اپنی آنکھوں میں
کہ تم نے میرے نبیؐ کا جمال دیکھا ہے

نبی کی نعت

یہی رات دن میں پڑھا کروں
میری خلد خالدؔ بے نوا یہی بدعا یہی التجا
میں نبیؐ کی نعت لکھا کروں
میں نبیؐ کی نعت پڑھا کروں

☆

رخِ مصطفیٰ

تیرا جلوہ پیشِ نظر رہے
تجھے دیکھ کر میں جیا کروں
جہاں کوئی تیرے سوا نہ ہو
میں اسی فضا میں رہا کروں
رخ مصطفیٰ وہ کتاب ہے
جو مجنوں کا نصاب ہے
وہی میرے پیشِ نظر رہے

ذکر کی محفل

جو ان کے ذکر کی محفل سجائے بیٹھے ہیں
وہ اپنے دل کو مدینہ بنائے بیٹھے ہیں
کہہ گیا کوئی آ کے میرے کانوں میں
نظر سے دیکھ وہ محفل میں آئے بیٹھے ہیں

نام محمد ﷺ کی برکت

سرِ محشر ہوئی جس دم میرے اعمال کی پرسش
نکیرین کو اس طرح نادم کیا میں نے
کہ جلال آنے سے پہلے نامۂ اعمال پہ اپنے
قلم مانگا خدا سے اور محمد ﷺ لکھ دیا میں نے

☆

ثناء خوان کی توقیر

جب اشک کے دریا میں الفاظ رواں ہوں گے
پہنچیں گیں وہیں سرکار جہاں ہوں گے
محشر ہے اگر محشر لیکن ہمیں ڈر کس کا
ہم جن کے ثنا خوان ہیں وہ بھی تو وہاں ہوں گے

☆

یارسول اللہ

دھوم اُن کی نعت خوانی کی مچاتے جائیں گے
نعرہ یا رسول اللہ کا لگاتے جائیں گے
نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا سکتی نہیں
قبر میں بھی مصطفیٰ ﷺ کے گیت گاتے جائیں گے

کچھ بھی نہیں

جو شمع عشق فروزاں نہیں تو کچھ بھی نہیں
تمہاری دید کا ارماں نہیں تو کچھ بھی نہیں
وہ بادشاہ جہاں ہو سفیر ہو کہ وزیر
رسول پاک ﷺ پہ قربان نہیں تو کچھ بھی نہیں
ہو لاکھ دل سے بھی قائل خدا کی وحدت کا
اگر حضور ﷺ پہ ایماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

☆

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ مانگو

خواہ کچھ مانگو نہ مانگو بہ خدارا مانگو
حق سے دیدار محمد ﷺ کا نظارہ مانگو
یہ جہان فانی سہارے یہاں کے فانی
عاقبت چاہو تو بس ان کا سہارہ مانگو
پھر رہے گی نہ تمہیں دولت دنیا کی طلب
مانگنے والو محمد ﷺ کا اشارہ مانگو

☆

آستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جو آستانِ محمد ﷺ پہ سر نہیں رکھتے
قسم خدا کی وہ اپنی خبر نہیں رکھتے
نصیر وہ جو بلائیں تو کون رکتا ہے
وہ جا پہنچتے ہیں جو بال و پر نہیں رکھتے

محمد ﷺ کسے کہتے ہیں

وہ نام جب ہونٹوں پر آجائے تو قرار آجائے

وہ نام جو مشعلِ بزمِ وفا ہے

احمد مجتبےٰ ﷺ ہے

محمد مصطفیٰ ﷺ ہے

محمد ﷺ کسے کہتے ہیں

جہاں ہر تعریف نکتہ کمال کو پہنچ جائے

جہاں ہماری عظمتیں جھک کر قدموں کے بوسے لے رہی ہوں

جہاں مخلوق کی ساری بلندیاں جھک رہی ہوں

جہاں کائنات کی ساری شانیں بھیک مانگ رہی ہوں

جہاں ساری تعریفیں انتہائے کمال کو پہنچ جائیں

جہاں عرش اعظم نعلین کے بوسے لے رہا ہو

بس اسی ہستی کمال کو محمد ﷺ کہتے ہیں

اب ذرا توجہ فرمائیں!

کہ جب نام محمد ﷺ لکھا یا پکارا جائے تو

ادب کا تقاضا کیا ہے ......؟

عشق کیا کہتا ہے......؟

جب نام محمد ﷺ لکھا جائے تو ماحول کیسا ہو......؟

اس سے پہلے کہ نام محمدؐ لکھا جائے
زباں کا سینہ بنے سفینہ ......
ذرا طبیعت رواں دواں ہو
ہوا میں خوشبو کے دائرے ہوں
گلاب گلنار آسماں ہو
زمیں زمرد اُگل رہی ہو
کلی کلی کُنز کُن فِکاں ہو
چمن کے سینے پہ فخر گل کا
نشاں با اندازِ کہکشاں ہو
جبین کونینِ پنجتن کے
کرم سے فردوسِ انس و جاں ہو
سبھی سمندر ہوں میرے بس میں
شجر شجر میرا رازداں ہو
خیال کی انجمن سجاؤں
دہن میں جبریل کی زباں ہو
سرور ہو سلسبیل میرا
تو دل میں لفظوں کا کارواں ہو
چمن سجاؤں میں ہر لقا کا
محبتوں سے بھرا جہاں ہو
کہیں قبیلہ ہو اولیاء کا
کہیں پہ بہلول کی دکاں ہو

بچھا کے مسند بشارتوں کی
دلوں پہ ادراک سا رواں ہو
میں اپنی سوچوں کو آبِ کوثر سے
غسل دے لوں تو انتہا ہو
پڑھوں میں تسبیحِ فاطمہ جب
تو کعبۂ فکر میں ادا ہو
اگر یہ سب کچھ ملیں تو پھر میں
درود لکھوں سلام لکھوں
حیاء کی تختی پہ اپنی پلکوں سے
پھر محمد ﷺ کا نام لکھوں

مدحِ رسولِ دوسرا

اِس رنگ سے اب مدحِ رسولِ دوسرا ہو
انداز جدا لہجہ جدا فکر جدا ہو
قرآن کے الفاظ ہوں اور فکرِ رضا ہو
لہجے میں محمد ﷺ کے خدا بول رہا ہو
اس شخص کا انجام نہ جانئے کیا ہو
جو شخص محمد ﷺ کی نگاہوں سے گرا ہو
اخلاص ہو الفت ہو محبت ہو وفا ہو
اوصاف یہ جب ہوں تو محمد ﷺ کا گدا ہو
اس واسطے جنت کو خداوند نے بنایا
یہ بھی میرے محبوب کی نعتوں کا صِلہ ہو

☆

سرکار کی گلی میں

مت پوچھیے کہ کیا ہے سرکار کی گلی میں
اک جشن سا بپا ہے سرکار کی گلی میں
آنے کو آ گئے ہیں گھر لیکن
دل اپنا رہ گیا ہے سرکار کی گلی میں
کس کس کو میں بتاؤں خود جا کے کوئی دیکھے
جنت کا در کھلا ہے سرکار کی گلی میں

☆

دل مضطر وطن میں اب تجھے کیونکر قرار آئے
جو لمحے تھے سکوں کے وہ مدینے میں گزار آئے
اور خزاں کو حکم ہے داخل نہ ہو طیبہ کی گلیوں میں
اجازت ہے نسیم آئے صبا آئے بہار آئے

☆

متاعِ حیات

غم فراقِ نبی ﷺ میں جو اشک بہتے ہیں
ان آنسوؤں کو متاع حیات کہتے ہیں
نہ پوچھ ٹوٹے ہوئے دل کی آبرو کیا ہے
سنا یہ ہے کہ وہ ٹوٹے دلوں میں رہتے ہیں

☆

نظر خیر البشر

مدینے کو پیشِ نظر دیکھتے ہیں
یہ معراج شام و سحر دیکھتے ہیں
گنہگار کا بھی عجب مرتبہ ہے
کہ سمت اس کی خیر البشر دیکھتے ہیں

☆

کیا کیا نظر آیا

نہ پوچھو رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا
پلک جھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا
نظر ڈالی جو فہرست غلامانِ محمد ﷺ پر
کوئی خواجہ نظر آیا تو کوئی داتا نظر آیا

محمد ﷺ کی محبت

بتاؤں کیا میں محمد ﷺ کو کیا سمجھتا ہوں
نظام کون و مکان کی بنا سمجھتا ہوں
جبین جھکا کے تیرے در پر دوسروں کی ثنا
اسے خلافِ اصولِ وفا سمجھتا ہوں

☆

تیرے نام

تیرے نام سے ہوا ہوں میں جہاں جہاں سوالی
تیری رحمتوں نے بڑھ کر میری آبرو بچالی
کبھی آ کے میں بھی دیکھوں کبھی آ کے میں بھی چوموں
تیرے آستاں کے جلوے تیرے آستاں کی جالی
میرے بھاگ جاگ جائیں جو قبول آپ کر لیں
میری دھڑکنوں کے نغمے میرے آنسوؤں کی ڈالی

☆

کمالِ حسنِ حضور ﷺ

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمان نقش جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
کروں مدح اہلِ دوَل رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

نورِ محمدی

نور ایماں سے جن کے دل معمور ہیں
وہ یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نور ہیں

☆

خدا کی نشانیاں

اس ایک ذات میں سب دلنوازیاں بھر دیں
خدا نے آپ میں اپنی نشانیاں بھر دیں
وہ مسکرائے تو پھولوں سے ڈالیاں بھر دیں
نظر اٹھائی تو رنگوں سے وادیاں بھر دیں
درِ رسول پہ جب لفظ ساتھ چھوڑ گئے
ہم اتنا روئے کہ اشکوں سے جالیاں بھر دیں

☆

وظیفہ رزق

نہ کوئی دن نہ رات لوں گا
نبی کی یاد کے لمحات لوں گا
اضافہ رزق میں کرنے کو اپنے
نبی کے ہاتھ سے خیرات لوں گا

تبسمِ شہِ دین

قند و شہد نبات کو یکجا کریں اگر
رنگینیٔ حیات کو یکجا کریں اگر
گل کی ہر ایک ذات کو یکجا کریں اگر
کل حسنِ کائنات کو یکجا کریں اگر
جتنا بھی رنگ و نور لئے کائنات ہے
یہ سب تبسمِ شہہِ دیں کی زکوۃ ہے

☆

محمد ﷺ کا قلندر

لعل اچھا ہے نہ مرجان نہ گوہر اچھا
جس کو لگ جائے تیرا ہاتھ وہ پتھر اچھا
کون کہتا ہے کہ دارا و سکندر اچھا
ساری دنیا سے محمدؐ کا قلندر اچھا

☆

بات فقط اتنی

کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے
اپنی اوقات صرف اتنی ہے
کل بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے تھے
اب بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے ہیں

اجازتِ مدینہ

آفاق کے زینے کی طرف کر دینا
بخشش کے سفینے کی طرف کر دینا
جب ڈوبنے لگے میری نبض حیات
رخ میرا مدینے کی طرف کر دینا

کیونکہ

اب یہ کہتا ہوں کہ مدینے مجھے آنے دو
پھر کہوں گا کہ اب آیا ہوں تو مر جانے دو
اور بے نیازی ہی سے کاش وہ دے دیں یہ جواب
میرے در پر کوئی مرتا ہے تو مر جانے دو

☆

پھراس لیے

ذکرِ محمد ﷺ جو نہ کریں وہ سانسیں ہیں بیکار
اور دیکھا نہیں طیبہ جس نے وہ آنکھیں ہیں بیکار
یا رب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے
اور آنکھیں مجھے دیں ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے

☆

مدینے کے بغیر

سال پورا ہو نہیں سکتا مہینے کے بغیر
اک انگوٹھی کام کیا دے نگینے کے بغیر
غیر ممکن ہے کہ پہنچو چھت پہ زینے کے بغیر
اور مل نہیں سکتا خدا مدینے کے بغیر

☆

التجاء

یا رب درِ حبیب پہ جانا نصیب ہو
جاؤں تو پھر نہ لوٹ کے آنا نصیب ہو
جب موت آئے تو گنبدِ خضریٰ ہو سامنے
بارِ الٰہ وہ وقت سہانا نصیب ہو

ٹھکانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

دل ہو گیا ہے جب سے ٹھکانہ حضور ﷺ کا
ہر سانس گا رہی ہے ترانہ حضور ﷺ
کہتا ہے کون آپؐ جہاں سے چلے گئے
ہر دور ہر زمانہ ہر ترانہ حضور ﷺ کا

☆

بہارِ مدینہ

بہاروں کی ملکہ بہارِ مدینہ
دیاروں کا سلطان دیارِ مدینہ
مجسمِ خطا ہوں سراپا گناہ ہوں
نگاہِ کرم ہو تاجدارِ مدینہ

سلام اُس پر

سلام اس پر کہ جس کے ذکر سے اسیری نہیں ہوتی
درود اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی

☆

تخلیق دنیا

احمد کے سوا کوئی سہارہ نہیں ہوتا
وہ عشق ہیں اور عشق دوبارہ نہیں ہوتا
وہ اسمِ محمد ﷺ کا کریں ورد صبح و شام
وہ لوگ جو کہتے ہیں گزارا نہیں ہوتا
دنیا یہ فقط آپ کے صدقے میں بنی ہے
ورنہ یہ جہاں اتنا پیارا نہیں ہوتا

☆

تیری محبت

گناہ دھو دے جو ساری زندگی کے
تیری محبت میں وہ نکلا اک آنسو اچھا

☆

بات بن گئی

ان کا کرم ہوا تو میری بات بن گئی
اشکوں کو جب زباں ملی تو نعت بن گئی

☆

خدا کا ذکر کرے

درود پڑھ کے اگر کوئی ابتدا نہ کرے
اسے چاہیے کہ پھر ذکرِ مصطفیٰ نہ کرے
چراغ حب نبی کر کے دیکھئے روشن
مجال کیا ہے حفاظت جو پھر ہوا نہ کرے
زباں وہ کسی مومن کی ہو نہیں سکتی
خدا کا ذکر کرے اور ذکر مصطفیٰ نہ کرے
دیا ہے یہ درس طائف میں سرورِ دیں نے
کسی کے حق میں کوئی شخص بد دعا نہ کرے

☆

ثناء سے پہلے

نہ ادب ہے، نہ قرینہ، نہ بصیرت، نہ شعور
دل لرزتا ہے محمد ﷺ کی ثناء سے پہلے

☆

طیبہ کی زمین

شرمندہ ہیں افلاک بھی طیبہ کی زمیں سے
خورشید نکلتا ہے ہر اک صبح یہیں سے
مدت سے ہے ارماں کہ میں صحنِ حرم کو
پلکوں سے کروں صاف کبھی اپنی جبیں سے

رشکِ قمر

قمر فلک پہ ہے رشکِ قمر مدینے میں
بشر جہاں میں ہے خیر البشر مدینے میں
مدینہ کیا ہے زمین پر ریاضِ جنت ہے
وہ خوش نصیب ہے جس کا ہے گھر مدینے میں

☆

تیرحوالہ

میں اک شاعر گمنام ہوں میرے آقا
تیری ثناء کی میرے ہاتھ میں بھی مالا ہے
اور مجھے خود اپنے تشخص کی کیا ضرورت ہے
تیرا حوالہ ہی سب سے بڑا حوالہ ہے

☆

نعت کیا ہے؟

نعت مصطفیٰؐ یہ نہ صرف ہماری عقیدت ومحبت کا اظہار ہے بلکہ نعت، سنت رب کریم ہے۔نعت شیوہ صحابہ ہے، وطیرہ اولیاء ہے وظیفہ اصفیاء ہے۔نعت پیروی حسان ہے،کلمہ طیبہ کی جان ہے۔توحید کی امان ہے۔نعت اقرار غلامی رسولؐ ہے، نعت بارگاہ حق میں قبول ہے۔اور رحمتِ رب کا نزول ہے۔نعت خیر البشرؐ کی بات ہے،نعت عین سعادات ہے۔نعت سرگرمی حیات ہے،نعت یکسر تجلیات ہے اور
نعت مداحِ مصطفیٰ کے لئے روز محشر مجیبِ نجات ہے اور پھر ہم نعت کے ذریعے محبتوں اور عقیدتوں کا اظہار ہی نہیں کرتے،اپنی حسرتیں اپنی آرزوئیں اور اپنی تمنائیں لے کر اسی لئے پیش ہوتے ہیں کہ اس بارگاہ سے کوئی سائل اِسی لیے محروم ہی نہیں لوٹتا۔

جس بزم میں ذکرِ رسالت مآب ہے
اس بزم میں سانس بھی لینا ثواب ہے
کیونکہ امی لقب ہیں وہ ام الکتاب ہیں
ان پر سلام جن کا پسینہ گلاب ہے

مدینہ کے گدا

ان کے انداز زمانے سے جدا ہوتے ہیں
جو شہنشاہ مدینہ کے گدا ہوتے ہیں
آؤ عشاق سے کہہ دیں کہ چلو سوئے حرم
عشق کے سجدے مدینے میں ادا ہوتے ہیں
ہر طرف آہ و فغاں ہوتی ہے دل روتے ہیں!
اہل دل جب تیرے کوچے سے جدا ہوتے ہیں
مانگنے والو چلو ان کے در اقدس پر
جن کے دربار پر سلطاں بھی گدا ہوتے ہیں

☆

حسنِ رسول

نازاں ہے جس پہ حسن وہ حسنِ رسولؐ ہے
یہ کہکشاں تو آپؐ کے قدموں کی دھول ہے
اے راہروانِ شوق یہاں سر کے بل چلو
طیبہ کے راستے کا تو کانٹا بھی پھول ہے

سرکار کا نام

نام سرکارؐ کا آتا ہے تو کیا کہتے ہیں
مرحبا کہتے ہیں یا صل علی کہتے ہیں

نعت سرشاری کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ نعت شریف جب پڑھی جائے اور آپ لوگ جب دادِ حسین سے نوازیں۔ ماشاء اللہ سبحان اللہ کی جب صدائیں بلند ہوں گی تو آپ اور نعت خواں، حضرات میں ایک ربط پیدا ہوگا اور اس ربط کے قائم ہونے سے ہی محفل کا ایک مجموئی تاثر بھی قائم ہوگا۔

فلسفے جہاں کے

سب فلسفے جہاں کے غلط ہیں فضول ہیں
ہم کو فقط حضورؐ کی باتیں قبول ہیں
سن کر نبیؐ کی نعت وہ خوشیاں سمیٹ لیں
جو لوگ غمزدہ ہیں، حزیں ہیں، ملول ہیں

☆

یادِ نبی ﷺ

ذکرِ نبیؐ میں دن جو گزرے وہ دن سب سے افضل ہے
یادِ نبیؐ میں رات جو گزرے اس سے بہتر رات نہیں

روز محشر کا نقشہ

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے
مجھ کو پکڑیں جو قیامت میں فرشتے تو کہیں
تو نے دنیا میں عمل نیک کیا کیا ہے
میں یہ رو رو کے پکاروں میرے آقا آنا
ورنہ اس درد بھرے دل کا ٹھکانہ کیا ہے
میں سیاہ کار جو چلاؤں تو غوغہ سن کر
لوگ آ جائیں تو دیکھیں یہ تماشا کیا ہے
جمگھٹا دیکھ کے مخلوق کا آ جائیں حضورؐ
آ کے فرمائیں فرشتوں کو یہ جھگڑا کیا ہے؟
یوں کریں عرض فرشتے کہ گنہگار ہے ایک
اور ہم یہ کہتے ہیں بتا اب تیرا منشاء کیا ہے؟
میں جو سرکارؐ کو دیکھوں تو پکاروں واللہ
ایسی سرکارؐ کے ہوتے مجھے خطرہ کیا ہے
اور سن کے فرمائیں محمدؐ میرے دیوانے کو
ارے چھوڑو اسے اب اس پہ تقاضا کیا ہے
اعظمؔ اس رحمتِ عالمؐ کی محبت دیکھو
جس کی الفت ہو اگر دل میں تو کھٹکا کیا ہے

سرکارِ دو عالم ﷺ سے محبت

جس نے دربار پیمبرؐ کی زیارت کی ہے
اس پہ اللہ نے کیا بارش رحمت کی ہے
بے خطر عرصۂ محشر سے گزر جائے گا
جس نے سرکار دو عالمؐ سے محبت کی ہے

☆

دیوانہ محمد ﷺ کا

دریائے حقیقت ہے پیمانہ محمدؐ کا
سر چشمۂ رحمت ہے میخانہ محمدؐ کا
مد ہوش ہو کتنا ہی ٹھوکر نہیں کھا سکتا
ہوشیار سے بہتر ہے دیوانہ محمدؐ کا

☆

ذکر کی محفل

جو ان کے ذکر کی محفل سجائے بیٹھے ہیں
وہ اپنے دل کو مدینہ بنائے بیٹھے ہیں
یہ کہہ گیا ہے کوئی آ کے میرے کانوں میں
نظر سے دیکھ وہ محفل میں آئے بیٹھے ہیں

☆

یادِ رسول ﷺ

یاد رسول پاکؐ میں جو آنکھ نم نہیں
جلووں کی بارگاہ میں اس کا بھرم نہیں

نعت رسول ﷺ

میری یہ تجھ سے عرض ہے اے رب پروردگار
توفیق دے مجھے کہ میں تا عرصۂ شمار
نعتِ رسول پاکؐ کیے رکھوں اختیار
میرا یہی طریق ہو میرا یہی شعار
محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگے
نعت میرے حساب میں خود بولنے لگے
ن سے ہے نبیؐ ع سے عبدہ اور ت سے تقی
تین حرفوں سے ہے دل کی پائندگی جاں کی رخشندگی
حق کی پائندگی، نعت جس نے بھی پڑھی......
اس کو بخشش گئی، اس پہ بارش ہوئی جاوداں زندگی

لفظ محمد ﷺ کی تشریح

کرم وہ م کہ جس پر ہے محبت کا مدار
اور ح وہ ح ہے جس سے ہوا حمدِ خدا کا اقرار
اور م وہ م جس پہ آتا ہے ملائک کو پیار
اور د پہ دین بھی دنیا بھی دل و جاں بھی نثار
اور چاند بھی دیکھ کے اس نور کو شرماتا ہے
کوئی نکتہ نہیں بے داغ نظر آتا ہے

اور ہماری پوری کائنات صرف ایک حرف یعنی م پر قائم ہے اور اس کائنات میں جتنے اچھے لفظ ہیں، ان میں اگر م شامل ہے تو ذرا ان کو جلوہ فرمائی پہ غور کیجیے سرکار کی تجلیات آپ کو کہاں کہاں دکھائی دیں گی میں صرف عرض کر رہا ہوں

آپ لفظوں پر غور کریں اور

م کے جلوے دیکھیں!

پیغام میں ہے م تو پیمبر میں م ہے
مقدور میں ہے م تو مقدر میں م ہے
منصور میں ہے م تو مظفر میں م ہے
قلزم میں ہے م تو سمندر میں م ہے
میزان میں ہے م تو محشر میں م ہے
محراب میں ہے م تو منبر میں م ہے
انجم میں گر ہے م تو قمر میں بھی م ہے

ماہِ مبیں میں ہے م تو مہر میں بھی م ہے
یہ م ہے ثمر میں تو چمن میں بھی م ہے
عالم میں گر ہے م تو رحمت میں م ہے
مرکز میں گر ہے م تو محبت میں م ہے
قاسم میں گر ہے م تو نعمت میں م ہے
معراج میں ہے م تو مدحت میں م ہے
مومن میں گر ہے م تو ایماں میں م ہے
معراج میں ہے م تو رمضان میں م ہے
مشفق میں گر ہے م تو مہرباں میں م ہے
مونس میں گر ہے م تو درماں میں م ہے
ہے محترم میں م تو مکرم میں م ہے
اعظم میں گر ہے م تو معظم میں م ہے
احرام میں ہے م تو زمزم میں م ہے
یہ م ہے حرم میں تو ارم میں بھی م ہے
یہ م ہے کرم میں تو بھرم میں بھی م ہے
ہے آمنہؓ میں م تو حلیمہؓ میں م ہے
اجمل میں گر ہے م تو مزمل میں م ہے
اکمل میں گر ہے م تو مدثر میں م ہے
روح الامیں میں م تو مبشر میں م ہے
یہ م ہے نماز میں تو کلمے میں م ہے
مکے میں م ہے تو مدینے میں م ہے
عمار میں ہے م تو سمیہ میں م ہے

اوراس م کا ہے راز آ ل م میں
کیا کیا فضیلتیں ہیں محمد ﷺ کی م میں
توسامعین محترم!
اس م کی جلوہ فرمائی پوری کائنات پر محیط ہے
کیونکہ

اس اوج تک نہ جائے گی پستی شعور کی
بالا ہے ہر خیال سے ہستی حضورؐ کی

نعت

عشق کو روشن تلوار بنا کر
آنکھ کو طالبِ دیدار بنا کر
ہر آنسو کو تلوار بنا کر
ہر شبنم کو نکھار بنا کر
تخیل کو میں نقشِ پا بنا کر
وہِ ابرو وہ رخسار بنا کر
عجز کو خواہش کا اظہار بنا کر
سکوت کو اپنی گفتار بنا کر
عقل کو گدا کر کے عشق کو سردار بنا کر
چنبیلی کو حسنِ خوشبو حنا کو تار بنا کر
سوز کی حالت و رقت میں، طویل اشکوں کی قطار بنا کر
من کو سراسر ہوشیار بنا کر، غفلت سے بیدار بنا کر
حرم میں ابراہیمؑ کی مانند، کعبے کی مکمل دیوار بنا کر
خود کو ذوقِ طلب میں، بوصیریؒ کی طرح بیمار بنا کر
آ کر عشق کی ضد میں، ذوق تمنا کو اصرار بنا کر
سلام کے تحفے پیار کے نغمے، درود کے گجرے ہار بنا کر
بلالؓ جیسے حروف نثر، اور لیلیٰ ہزار بنا کر
فرقت میں جنوں کا، جامی سا ہار بنا کر
فراق کے ٹوٹے دل کا تار، تار بنا کر
ہم نعت کہتے ہیں......!
مگر ہاں عشق و محبت کی گلزار بنا کر

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مصطفیٰ نے سنبھال رکھا ہے
میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ
مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے
جو فقیرانِ شاہِ بطحیٰ ہیں
ان کی گدڑی میں لعل رکھا ہے
یہ کرم ہے حضورؐ کا جس نے
ہر مصیبت کو ٹال رکھا ہے
مصطفیٰ کی شبیہہ حسینؓ و حسنؓ
نام پردے میں آل رکھا ہے
آقا تیرا اعجاز کب کا مر جاتا
تیرے ٹکڑوں نے پال رکھا ہے

☆

وہ کہاں

اعظم میری زبان کہاں اور کہاں وہ ذات
نام اپنا ان کے ذکر سے چمکا رہا ہوں میں
مانا کہ بے عمل ہوں نہایت بُرا ہوں میں
لیکن رسولِ پاکؐ کے در کا گدا ہوں میں

نعت کا صلہ

دل کی گہرائی سے جو لوگ صدا دیتے ہیں
ہر چیز انہیں شہہ جود و عطا دیتے ہیں
نعت لکھی تو نہیں میں نے صلے کی خاطر
مگر واقع یہ ہے کہ وہ پھر بھی صلہ دیتے ہیں

☆

غلامیٔ محمد ﷺ

یوں تو توحید کا شیطاں بھی ہے قائل لیکن
شرط ایماں ہے محمدؐ کی غلامی یہ نہ بھول
ان سے نسبت نہ اگر ہو تو محاسن بھی گناہ
وہ جو مائل بہ کرم ہوں تو جرائم بھی قبول

☆

فیض عالم

ایک فردوس کی حقیقت کیا؟
جنتیں بے حساب دیکھی ہیں
فیضِ عالم کے آستانے پر
رحمتیں بے نقاب دیکھی ہیں

مژدہ شفاعت کا

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدہ سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

اور خاک افتادو بس ان کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

اور خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

ہم بھی ہیں

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے یہ دل بیقرار ہم بھی ہیں

ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہر یار ہم بھی ہیں

جو سر پہ رکھنے کو مل جائیں نعل پاک حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

ہماری بگڑی بنی ان کے اختیار میں ہے
سپرد ان ہی کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں
حسن ہے جن کی سخاوت کی دھوم عالم میں
انہی کے ہو تم بھی ہو ایک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

☆

تیرا وجود الکتاب

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم میں آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

دیدارِ محمد ﷺ

انداز حسینوں کو سکھائے نہیں جاتے
یہ امی لقب ہیں پڑھائے نہیں جاتے
ہر ایک کا حصہ نہیں دیدار کسی کا
بوجہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے
میں کیا کہوں کس رنگ کا اب درد ہے دل میں
بے درد کو یہ درد سنائے نہیں جاتے
عشاق کا حصہ ہے امانت کا اٹھانا
افلاک سے یہ بوجھ اٹھائے نہیں جاتے

وسیلۂ رسول ﷺ

کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسول ﷺ
اب آپ پڑا ہوں آپ کے دربار یا رسول ﷺ
عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی تمہارا گناہ گار یا رسول ﷺ
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے اگرچہ ہوں میں بہت خوار یا رسول ﷺ
ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبین
اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول ﷺ

آؤ تسبیح کریں

آؤ تسبیح صبح و شام کریں
یوں غم زندگی تمام کریں
ہر طرف جان و دل بچھا دیجئے
کیا خبر وہ کہاں قیام کریں
آرزو کسے ہو تکلم کی
آج جان نذر ابتسام کریں
اور ان کی دہلیز کو چومنے والے
کیسے تفسیر استلام کریں
اور ان کے کوچے میں سر کے بل جا کر
آؤ طواف در احرام کریں

کیا عجب ہے وہ مہربان ہو کر
کوئی شب تیرے ہاں قیام کریں
اور لا مکان تک تو ایک قدم بھی نہ تھا
اس سے آگے کہیں خرام کریں
راز ہستی کھلے نہیں طاہر
مطلع ہی مقطع کلام کریں

وقتِ دعا

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
ہے دین تیرا اب بھی وہی چشمہ صافی
دین داروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے
جس قوم میں اور دین میں ہو علم نہ دولت
اس قوم کی اور دین کی پانی پہ بنا ہے

☆

مدینے میں رہے

مجھ خطاکار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل وفا کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
یوں ادا کرتے ہیں عشاق محبت کی نماز
سجدہ کعبے میں ہو اور دھیان مدینے میں رہے
دور رہ کر بھی اٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
میں یہاں پر ہوں میری جان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں میں یہ کہہ کے دل و جان اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

☆

تیرا جلوہ

دیکھے تیرا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی
روشن ہے تیرے نور سے سورج بھی قمر بھی
دی طائروں نے تیری رسالت کی گواہی
بول اٹھے تیرے حکم سے پتھر بھی شجر بھی
ایک میں ہی نہیں سب ہیں تیرے چاہنے والے
اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر بھی
کیا وقت عبادت ہے سہانا اٹھو اکبر
ہیں نغمہ سراء حمد میں مرغان سحر بھی

اللہ کا ٹیلی فون نمبر

ہر کوئی چاہتا ہے کہ مجھ پر اللہ کا فضل ہو جائے میری جھولی اللہ کے فضل سے بھر جائے مجھ پر اللہ کی رحمت ہو جائے۔ لیکن لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ اولیاء کرام کے درباروں اور آستانوں کے ساتھ وابستگی کس بات کی دلیل ہے۔

تو سامعین گرامی!

ایک عرصہ پہلے پورے ملک پاکستان میں ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ اے اللہ کا فضل مانگنے والو! اے اپنی جھولیوں کو اللہ کے فضل سے بھرنے والو! اے اللہ کی رحمت کے طلبگار و اگر اللہ کو پانا چاہتے ہو تو آؤ تمہیں رستہ دکھائی نہیں دیتا۔ لوگوں نے ایک اشتہار شائع کیا جس پر ٹائیٹل تھا ''اللہ کا ٹیلیفون نمبر'' اور چلتے ہوئے قدم رک گئے۔ اس مالک کا Contact No. مل گیا ہے۔ اس خدا کا رابطہ نمبر مل گیا ہے اب تو مالک سے باتیں ہوں گی۔

وہ اللہ کا ٹیلیفون نمبر کیا تھا
وہ نمازوں کی رکعتیں تھیں

اے محفل نعت میں بیٹھ کر اپنی جھولیوں کو اللہ کی رحمت سے بھرنے والو! وہ نمازوں کی رکعتیں اللہ کا ٹیلیفون نمبر ہیں۔ نمبر ملا کے تھک ہار گئے نمبر ملتا نہیں۔ رابطہ ہوتا نہیں۔ Contact ہوتا نہیں کسی نظر والے سے پوچھا بتایئے اللہ کا ٹیلیفون نمبر تو ٹھیک ہے آواز آئی اللہ کا ٹیلیفون نمبر تو ٹھیک ہے لیکن تمہیں پتہ نہیں کسی دوسرے ملک میں کسی دوسرے شہر یا دوسری ریاست میں ٹیلیفون نمبر ملایا جائے تو کوڈ نمبر ملایا جاتا ہے۔

اے اللہ کا ٹیلیفون نمبر ملانے والو پہلے کوڈ نمبر ملاؤ ہم نے پوچھا کوڈ نمبر کہاں سے

ملے گا؟ آواز آئی کہ پاکستان میں اگر نمبر نہ ملے تو 17 سے رابطہ کرو۔ ایکسچینج نمبر 17 سے رابطہ کرو۔ نمبر مل جائے گا۔

ہم نے پوچھا ایکسچینج کہاں ہے۔ آواز آئی

اللہ کا ٹیلیفون نمبر ملانے والو!

ایک ایکسچینج لاہور میں ہے — جسے داتا داتا کہتے ہیں
ایک ایکسچینج اجمیر میں ہے — جسے خواجہ خواجہ کہتے ہیں
ایک پاکپتن میں ہے — جسے فرید فرید کہتے ہیں
ایک شرقپور میں ہے — جسے شیر ربانی کہتے ہیں
ایک علی پور سیداں میں ہے — جسے پیر لاثانی کہتے ہیں
ایک سرہند میں ہے — جسے مجدد الف ثانی کہتے ہیں
ایک بغداد میں ہے — جسے غوث جیلانی کہتے ہیں

تو پھر مجھے کہنے دیجئے

اگر داتا علی ہجویری نہ ہوتے — لاہور کا پتہ نہ چلتا
بابا فرید گر نہ ہوتے — پاکپتن شریف کا پتہ نہ چلتا
میرے شیر ربانی نہ ہوتے — شرقپور شریف کا پتہ نہ چلتا
بہاؤالدین زکریا ملتانی نہ ہوتے — ملتان شریف کا پتہ نہ چلتا
مجدد الف ثانی نہ ہوتے — سرہند شریف کا پتہ نہ چلتا
خواجہ سلطان باہو نہ ہوتے — جھنگ شریف کا پتہ نہ چلتا
خواجہ غلام فرید نہ ہوتے — کوٹ مٹھن شریف کا پتہ نہ چلتا
خواجہ معین الدین چشتی نہ ہوتے — اجمیر شریف کا پتہ نہ چلتا
میرے مہر علی نہ ہوتے — گولڑہ شریف کا پتہ نہ چلتا
لوگو غوث جیلانی نہ ہوتے — بغداد کا پتہ نہ چلتا

اور اویسؓ اور بلالؓ نہ ہوتے — تو دردو سوز اور عشق کا پتہ نہ چلتا
حسینؓ نہ ہوتے — شہادت کا پتہ نہ چلتا
مولا علیؓ نہ ہوتے — شجاعت کا پتہ نہ چلتا
میرے عثمانؓ نہ ہوتے — سخاوت کا پتہ نہ چلتا
سیّدنا عمرؓ نہ ہوتے — عدالت کا پتہ نہ چلتا
ابوبکرؓ نہ ہوتے — صداقت کا پتہ نہ چلتا

اور آقا کا میلاد منانے والو!

محمدؐ نہ ہوتے — تو خدا کا پتہ نہ چلتا

حاضرین محترم! یہ اللہ والوں کے جو در ہیں یہ ایکسینجیں ہیں۔ ایکسینجیں مختلف ہیں کوڈ نمبر ایک ہے وہ کوڈ نمبر درود وسلام مصطفیٰ ﷺ ہے۔محبت مصطفیٰ ہے۔نمازیں بھی پڑھتے جاؤ اور درود وسلام کی صورت کوڈ نمبر بھی ملاتے جاؤ۔

حاضرین محترم! جب کوڈ نمبر مل گیا نمبر ملایا گیا بیل ہونے لگی۔فون اٹھا تو پوچھا اللہ ہے۔آواز آئی نہیں نہیں یہاں اللہ نہیں یہ تو سرزمین مدینہ ہے۔

سامعین گرامی قدر۔ چہرے پر افسردگی چھا گئی کہ شاید غلط نمبر مل گیا ہے لیکن وہاں اِک آپریٹر بیٹھے تھے۔مجددِ دین وملت الشاہ احمد رضا خان بریلویؒ بول اٹھے۔ کہ اصل بات یہ ہے

بخدا خدا کا یہی ہے در
نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو
جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

مصطفیٰ کا در خدا کا در ہے۔

مصطفیٰ کا عشق خدا کا عشق ہے۔
مصطفیٰ کی محبت خدا کی محبت ہے۔
مصطفیٰ کی رضا خدا کی رضا ہے

اور میرا ایمان ہے
جسے مصطفیٰ مل گیا اسے خدا مل گیا
تو پھر مجھے کہنے دیجئے۔

منزل ملی مراد ملی مژدہ ملا
مِل جائیں اگر حضور تو سمجھ خدا ملا

دل ناشاد کو شاد

ہم دلِ ناشاد کو اب شاد کریں گے
گلشن دل نعت سے آباد کریں گے
بس تو محفل نعت شب و روز کیا کر
سرکار تیری حشر میں امداد کریں گے

شاہِ ابرار کی محفل

یہ محفل شاہ ابرار کی محفل ہے
یہ محفل مدنی تاجدار کی محفل ہے
یہ محفل رب کے دلدار کی محفل ہے
یہ محفل نبیوں کے سردار کی محفل ہے

یہ محفل احمد مختار کی محفل ہے
یہ محفل لامکاں کے شاہسوار کی محفل ہے
یہ محفل کائنات کے شہریار کی محفل ہے
یہ محفل محبوب یزداں کی محفل ہے
یہ محفل اصل ایمان کی محفل ہے
یہ محفل صاحبِ قرآن کی محفل ہے
یہ محفل جان کائنات کی محفل ہے
یہ محفل شان کائنات کی محفل ہے
یہ محفل عزتِ کائنات کی محفل ہے
یہ محفل عظمت کائنات کی محفل ہے
یہ محفل شوکت کائنات کی محفل ہے
یہ محفل رفعتِ کائنات کی محفل ہے
یہ محفل سجنے سجانے کی محفل ہے
یہ محفل مقدر جگانے کی محفل ہے
اور مجھے کہنے دیجیے
یہ آقا کا میلاد منانے کی محفل ہے

تو پھر

سج گئے یار کی محفل کو سجانے والے
میرے محبوب کا میلاد منانے والے
کس قدر سچا ہے رضا کا یہ قول صائم
مٹ گئے آپ کے اذکار کو مٹانے والے

خدا کا ذکر

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
اور کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
میرا حبیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے
اور مدینے جا کے نہ نکلنا شہر سے باہر
خدانخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے
اسیر جس کو بنا کر رکھیں وہ مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے
شعور نعت بھی اور زبان بھی ہو ادیب
وہ آدمی نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے

یا رسول اللہ ﷺ

تم پہ میں لاکھ جان سے قربان یا رسول
بر آئیں میرے دل کے بھی ارمان یا رسول
کیوں دل سے میں فدا نہ کروں جان یا رسول
رہتے ہیں اس میں آپ کے ارمان یا رسول
دنیا سے اور کچھ نہیں مطلوب ہے مجھے
لے جاؤں اپنے ساتھ میں ایمان یا رسول
جس دم کے دم بدن سے نکلنے لگے میرا
اس دم نہ ہوں حواس پریشان یا رسول
مشکل کشا ہیں آپ امیر آپ کا غلام
اب اس کی مشکلیں بھی ہوں آسان یا رسول

نصیب کی بات

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں
نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہے اس کو نواز دے
یہ در حبیب کی بات ہے
جسے چاہا در پہ بلا لیا
جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے

یہ بڑے نصیب کی بات ہے
وہ مچل کے راہ میں رہ گئی
یہ تڑپ کے در سے لپٹ گئی
وہ کسی امیر کی آہ تھی یہ کسی غریب کی بات ہے
تجھے اے منور بے نواء چاہیے در شاہ سے اور کیا
جو نصیب ہو کبھی سامنا تو بڑے نصیب کی بات ہے

☆

کچھ نہیں مانگتا

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کف پا تیرا
لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
ایک بار اور بھی طیبہ سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا

☆

فلک کے نظارو

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو خوشی سب مناؤ حضور آ گئے ہیں
اٹھو غم کے مارو چلو بے سہارو خبر یہ سناؤ حضور آ گئے ہیں
انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کج کلاہوں ارے بادشاہوں نگاہیں جھکاؤ حضور آ گئے ہیں
سما ہے ثنائے حبیب خدا کا یہ میلاد ہے سرور انبیاء کا
نبی کے گداؤ سب ایک دوسرے کو گلے سے لگاؤ حضور آ گئے ہیں
کہاں میں ظہوری کہاں ان کی نعتیں کرم ہی کرم ہے یہ دن اور راتیں
جہاں پہ بھی جاؤ دلوں کو جگاؤ یہی کہتے جاؤ حضور آ گئے ہیں

پیکر دلربا

پیکر دلربا بن کے آیا
روح ارض و سما بن کے آیا
سب رسول خدا بن کے آئے
وہ حبیب خدا بن کے آیا
دست قدرت نے ایسا سجایا
حسن تخلیق کو رشک آیا
جس کا پایا کسی نے نہ پایا
وہ خدا کی رضا بن کے آیا
ہے ظہوری بڑی شان ان کی
مدح کرتا ہے قرآن ان کی

نعت پڑھتا ہے حسان ان کی
جو میرا راہنما بن کے آیا

☆

آستانے کا مدعا

جو مجھے لے جائے ان کے آستانے پاک تک
وہ تمنا وہ طلب وہ مدعا درکار ہے
دل تو ہے آباد محبوب خدا کی یاد سے
میری آنکھوں کو جمال مصطفیٰ درکار ہے
ان کے دامن کی ہوا بس ہے میرے دل کا علاج
کون کہتا ہے مجھے کوئی دوا درکار ہے
میں مدینے میں ابد کی نیند سو جاؤں نذیر
رہنے بسنے کو مجھے تھوڑی سی جا درکار ہے

چلو دیارِ نبی کی جانب

چلو دیارِ نبی کی جانب
درود لب پہ سجا سجا کر
بہار لوٹیں گے ہم کرم کی
دلوں کو دامن بنا بنا کر
نہ ان کے جیسا سخی ہے کوئی
نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے
نوازتے ہیں بلا بلا کر
یہی اساسِ عمل ہے میری
اسی سے بگڑی بنی ہے میری
سمیٹتا ہوں کرم خدا کا
نبی کی نعتیں سنا سنا کر
اگر مقدر نے یاوری کی
اگر مدینے گیا میں خالد
قدم قدم خاک اس گلی کی
میں چوم لوں گا اٹھا اٹھا کر

معراج کی رتیا

معراج کی رتیا دھوم یہ تھی اک راج دلارا آوت ہے
لو لاک کا سہرا سر سوہت وہ احمد پیارا آوت ہے
حورروں نے کہا جب بسم اللہ غلماں نے پکارا الا اللہ
خود رب نے کہا ماشاء اللہ محبوب ہمارا آوت ہے
یسین کی چمک ہے داتن میں طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
والفجر کا جلوہ گالن میں وہ عرش کا تارا آوت ہے
مازاغ کا کجلا نین بھرے والشمس کا بٹنہ مکھ پہ ملے
ہے میم کا گھونٹ سہرے تلے وہ رب کا سنوار آوت ہے

موتیوں کی لڑی

یا محمد محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی
جو بھی آنسو بہے میرے محبوب کے
سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے
ہو گئی رات جب زلف لہرا گئی
جب تبسم کیا چاندنی بن گئی
جب چھڑا تذکرہ حسن محبوب کا
والضحیٰ پڑھ لیا والقمر کہہ دیا
آیتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی
نعت بھی بن گئی بات بھی بن گئی

میری عظمت

سب سے صائم زمانے میں مجبور تھا
سب سے بے بس تھا بے کس تھا رنجور تھا
میری حالت پہ ان کو رحم آ گیا
میری عظمت میری بے کسی بن گئی

یادِ سرکار کا میلہ

یاد سرکار کا میلا سا لگا رکھا ہے
طشت الماس میں گلزار سجا رکھا ہے
دیکھئے کب جلی کٹیا کا مقدر جاگے
ہم غلاموں نے بھی آقا کو بلا رکھا ہے
بعد مرنے کے چلے جائیں گے سب سے چھپ کر
اک گھر ہم نے مدینے میں بنا رکھا ہے
شرم ساری سے نگاہیں نہیں اٹھنے پاتی
کب سے سرکار نے سینے سے لگا رکھا ہے
اور ہم تہی دست نہیں حشر کے میدان میں ریاض
اپنی بخشش کا بھی سامان اٹھا رکھا ہے

ابھی ابھی

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی

سینے میں رک گیا تھا میرا دم اسی لیے
طیبہ سے دل کی ڈور ہلی تھی ابھی ابھی

اتنا کرم ہوا کہ مقدر بدل گئے
ان کے کرم کی بات چلی تھی ابھی ابھی

معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرائیل
یہ کس کی زبان پہ نعت نبی تھی ابھی ابھی

شبیر چشم تر کی حقیقت نہ پوچھیے
ماہ عرب سے آنکھ ملی تھی ابھی ابھی

عرشِ حق کی طرف

عرش حق کی طرف جب چلے مجتبیٰ
جلوہ آرا تھا ہر سمت نور خدا

کہکشاں سے بنا ایک نیا راستہ
فرش خاکی سے تا سدرۃ المنتہیٰ

احتراماً تھے ایستادہ جن و ملک
نغمہ گر حور و غلماں تھے صلی علیٰ

عرش اعظم سے آنے لگی یہ صدا
مرحبا مصطفیٰ مرحبا مصطفیٰ مرحبا مصطفیٰ

لوری

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم آج در و دیوار
نبی جی اللہ اللہ اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

بارہ ربیع الاوّل کو وہ آیا در یتیم
ماہ نبوت مہر رسالت، صاحب خلق عظیم
نبی جی اللہ اللہ اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

حامد و محمود اور محمد دو جگ کا سردار
جان سے، پیارا راج دلارا رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

یٰسین و طٰہٰ کملی والا قرآن کی تفسیر
حاضر و ناظر، شاہد و قاسم آیا سراج منیر
نبی جی اللہ اللہ اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

اوّل و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا پیارا حبیب
نبی جی اللہ اللہ اللہ ھو لا الٰہ الا ھو

دور بلائیں کرنے والا امت کا غم خوار
حافظ و حامی، شافع و نافع رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

پیاری صورت ہنستا چہرہ منہ سے جھڑتے پھول
نور کا پتلا چاند سا مکھڑا حق کا پیارا رسول
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

جبریل آئے جھولا جھلانے لوری دے ذیشان
سو جا سو جا رحمت عالم میں تیرے قربان
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

کفر و شرک کی کالی گھٹائیں ہوگئیں سب دور
مشرق و مغرب دنیا اندر ہو گیا نور ہی نور
نبی جی اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

سجدے تیرے در پر

یوں نخل تمنا کا ثمر کیسا لگے گا
سجدے تیرے در پر ہوں تو سر کیسا لگے گا
جس ہاتھ سے لکھوں گا محمد ﷺ کا قصیدہ
اس ہاتھ پہ جبرائیل کا پر کیسا لگے گا
جب لوٹ کے آؤں گا مدینے کے سفر سے
میں کیسا لگوں گا میرا گھر کیسا لگے گا

سرکار کی باتیں

ہونٹوں پر مرے رہتی ہیں سرکار کی باتیں
محبوب خدا سیّد و سردار کی باتیں

اللہ نے ہر پھول کے چہرے پہ لکھی ہیں
سرکار ہی کے چہرہ و رخسار کی باتیں

دیکھ آتے ہیں اک بار جو سرکار کا روضہ
پھر کرتے نہیں مصر کے بازار کی باتیں

سنتے نہیں کیونکر وہ غلاموں کی صدائیں
ارے سن لیتے ہیں سرکار تو اشجار کی باتیں

جب تک کہ میرے جسم میں اک سانس ہے باقی
کرتا رہوں مولا تیرے دلدار کی باتیں

والشمس کی والقمر کی تفسیر میں دیکھو
قرآن ہے بس آپ کے انوار کی باتیں

ظاہر و رفعنالك ذکرك سے یہ اجمل
ہوتی ہی رہیں آپؐ کے کردار کی باتیں

عید ہو جائے

آج روز سعید ہو جائے
تیری آقا جو دید ہو جائے

حسن والے نقاب رخ سے اٹھا
ہم غریبوں کی عید ہو جائے

حضور آئے ہیں

سب کے چہروں پر نور آئے ہیں
سب دلوں کو سرور آئے ہیں
مان جاؤ سجن کہ محفل میں
کملی والے حضور ؐ آئے ہیں

مجھے یوں لگا کہ وہ آ گئے

لیا نام دل سے حضور کا مجھے یوں لگا کہ وہ آ گئے
جھونکا اٹھا اک نور کا مجھے یوں لگا کہ وہ آ گئے

جو میں ان کی یاد میں گم ہوا تو مدینہ سامنے آ گیا
ہوا دور فاصلہ دور کا مجھے یوں لگا کہ وہ آ گئے

وہ ازل سے پیکرِ حسن ہیں وہ ابد کے پیکرِ حسن ہیں
ہوا ذکر ان کے ظہور کا مجھے یوں لگا کہ وہ آ گئے

تیری اک نگاہ کمال نے میری زندگی کو بدل دیا
مٹا فکر میرے امور کا مجھے یوں لگا کہ وہ آ گئے

تیری یاد میں وہ سرور ہے میرے دل میں نور ہی نور ہے
کھلا بھید کیف و سرور کا مجھے یوں لگا کہ وہ آ گئے

مجھے لاشعوری کے حال میں کیا کیا نظارے ملے ضیا
جو ملا مقام شعور کا مجھے یوں لگا کہ وہ آ گئے

دلدار کی باتیں

جی کرتا ہے کرتا رہوں سرکار کی باتیں
اس مدنی نبی رہبرو دلدار کی باتیں

ذکر شہِ والا سے میرے دل کو سکوں ہے
کیوں نہ کروں ہر گھڑی غم خوار کی باتیں

اللہ کی رحمت نے اسے خوب نوازا
جس شخص نے اپنائی ہیں سرکار کی باتیں

ضیاء اور بھی باتیں ہیں مگر قسم خدا کی
کرتے رہیں گے ہم مگر سرکار کی باتیں

ذکر کی قبولیت

ذکر ان کا قبول ہوتا ہے
جن کو عشقِ رسول ہوتا ہے

لب پہ جاری نبی کی نعت رہے
عاشقوں کا اصول ہوتا ہے

دل تڑپتا ہے آنکھ روتی ہے
جب بھی ذکر رسول ہوتا ہے

مجھ کو جو بھی نصیب ہوتا ہے
صدقۂ ابنِ بتول ہوتا ہے

بھول جاتا ہے ضیاء جنت کو
جب مدینے دخول ہوتا ہے

نعت کے صدقے

نور ذکر نبی جس دل میں اتر جاتا ہے
اس کو بس جلوۂ سرکار نظر آتا ہے
ذکر محبوب میں آنسو جو رواں ہوتے ہیں
اس گھڑی میرا مقدر بھی سنور جاتا ہے
ہوش رہتا نہیں آپ کی نعتوں میں مجھے
شہر طیبہ تو میرے دل میں اتر جاتا ہے
لوگ پلکوں پہ بٹھاتے ہیں نعت کے صدقے
میرے جیسا گنہ گار جدھر جاتا ہے
میرا سرمایۂ حیات نعت ہی ہے ضیاء
ورنہ حالات سے مجھ جیسا تو مر جاتا ہے

آپ کے نام سے میرا نام ہوتا ہے

زباں پہ ذکر نبی صبح و شام ہوتا ہے
آپ کے نام سے میرا بھی نام ہوتا ہے
روح و دل جان و سخن بے قرار ہوتے ہیں
محفل نعت کا جب انتظام ہوتا ہے
آپ کی نظر کرم سے جو فیض یاب ہوئے
فیضِ عالم کا تو پھر فیض عام ہوتا ہے

عروج پر ہے اسی کا نصیب دنیا میں
شہر سرکار میں جس کا قیام ہوتا ہے
اپنی آغوش میں لیتا ہے کرم ان کا مجھے
زباں پہ جب بھی نبی کا کلام ہوتا ہے
نعت لکھتا ہوں ضیاء ان کے کرم کے صدقے
اس سے بڑھ کر تو بتا کیا انعام ہوتا ہے

رحمت کی بارشیں

کرم ہوا ہے خدا کا جن پر وہ ان کی محفل سجا رہے ہیں
بلایا جن کو میرے نبی نے وہی تو محفل سجا رہے ہیں
یہاں تو رحمت کی بارشیں ہیں ہماری ان سے گزارشیں ہیں
بلا لیں ان کو مدینے آقا یہاں جو آنسو بہا رہے ہیں
یہ کیف و مستی ہے ہم پہ طاری یہ وجد ہم پہ ہوا ہے طاری
یہ ساری مستی بتا رہی ہے حضور تشریف لا رہے ہیں
نبی کا صدقہ یہ زندگی ہے نبی کا صدقہ یہ بندگی ہے
یہ آل احمدؐ کی برکتیں ہیں انہی کا صدقہ تو کھا رہے ہیں
یہ بات اُن کی یہ نعت اُن کی قسم سے یہ کائنات ان کی
ضیاء پہ آقا کی رحمتیں ہیں جو اپنی نعتیں لکھا رہے ہیں

میں تھا کیا مجھے کیا بنا دیا

تیری نعت پاک کے شوق نے میں تھا کیا مجھے کیا بنا دیا
جو نہ آشنا تھا سرور سے اسے ساری رات جگا دیا

وہ سرور و کیف عطا ہوئے میرے جسم و جان فنا ہوئے
تیرے عشق نے تیرے درد نے مجھے مرنا جینا سکھا دیا

جسے جانتا بھی کوئی نہ تھا، پہچانتا بھی کوئی نہ تھا
تیری اک نگاہ کمال نے میری زندگی کو سجا دیا

بڑی خوش نصیبی کی بات ہے میری زندگی تیری نعت ہے
کوئی غم ہو یا ہو خوشی کوئی تیری نعت ہی کو سنا دیا

نظر کرم وہ عطا ہوئی میری زندگی میں ضیاء آئی
میری عاقبت ہی سنور گئی جب سے مدینہ دکھا دیا

آمنہ کا لال خوب ہے

آپ کا جمال خوب ہے
سوہنا بے مثال خوب ہے

سارے نبیوں نے یہ کہا
آمنہ کا لال خوب ہے

پڑھتا ہے درود آپ پر
رب ذوالجلال خوب ہے

توڑ کر جو چاند جوڑے
آپ کا کمال خوب ہے

سارے عاشقوں نے یہ کہا
آپ کا بلالؓ خوب ہے
سب پہ کرم کرتے ہیں حضورؐ
سوہنا لجپال خوب ہے
ضیاءؔ نے خوب بات یہ کہی
آپؐ کی تو آل خوب ہے

انتخابِ مشیت

اعظم میں وہ انتخابِ مشیت ہوں کہ جسے
نعتِ رسول پاک کے لئے پیدا کیا گیا
نعت کا رنگ جو بدلا تو میں سمجھا اعظم
پہلے میں کہتا تھا اب کوئی کہلواتا ہے

☆

اعظم میں ذکرِ شاہِ زمن کیسے چھوڑ دوں
میرے لیے تو یہی ہے سرمایۂ حیات

حصہ پنجابی

ننھے حضور ﷺ حلیمہ سعدیہؓ دے گھر

کدی اٹھدی سی کدی بہندی سی
اوہ ڈگدی ڈھندی رہندی سی
اوہنوں کول نہ کوئی بٹھاوندا سی
اوھنوں نال نہ کوئی رلاوندا سی
اوھدی لنگدی کیویں دھاڑی سی
اوھدی ڈاچی سب توں ماڑی سی
اس ڈاچی تے جیہڑی مائی سی
اوھدا نام حلیمہؓ دائی سی
آخر وچ مکے آئی سی
پچھوں آ کے اوہ پچھتائی سی
ھر بوھا اوس کھڑکایا سی
اوھنوں خیر کسے نہ پایا سی
ہر در دی بنی سوالی سی
اوھدی جھولی پھیر وی خالی سی
جدوں سارے پاسیوں رہ گئی اے
سرکار دے بوہے بہہ گئی اے
آخر اوہ بوھا جڑیا اے
جتھوں خالی نہ کوئی مڑیا اے
رحمت دا جھلا جھلیا اے

سرکار دا بوہا کھلیا اے
اک لونڈی باہر آئی اے
دائی ول جھاتی پائی اے
پھڑ بانہوں اوس اٹھایا اے
نالے مونہوں اوس فرمایا اے
آ تینوں نال لے جاواں میں
اک نوری مکھ دکھلاواں میں
ساڈے ویہڑے اوہ چن چڑھیا اے
جدا چن نے وی کلمہ پڑھیا اے
گئی نال حلیمہؓ دائی اے
جد نظر سوہنے ول پائی اے
دل پھڑ کے اپنا بہہ گئی اے
سوہنے نوں تکدی رہ گئی اے
اج جا گیا بخت حلیمہؓ دا
ملیا لجپال یتیماں دا
پھڑ سوہنا لایا سینے نوں
رحمت دے پاک خزینے نوں
ملی دل نوں بڑی تسلی اے
سرکار نوں لے کے چلی اے
جدوں پیر گلی وچ دھریا اے
رحمت نال وہیڑا بھریا اے
پئی لوری آپ سناؤندی اے

نالے صدقے واری جاوندی اے
بنو سعد دیاں جو دایاں نیں
چل کول حلیمہؓ آیاں نیں
سب پچھن باہر نہ آوَنی ایں
نہ سانوں شکل وکھانی ایں
کیویں اپنا وقت لنگھانی ایں
کتھوں پینی ایں کتھوں کھانی ایں
بولی اے حلیمہؓ دایاں نوں
خیریت پچھن آیاں نوں
میں باہر تے نیں آنی آں
نہ تہانوں شکل وکھانی آں
جاندی نئیں کسے وی پاسے میں
بس ویہڑے وچ گھم لینی آں
جدوں مینوں بھکھ لگ جاندی اے
سرکار دا منہ چم لینی آں
دھن بھاگ ظہوری دائی دا
ملیا محبوب خدائی دا

اوس تھاں ورگی

جتھے میرے حضور ﷺ دے قدم لگے
اوس تھاں ورگی کوئی تھاں نئیوں
چلو چلیئے جالیاں کول بہیے
اوس چھاں ورگی کوئی چھاں نئیوں
جدیاں قسماں ظہوری خدا چاوے
ایڈا سوہنا وی کسے دا ناں نئیوں
جیہڑی میرے حضور ﷺ دا منہ چمے
اوس ماں ورگی کوئی ماں نئیوں

عشق دی شراب

اٹھ مے کشا ویکھ لے رونقاں نوں
میخانے تے گھٹا چھائی ہوئی اے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا پئی وگدی اے
رت چین دی سجناں آئی ہوئی اے
اج ساقی وی بھر بھر لٹاوندا اے
جیویں اینوں وی کسے پلائی ہوئی اے
توں وی پی کے مست الست ہو جا
اینوں پی کے مست خدائی ہوئی اے

اے سک تے جوانؒ دی بنی ہوئی ئمیں
نہ انگوراں دے وچوں کچھائی ہوئی اے
نہ اے وہسکی برانڈی اکھواندی اے
نہ اے لندن دے وچوں منگائی ہوئی اے
جیویں بنی ہوئی اے ایوی دس دیناں
ایوی دساں گا جنے بنائی ہوئی اے
اے پھل نچوڑ کے رحمتاں دے
کوزے بے خودی وچ پائی ہوئی اے
ذکر فکر دا جز ملا کے تے
ساقی پٹھ توحید دی لائی ہوئی اے
عرق دان لے کے ساقی وحدتاں دا
اے بوند تے بوند کچھائی ہوئی اے
مینا چشمِ مازاغ دی اکھ بیٹھوں
شاہ ساقی شوق دی کڈائی ہوئی اے
مٹھی مٹھی عشق دی آگ اتے
بڑے پیار دے نال پکائی ہوئی اے
رکھی جاوندی نہیں وچ الماریاں دے
ساقی اکھاں دے وچ لکائی ہوئی اے
مکے پاک دی منگائی ہوئی اے
اتے مہر مدینے دی لائی ہوئی اے
ایہدے گنج تے گنج بغداد اندر
ہر اک نوں جتھوں سپلائی ہوئی اے

ٹھیکیدار اجمیر دے وچ رہندا
جنے دھوم زمانے وچ پائی ہوئی اے
پاک پتن دے سوہنے فرید ساقی
ہتھ زہد تے مینا اٹھائی ہوئی اے
پا کے صبر دیاں بوتلاں وچ صابر
اتے مہر صبر دی لائی ہوئی اے
وچ گولڑے سوہنے مہر جی نے
خود پی کے خلقت رجائی ہوئی اے
ایہدے چشم خاص لاہور اندر
داتا پاک دی جلوہ نمائی ہوئی اے
علی پور والے پی کے پُر ہو گئے
نقشبندیاں عید منائی ہوئی اے
جیہڑا آوندا اے پیندا جاوندا اے
پین والیاں نے انی پائی ہوئی اے
اونہوں اصغرا دوز خاں دا خوف نئیوں
جنہوں سوہنے نے ہتھیں پلائی ہوئی اے

خیر ہووے

ساڈے پاک رسول دی خیر ہووے
عائشہؓ امی دی امت دی خیر ہووے
روضہ دور پر رہوے تصوراں دے وچ
منزل اوکھی تے لمی دی خیر ہووے
طیبہ شہر اچ شام دی خیر ہووے
پچھلی رات تے سحر دی خیر ہووے
میرڑا نعت سن کے ناصر کہن سارے
کملی والے دے کمی دی خیر ہووے

دعا دا اثر

مصطفیٰ دی دعا دا اثر ویکھیا
سر نوا کے کھلوتا عمرؓ ویکھیا
چل پئی اوہدی رحمت دی ٹھنڈی ہوا
میرا دامن جدوں تر بتر ویکھیا
گل ئیں بندی کوئی اوہدی رحمت بنا
کہیڑا کہیڑا جتن میں نہ کر ویکھیا

شان صدیق رضی اللہ عنہ دا

بعد نبیاں دے ہے شان صدیقؓ دا
دیکھو رتبہ محمد ﷺ دے دلدار دا
سوہنا صدیقؓ مرتبہ سی پاؤندا رہیا
کملی والے نوں موہڈے سی چاندا رہیا
ڈنگ کھاندا رہیا مسکرندا رہیا
چہرہ ویندا رہیا بارِ انور دا
اوہدی عظمت دا خورشید چڑھدا رہیا
ہر قدم اوہدا شان ودھدا رہیا
پچھے اوہدے نمازاں اوہ پڑھدا رہیا
جو امام آپ ہے سارے سنسار دا
جانیں اللہ یا اللہ دا سوہنا نبی
کیویں صدیقؓ سندِ غلامی لئی
جد وی سوہنے نوں کوئی ضرورت پئی
گھر دی ہر شے رہیا سوہنے توں واردا

گنبد خضریٰ دسدا اے

روضے دی جالی دِسدی اے یا گنبد خضریٰ دِسدا اے
اسی جدھر نظراں چکنے آں، بس شہر مدینہ دِسدا اے
مینوں تے تائب بخشش دا بس پاک نبی دے نام بناں
نہ ہور وسیلہ سجدا اے، نہ ہور ذریعہ دِسدا اے

تیرا گدا

بُرا آکھدے نیں بھلا آکھدے نیں
بخاری بڑا بے وفا آکھدے نیں
میں عرشوں وی دو رُگھ اچا ہو جانا
جدوں مینوں تیرا گدا آکھدے نیں

واری جاوے

کی زندگی جے سنواری نہ جاوے
کی دوا جے بیماری نہ جاوے
پراں پھوک چھڈ ایسی دولت نیازی
جیہڑی یار اتوں واری نہ جاوے

خدا میرا نیندر تے سستی توں پاک اے

خدا میرا نیندر تے سستی توں پاک اے
اوہ ہے وحدہ، اوہ ازل توں پاک اے
نہ اکدا نہ تھکدا نہ ہوندا بیمار اے
اور اوگن توں پاک پروردگار اے
نہ اوہ دشمنی دے کدی روگ پالے
نہ کوئی رقیب اوس دے آلے دوالے
نہ کھاوے نہ پیوے نہ محتاج بھکھ دا
نہ ڈیرا اوہدے کول تنگی تے دکھ دا
اوہ حی القیوم اے اوہنوں موت کوئی نئیں
اوھنوں کر سکدا کدی فوت کوئی نئیں
اوھدے نیڑے آوے نہ گرمی نہ سردی
نہ خشکی نہ بادی نہ سختی نہ نرمی
سنے نہ ای گانے نہ اوہ شعر پڑھدا
نہ نظماں نہ غزلاں دی پوڑی اوہ چڑھدا
نہ اوہ امتحاناں دی تیاری کردا
نہ شہراں اچ جا کے خریداری کر دا
نہ اوہ ڈپو کھنڈاں دے تقسیم کردا
نہ اوہ بادشاواں دی تعظیم کردا
نہ بچہ نہ بڈھا نہ اوہ نوجوان اے
نہ اوہ باڈی بلڈر نہ اوہ پہلوان اے

نہ کھیتی نہ باڑی نہ ڈنگراں دا رولا
جے ہے تے اوہ ہے کل عالم دا مولا
نہ ای اوہنوں کھاون تے پیون دا شوق اے
نہ ای اوہنوں رسن مینون دا شوق اے
نہ غور و تفکر نہ تقریر کردا
نہ تووے نہ پوچے نہ تحریر کردا
نہ ہتھ نال کوئی کم کدی آپ کردا
اوھدے حکم دا ہر فرشتہ اے در بردا
نہ کلمہ تلاوت نمازاں اوہ پڑھدا
نہ کسے دے ہجر اچ روندا نہ سڑدا
نہ اولاد شادی نہ کوئی اُس دا جی اے
تے پھیر مینوں دسو خدا کردا کی اے
یارو اوھدی سوں اے، اوھنوں کوئی وی غم نئیں
سوا ایس دے ناصر کوئی ہور کم نئیں
ایہو حرف آخر ایہو اختتام اے
اوہ سوہنے محمد ﷺ تے پڑھدا سلام اے

ساڈا دین ایمان

صورت یار دی تکدیاں رہنا
ایہو سب عملاں دی جان اے
اعظم ساڈا دین کی پچھناں ایں
ساڈا ایہو دین ایمان اے

جے نہ آوے

جے نہ آوے مہک سجن دی
میرا غسل کفن نہ کریو
جد تک نہ آوے ماہی میرا
میری لاش نوں دفن نہ کریو
مردے ویلے جے کر صائم
میرا چہرہ ہو جائے تازہ
سمجھ لیو محبوب میرے نیں
پڑھیا آن جنازہ

رب فرمان لگا

عرش اعظم تے رب فرمان لگا
تیرے صدقے دو عالم نیں بنے آ جا
فرش زمیں دا قمقمیں تاریاں دے
تنبو ویکھ افلاک دے تنے آ جا
نازاں والیا عرش نیاز تیری
ہندے پیار حییاں دے گھنے آ جا
اوہ کلیم سی توں محبوب میرا
کہیا رب نے جوڑیاں سنے آ جا
جے تو جوڑے اتار کے آؤنا ایں
کاہدے لئی پھر ایہہ عرش سجائی بیٹھاں
بازو قدرت دے کھول کے اج تینوں
جچھی پان لئی قوساں بنائی بیٹھاں

☆

استاد دا ادب

ہندہ ادب استاد دا لازمی ایں
جھکنا پیندا استاد لئی ولیاں نوں
اساں ڈِٹھا استاد دے بوہے اتے
جانا پیندا اے بھلیاں بھلیاں نوں
ثابت ہویا جبرائیل غلام ہے سی
ویکھن آوندا سی طیبہ دیاں گلیاں نوں
جے استاد ہوندا ناصر شبِ اسریٰ
چمدا کاہنوں حضور دیاں تلیاں نوں

پوری مراد کر دے

اللہ میریا پوری مراد کر دے
مینوں لوڑ نہ تخت تے شاہی دی اے
اِکو آرزو رکھنا دِل اندر
مینوں تاہنگ اس عربی ماہی دی اے
موت کولوں نئیں ذرا وی ڈر مینوں
فرقت مار دی عرش دے راہی دی اے
ناصر شاہ میں کجھ نئیں ہور منگدا
صرف قبر مدینے وچ چاہی دی اے

اوہدے آن داویلہ

ایہہ آقا نوں دکھڑے سناون دا وقت اے
ایہہ رج رج کے اتھرو وگاون دا وقت اے
ایہہ سج دھج کے محفل اچ آون دا وقت اے
ایہہ اکھیاں اچ بھادو تے ساون دا وقت اے
ایہہ آقا نوں دکھڑے سناون دا وقت اے
ایہہ رج رج کے اتھرو وگاون دا وقت اے
ایہہ سج دھج کے محفل اچ آون دا وقت اے
ایہہ اکھیاں اچ بھادوں تے ساون دا وقت اے
اوہدی راہ تے اکھیاں وچھاون دا وقت اے
ایہہ پلکاں تے دیوے جگاون دا وقت اے
کرو باوضو اپنی اکھیاں نوں ناصرؔ
ایہہ سوہنے محمد دے آون دا وقت اے

دل

غریب داوی دل اے تے امیر داوی دل اے
سینے وچ میرے جئے فقیر داوی دل اے
اکھ وی بناوندی اے نشانہ سدا دلؔ نوں
پیار وی بناوندا اے ٹھکانہ سدا دل نوں
امیر اے غریب اے یا چنگا اے کہ مندا اے
دل نال رونکاں نیں دل نال بندا اے
ڈھاوندا وی دل اے اساردا وی دل اے
ڈوبدا وی دل اے تے تاردا وی دل اے
دل ای مکاں اتے دل ای ایمان اے
دل اچ دین ایں تے دل ای ایمان اے
دل توں بغیر نہ جہان ایں نہ جان ایں
دل اچ پیار اتے دل اچ یار اے
بدن دے وچ دل کلی مختار اے
دل ای خزاں اے تے دل ای بہار اے
دل اچ ساقی اے سرور اے خمار اے
وصال دی ہے دل اچ دوری وی ہے دل اچ
عشق دا عروج تے حضوری وی اے دل اچ
جلوہء حق دا خزینہ وی اے دل اچ
دل اچ عرش اے مدینہ وی اے دل اچ

دل اچ ناصر اک نور محلّہ اے
دل اچ نبی اے تے دل اچ اللہ اے

روزِ محشر

خدا بولے گا بول میرے حبیباً
ذرا لب تو اج کھول میرے حبیباً
اے پلکاں تے کیوں جھلملائے نیں اتھرو
تیری اکھاں وچ کاہنوں آئے نیں اتھرو
ہونیں پی کے رکھدیاں اوہناں نوں دلبر
جنہاں تینوں دنیا تے مارے سی پتھر
تیرے سامنے جان گے سارے پھنڈے
جنہاں تیری راہ وچ کھلارے سی کنڈے
دیاں گا میں دوزخ چہ اوہناں نوں دھکے
جنہاں تینوں کیتا سی تنگ یار مکے
اور سڑ سڑ کے ہُون گے جھلے تے کملے
احد اچ جنہاں کیتے تیرے تے حملے
غضب دے چلاواں گا اونہاں تے آرے
توں کرتے سہی دشمناں ول اشارے
ہیں سن دا پیا ہاں تو کہہ جو وی آناں ایں
کیویں وس نواسے دا اج بدلا چاہنا ایں

تے لواں گا میں اوس کہانی دا بدلہ
تیری آل تے بند پانی دا بدلہ
اوہناں لئی علیحدہ میں دوزخ تپایا
جنہاں تیرے بچیاں نوں قیدی بنایا
تیرے اُتے کیتے جادو دا بدلہ
تے لواں گا غازی دے بازو دا بدلہ
میں اج اک نہیں منی اوہناں دی گزارش
جنہاں کیتی تیراں دی اصغرؑ تے بارش
تیرے سامنے کھل اوہناں دی میں لاواں
تے علیؑ دے میں قاتل بلاواں
پریشاں میرے حبیبؐ تو کیوں ایں
تیرے ننھے اصغرؑ دی ہچکی دی سوں اے
میں عون و محمدؑ دے قاتل بلا کے
میں دوزخ چہ سُٹاں گا سارے لیا کے
تیرا رون ولے ہی میلان کیوں اے
میرے سامنے اج پریشان کیوں ایں
تے
میرے آقا کہناں اے محشر دے جج نوں
نبھاواں گا میں اپنی امت دی لج نوں

یزیداں دا ربا مکا آپ رولا
ابوجہل جانے تے توں جان مولا

نہ بدلے تے خوش نہ سزاواں تے خوش ہاں
میں تے بس تیریاں عطاواں تے خوش ہاں
جے خوش کرنا چاہنا ایں محشر دے قاضی
جے چاہنا ایں مولا میں ہو جاواں راضی
جے چاہناں ایں یار اج تیرا مسکرا دوے
گنہگاراں نوں بس کوئی ہتھ نہ لاوے
اے گندے تے مندے، اے کالے تے بگے
کرم کر کے اَج لادے سب میرے آگے

اَکھ

اوہنوں وسدا اے نور حقیقتاں دا عشق جہدا بصیرتاں رکھدا اے
گھٹا کملی والے دے جوڑیاں دی سُرمہ ناز فقیر دی اَکھ دا اے
پیا ہویا محبوب دی گلی اندر اوہ ککھ وی سجناں لکھ دا اے
تینوں بشر دِسے مینوں نور دِسے فرق اپنی اپنی اکھ دا اے

کیوں اکھ دا اے کیویں اکھ دا اے کیونکہ
نیکی اکھ وچ اے ثواب اکھ وچ اے گناہ اکھ وچ اے عذاب اکھ وچ اے
میخانہ اکھ وچ اے شراب اکھ وچ اے سوال اکھ وچ اے جواب اکھ وچ اے

پیندی وی اکھ اے پلاوندی وی اکھ اے
رب تے رسول نال ملاوندی وی اکھ اے
اکھ بے زبان اے پر بولدی وی اکھ اے
دلاں دیاں کنڈیاں نوں کھولدی وی اکھ اے
اکھاں وچ بندیاں نوں تولدی وی اکھ اے
رانجھے وانگ گلیاں وچ رولدی وی اکھ اے

پیر دی وی اکھ اے مرید دی وی اکھ اے
بیچ دی وی اکھ اے خرید دی وی اکھ اے
اکھ وچ ای ککھ اے اکھ وچ ای لکھ اے
اکھ وچ ای کعبہ اے تے اکھ وچ ای حج ہے

حضرت خواجہ غلام فریدؒ فرماتے ہیں

ہک واری لنگھ آ توں ساڈی جا تے
داریاں کریساں میں سکاں لہا تے

پھل، پان، مصری، الائچیاں منگیساں
عطر گلاباں تھیں مل مل دھویساں
کنگھی کریساں مہندی لویساں
کول بہیساں دولہا بنا تے

خدمتاں کریساں چیساں ادھاراں
کڈائیں بھکھ نہ دیساں، دیساں ہزاراں
ایویں کوڑیں حباں کیوں پیا ماراں
خود ویکھ گھنوں تساں آپے آتے

شملے دیاں سوٹیاں تے جے پوردے چیرے
لکھ لعل، نیلم تے پکھراج ہیرے
انج تے غریب آں پر دل تاں امیرا ے
جو چیز دیساں، دیساں رجا تے

زوری جے ویسو، ونجن نہ دیسوں
گل پا کے پلڑا منتاں کریسوں
آپے چلیسو کدے نہ اٹھیسوں
رج رج کے ویسوں سکاں لہاتے

ایہو سوال فریدؔ دامن گھن
جند جان کڈھ گھن، لٹ مال وَدھ گھن
مویاں دیاں خبراں آپے ای چل گھن
دل ٹھار لیساں مٹھاہیں ادا تے

عشق

راہِ عشق تے ٹرنا بڑا اوکھا اے
پر جے کوئی ٹرے تے یار ملا دیندا اے
لاہ کے تخت اوتوں تاجاں والیاں نوں
خاکروباں دے نال ملا دیندا اے
دانشوراں توں حل نہ ہون جہیڑے
نقطے ایسے وی عشق سمجھا دیندا اے
جالی روضے دی چمن نہ دین لوکی
عشق کتیاں دے پیر چُماں دیندا اے
عشق او نچ تے نیچ نوں ویکھدا نئیں
مذہباں ذاتاں دے فرق مٹا دیندا اے
ناں کوئی پیر نہ کوئی مرید ویکھے
گنگھر وسیّداں دے پیریں پواہ دیندا اے
آ جاوے جے اپنی آئی اُتے
زوراں وراں دی تون پواہ دیندا اے

دند وار دیندا اے اپنے یار اتوں
چڑھدا سولی تے کھل لواہ دیندا اے
اللہ عشق نوں اے توفیق بخشی
نیزے اتے قرآن سنا دیندا اے
کدے ملدے محبوب نہیں اَٹیاں توں
عشق پھیر وی بولیاں لاہ دیندا اے
اتھرو اِک وی نکلے جے عاشقاں دا
اجملؔ رب دا عرش ہلا دیندا اے

لام لیلۃ القدر دا شان

لام لیلۃ القدر دا شان چنگا
پر میرے ماہی دی رات انوکھڑی ہے
قران کتاباں دا ذکر چنگا
پر میرے مدنی دی بات انوکھڑی ہے
چن سورج دی شکل وی ہے سوہنی
پر میرے سوہنے دی جھات انوکھڑی ہے
علی حیدر شاہ ذاتاں سبھے چنگیاں
پر میرے مدنی دی ذات انوکھڑی ہے

کوئی جا آکھو

کوئی جا آکھے عربی ڈھول تائیں
حالوں سوہنیا اسی بے حال ہو گئے
کدوں خیر دیدار دا پاونا اے
اکھاں روندیاں نوں کئی سال ہو گئے
اگے غیر مینوں طعنے مار دے سن
ہن تے اپنے وی غیراں دے نال ہو گئے
ہن تے کرم سردار تے چاہیدا اے
عرضاں کردیاں ایہڈے چٹے وال ہو گئے

حاتم طائی دا قصّہ

حاتم طائی دا بڑا مشہور قصہ
سنیا منگتیاں نال بڑا سی پیار کر دا
اوہدے اٹھ دروازے دربار دے سن
منگتا ہر بوہے جا سوال کر دا
تھوڑا تھوڑا دے کے اوہ ہر بوہے چوں
منگتیاں نوں جا خوشحال کر دا
ناصر اکو دروازے نبی تے روہ
لکھاں منگتیاں نوں مالا مال کردا

ذکر اہل بیت

ذکر اہل بیت

حدیث نمبر 1:

براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ نے ایک راستے پر قیام فرمایا اور نماز با جماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ لوگوں نے کہا

کیوں نہیں! آپؐ نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں، انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں! آپؐ نے فرمایا: یہ اس کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ جو اسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اس سے تو عداوت رکھ۔

حدیث نمبر 2:

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے غدیر خم میں قیام کیا، وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے اور رسول اکرمؐ کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ نے نماز ظہر ادا کی اور حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا نہیں! آپؐ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں! پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا اس کا علیؓ مولا۔ اے اللہ! اسے تو دوست رکھ جو علیؓ کو دوست رکھے اور اس سے عداوت رکھ جو علیؓ سے عداوت رکھے۔

راوی نے بیان کیا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ: اے ابن ابی طالب! مبارک ہو آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔

اسے احمد نے (المسند) میں ابنِ عمر سے بیان کیا ہے: اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو اس (علیؓ) کو دوست رکھے، اس سے عداوت رکھ جو اس سے عداوت رکھے، اس کی مدد فرما جو اس کی مدد کرے اور اس کو رسوا کر جو اس کی رسوائی چاہے۔

حدیث نمبر 3:

حضرت ابو بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریمؐ نے فرمایا (کہ جس کا میں ولی ہوں اس کا علیؓ ولی ہے)

حدیث نمبر 4:

زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرمؐ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپؐ نے سائبان لگانے کا حکم فرمایا اور وہ لگا دیئے گئے۔ پھر فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ کہ عنقریب مجھے (وصال) کا بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کرلوں گا۔

تحقیق میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری آل۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں سے کیسا سلوک کرتے ہو اور وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گے، پھر فرمایا بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؓ مولا ہے۔ اے اللہ! جو اس (علیؓ) کو دوست رکھے اسے تو دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اس سے تو عداوت رکھ۔

حدیث نمبر 5:

ابن واثلہ سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن ارقمؓ سے سنا کہ رسول اکرمؐ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا اور لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپؐ نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور وعظ ونصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپؐ نے بیان فرمایا: اے لوگو میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ اور وہ دو چیزیں اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت (اولاد) ہیں۔

اس کے بعد فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ ایسا تین بار فرمایا۔ سب نے کہا: ہاں پھر آپؐ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؓ مولا ہے۔

حدیث نمبر 6:

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؓ کی تین خصلتیں ایسی بتائیں ہیں کہ اگر میں ان میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا۔ علیؓ میری جگہ پر اسی طرح ہیں جیسے ہارون موسیٰ کی جگہ پر تھے، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو اس موقع پر یہ فرماتے سنا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؓ مولا ہے۔

حدیث نمبر 7:

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ یمن کے غزوہ

میں شرکت کی جس میں مجھے آپؐ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں رسول پاکؐ کے پاس واپس آیا تو میں نے اس وقت حضرت علیؓ کا ذکر کچھ نامناسب انداز سے کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا: اے بریدہؓ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر آپؐ نے فرمایا: کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؓ مولا ہے تو پھر مجھے کہنے دیجئے کہ:

خدا مصطفیٰ مرتضیٰ کا اقرار واجب ہے
نبی پیغمبر کے ہر دشمن کا انکار واجب ہے
ہم کسی فتوے ترمیم سے نہیں ڈرتے شوکت
شریعت بس ہے وہ جس میں علیؓ کا پیار واجب ہے

علیؓ کے ایک نعرے سے فضا بھی کانپ جاتی ہے
مصیبت میں محبوں کے مقدر جیت جاتے ہیں
ارے نادانو! تمہیں غلط فہمی ہے کہ تم ہمیں مٹا دو گے
ہمارے ہاں تو لاکھوں سے بہتر جیت جاتے ہیں

رک گیا روداد اوصافِ جلی کہتے ہوئے
کیوں جھجکتا ہے تو علیؓ کو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے
موت کیوں آتی ہے تجھے یا علیؓ کہتے ہوئے

ہم بے خبر نہیں ہمیں اتنی تمیز ہے
جنت علیؑ ولی کے در کی کنیز ہے
تم متقیو ڈھونڈو کوئی اور میکدہ
جنت تو پیر علیؑ کے پینے کی چیز ہے

ہم ہاتھ منافق سے ملایا نہیں کرتے
بے فیض کے در پر کبھی جایا نہیں کرتے
دیتا ہے خدا لیتے ہیں اولاد علیؑ سے
بے پیر کا رزق ہم کھایا نہیں کرتے

علیؑ سے پیار کرتے ہیں تیرا احسان ہے مولا
ہمارے پاس بخشش کا یہی سامان ہے مولا
در نجف کو چھوڑ دیں اس جنت کے بدلے میں
یہ سودا ہم نہیں کرتے ہمیں نقصان ہے مولا

جب بھی جو دیتا ہے وہ لاریب جلی دیتا ہے
خود کبھی اور وسیلے سے کبھی دیتا ہے
مان لیتا ہوں کہ لے آتا ہے خدا سے لیکن
دنیا میں میرا رزق مجھے علیؑ دیتا ہے

ہر قلب علیؓ جسم علیؓ جان علیؓ ہے
مجھ بے سروسامان کا سامان علیؓ ہے
ایمان کے متلاشیو ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے کہ میرا ایمان علیؓ ہے

اس دل سے اس بے دل کی معرفت ہو جائے گی
دل حصار بندگی میں بند ہونا چاہیئے
مشکل کشا کو ماننا مشکل نہیں پر شرط ہے
آدمی اندر سے غیرت مند ہونا چاہیئے

علیؓ کرن ہے تو سورج مصطفیؐ
علیؓ باب ہے تو عمارت مصطفیؐ
علیؓ جسم ہے تو روح مصطفیؐ
علیؓ ولی ہے تو نبی مصطفیؐ
علیؓ پھول ہے تو خوشبو مصطفیؐ
علیؓ سخا ہے تو عطا مصطفیؐ
علیؓ الکتاب کے پارے ہیں
علیؓ کسی کے نہیں ہمارے ہیں

گواہ مدینے کی ہر گلی ہے
جدھر بھی دیکھو علیؓ علیؓ ہے
اہل نظر کی آنکھ کا تارا علیؓ علیؓ
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علیؓ علیؓ

آل سے گر وفا کرو گے تو دنیا تم سے وفا کرے گی
مناؤ گے شبیر کا غم تو سیدہ زہراؓ دعا کرے گی
چھوڑ کر سارے جھوٹے رہبر آؤ عنبر علیؓ کے در پر
امام گر بوتر اب ہوگا تو مٹی قبر کی حیاء کرے گی

مفتیانِ دین سے کہتی ہے یہی کربلا
بدعت اسی کا ذکر جو جینا سکھا گیا
مسلمانوں تم سے تو اک بابری مسجد نہ بن سکی
میرا حسینؓ دیکھو جو شریعت بچا گیا

لوح پر قلم چلی تو وہ تحریر بن گئی
خدا نے جو بھی چاہا وہ تقدیر بن گئی
قربانیوں کا لفظ جس جگہ پہ لکھا گیا
بے ساختہ حسینؓ کی تصویر بن گئی

لاالہ تو پڑھ لیا اب لے مزہ تاثیر کا
لاالہ کی تہہ کے نیچے خون ہے شبیرؑ کا
لاالہ کے پڑھنے والو لاالہ سے پوچھ لو
لاالہ تو بچ گیا گھر لٹ گیا شبیرؑ کا

دنیا میں بے مثل ہے شجاعت حسینؓ کی
دشمن سے بھی نہیں ہے عداوت حسینؓ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؓ کی

ہجرت کی رات آئی۔ آقا ﷺ نے فرمایا کہ علیؓ میرا بستر ہے سوجا اور صبح امانتیں واپس کر کے میرے پیچھے چلے آنا
آپؐ چلے گئے۔ کفار سمجھتے رہے کہ آپؐ سو رہے ہیں۔ لیکن جب صبح حضرت علیؓ بیدار ہوئے تو کفار آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے محمد ﷺ ہیں کوئی کہتا ہے علیؓ ہے ایک کافر پکار کے یہ کہتا ہے)

کپڑے وہی چادر وہی دستار وہی ہے
چلتا ہے تو لگتا ہے اللہ کا نبی ہے
انگشت بدندان ہیں سب مکہ کے کافر
سویا تو محمدؐ تھا یہ جاگا کیوں علیؓ ہے
(ایک کافر پھر کہتا ہے کہ)

وہ رحمت یزداں تھا یہ قہر جلی ہے
قضا تو اس کے محلّہ کی گلی ہے
احباب جان بچانی ہے تو بھاگو یہاں سے
سمجھے تھے جسے احمد ﷺ یہ تو علیؓ ہے

(نبی پاک ﷺ سجدے میں تھے سیدنا حسینؓ کندھے پر سوار ہو گئے۔ شاعر نے نقشہ کھینچا)

طہارتوں کے مقدس کا زین بیٹھا ہے
میری بتولؓ کے جیون کا چین بیٹھا ہے
میرے محبوب سجدے کو ذرا لمبا کر دے
تیری پشت پہ میرا حسینؓ بیٹھا ہے

خلوص والے کلیجے کا چین کہتے ہیں
اہل ایمان شاہِ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا کے سوا نہ کچھ یاد رہے
زبان عشق میں اسے حسینؓ کہتے ہیں

علیؓ کا عشق مقدر سنوار دیتا ہے
علیؓ کا بغض تو چہرہ بگاڑ دیتا ہے
تو اس کے ذکر کو ادنیٰ سمجھ رہا ہے لعین
جو ایک ہاتھ سے خیبر اکھاڑ دیتا ہے

ہم اپنے آپ کو جن کا فقیر کہتے ہیں
جہاں والے انہیں پیرانِ پیر کہتے ہیں
تو غلامِ غوث ہے آزاد کر دیا تجھ کو
قبر میں مجھ سے منکر نکیر کہتے ہیں

یا علیؓ کہنے کے بعد

نفسِ عمارہ کو مارا یا علیؓ کہنے کے بعد
اور اپنا مستقبل سنوارا یا علیؓ کہنے کے بعد
پہلے میں مشکل میں تھا مشکلیں اب مشکل میں ہیں
اک بدلا ہے نظارہ یا علیؓ کہنے کے بعد
اس لیے بارہ مہینے چین سے رہتا ہوں میں
اسم پڑھتا ہوں گیارہ یا علیؓ کہنے کے بعد
راہِ زیست پر چلنا سکھانے کے لیے
ماں نے گودی سے اتارا یا علیؓ کہنے کے بعد

منہ سے اک بار لگا لیتے جو آقا پانی
دشتِ غربت میں نہ یوں ٹھوکریں کھاتا پانی
کون کہتا ہے کہ پانی کو ترستے تھے حسینؓ
ان کے ہونٹوں کو ترستا رہا پیاسا پانی

نہ پوچھ کیسے کوئی شاہِ مشرقین بنا
بشر کا ناز نبوت کا نور عین بنا
علیؓ کا خون، لعاب رسولؐ، شیرِ بتولؓ
ملے جب یہ عناصر تو پھر حسینؓ بنا

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے
بس اس سے اس کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے
دلِ نجس میں سماتی نہیں ہے حب علیؓ
کیونکہ یہ بہت نفاست پسند ہوتی ہے

یہ جو علم و جوہر کا مکروہ سلسلہ کیا ہے
فرازِ دھر میں کیا ناروا روا کیا ہے
گلی گلی سے اٹھے گی صدا حسینؓ حسینؓ
زمانہ خود ہی بتائے گا کربلا کیا ہے

علی نبی کا جسے دل کا چین کہتے ہیں
جناب فاطمہ کا نور عین کہتے ہیں
وہ جس نے سر کو کٹا کر کیا حق زندہ
اسی شہید کو آقا حسینؓ کہتے ہیں

علی ولی کے پسینے سے پھول بنتے ہیں
انہی کے نقش قدم پہ چل کر اصول بنتے ہیں
علی کے گھرانے کی عظمت جو پوچھو
علی وہ ہے جس کے بچوں کی سواری رسول بنتے ہیں

آداب شریعت کا شناسا ایسا
جس کے قبضے میں ہو کوثر وہ پیاسا کیسا
کیوں نہ فخر سے جھومیں رسول عربی
تقدیر سے ملتا ہے نواسہ ایسا

آداب مصطفیٰ میں شریعت کھڑی رہی
دروازۂ بتول پہ امامت کھڑی رہی
سجدے میں تھے حضور در پشت تھے حسینؓ
بیٹھے رہے حسینؓ عبادت کھڑی رہی

جس کی ہمت پہ علی شیر خدا کو ناز ہے
جس نواسے پر محمد مصطفیٰ کو ناز ہے
سجدے تو بہت ہوئے پر تیرا اپنا انداز ہے
تو نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

علی پاک تے حسن حسین اندر
ہر اک روپ سوہنا میرے نبی دا اے
آل نبی اندر جہڑا چمکدا اے
نور نبی دا اے خون علی دا اے
ملدی اوہنوں ولایت دی سند یارو
جہڑا منگتا سرکار دی گلی دا اے
ساجد علی دی شان میں کی دساں
مولا علی مولا ہر اک ولی دا اے

سیاہی حجرِ اسود کی بنا کر آبِ کوثر سے
ثنائے سیّدہ لکھتا ہوں جس جبریل کے پر سے
فقط یونہی نہ گھر میں سیدہ نے چکیاں پیسیں
بڑی تقدیریں پلٹی ہیں اسی چکی کے چکر سے

☆

زمانے توں ونج کے اِسکول ڈِٹھا اے
محبت دا عجب اک اصول ڈِٹھا اے
علیؑ دے بچڑاں توں قربان ونجاں
جنہاں کوں چمدا رسول ڈِٹھا اے

باراں سالاں دے بھانویں تو رکھ روزے
مان کریں نہ یار تراویحاں دا
دامن علیؑ دا چھڈ کے ٹرے جیہڑے
رستہ ناپیاں اوہناں خرابیاں دا
باہجھوں علیؑ دے پل نئیں پار
بس چلنا نئیں اوتھے بابیاں دا
حب علیؑ دے وچ جیہڑا مرے درزی
وارث اوہو ای فردوس دی چابیاں دا

علیؑ علیؑ مولا، مولا علیؑ مولا
غوث قطب سارے علیؑ علیؑ کر دے
حکم علیؑ دا چلے آسمان اتے
سورج چن، تارے علیؑ علیؑ کر دے
غنچے پھل پتے علیؑ علیؑ کردے
سارے ماہ پارے علیؑ علیؑ کر دے
غم خوشی اندر بدل جان صائم
جدوں غماں مارے علیؑ علیؑ کر دے

کربلا شریف دے ٹبیاں وچ
سب کچھ سخی حسینؓ نے وار دِتا
ظلم و ستم دی اگ جو بھڑکدی سی
دے کے خون شبیرؓ دا ٹھار دتا
چپو لا عباسؓ دے بازوواں دے
بیڑا پاک اسلام دا تار دتا
کر کے پُت قربان سردار میاں
ابراہیمؑ دا قرض اتار دتا

عظمت والدین

حقوق والدین

والدین کے ساتھ احسان

قرآن حکیم نے اللہ کی عبادت کے بعد والدین سے بھلائی کو احسان سے تعبیر کیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واعبدو اللہ ولا تشرکو بہ شیئا و بالوالدین احسانا○ (سورۃ النساء)

اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

یہ بات یاد رہے کہ والدین سے نیکی کا حکم مطلقاً اور بلا قید ہے یہ نہیں کہا گیا کہ والدین نیک ہوں تو ان سے بھلائی کی جائے اور اگر بد ہوں تو ان سے بھلائی نہ کی جائے ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔

والدین چاہے فاسق و فاجر اور گنہگار ہی کیوں نہ ہوں اولاد کے لیے ان کا درجہ ایسا ہی ہے جیسا کہ نیک متقی اور پرہیزگار والدین کا۔گویا جو اجر اولاد کو ولیہ ماں اور ولی باپ کی خدمت کر کے ملتا ہے وہی اجر مشرک و گنہگار ماں اور باپ کی خدمت کر کے ملتا ہے۔اس لیے ہر اجر نہ ان کی فضیلت اور ولایت کی وجہ سے ہے اور نہ ہی ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے اس میں کمی واقع ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ والدین کا ادب اور ان سے احسان کرتے وقت ان کے سیرت و کردار کو دیکھو بلکہ غیر مشروط طور پر والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم آیا ہے۔

اسی طرح سورۃ بنی اسرائیل کے اندر بھی حکم توحید اور نفی شرک کے ساتھ والدین سے احسان کرنے کا حکم اسی ترتیب کے ساتھ آیا ہے۔

واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ و بالوالدین احسان۔ (سورۃ بنی اسرائیل)

اور (یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے حسن سلوک (احسان) کرنا۔

انتہائی اہم فریضہ

اولاد ہونے کے ناطے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ حکم الٰہی فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما ۝ کو دل و جان سے بجالاتے رہیں اور کبھی اپنی زبان سے ایسا کلمہ نہ نکالیں جو ان کی دل آزاری کا سبب بنے۔ یاد رہے کہ بڑھاپے کی حالت میں والدین کی طبیعت بچپنے کی طرف لوٹ جاتی ہے اور عین ممکن ہے کہ وہ بات بات پر بے جا ضد کرنے لگیں لیکن سعادت مندی کا تقاضا یہی ہے کہ ان کی ہر بات خندہ پیشانی سے سن کر برداشت کر لی جائے۔ ان کے بار بار ٹوکنے پر دل میں ملال نہ لایا جائے اور ہر حال میں ان کی خدمت کرنا اپنا شیوہ بنالیا جائے۔

ایک سبق آموز حکایت

بچپن میں سنی ہوئی ایک حکایت کو موضوع کے حوالے سے یہاں بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ایک شخص کی والدہ بوڑھی ہوئی اور بڑھاپے میں اس پر وہی کیفیت طاری ہوگئی جو اوپر بیان کی گئی ہے ایک دن وہی شخص ماں کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بڑھیا کہنے لگی کہ بیٹا! یہ کس چیز کی آواز آرہی ہے؟ وہ کہنے لگا اماں جان کسی چیز کی آواز نہیں آرہی۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ پھر کہنے لگی کہ بیٹا آواز آرہی ہے مجھے بتاؤ کہ کس چیز کی آواز ہے؟ وہ شخص پھر کہنے لگا اماں جان یہ محض آپ کا وہم ہے۔ یہاں کوئی آواز نہیں آرہی۔

بوڑھی ماں نے پھر زور دے کر کہا۔ میرے کانوں میں آواز سنائی دے رہی ہے بتاؤ تو سہی یہ کس چیز کی آواز ہے؟

اس نے کہا یہ محض آپ کا مغالطہ ہے کسی چیز کی آواز نہیں آرہی۔ بڑھیا نے

متعدد بار یہ بات دہرائی اور بیٹے سے رہا نہ گیا اور وہ آگ بگولہ ہو کر کہنے لگا۔ آپ نے آواز آواز کی یہ کیا رٹ لگا رکھی ہے۔ آپ ناحق ہمارا دماغ چاٹ رہی ہیں آپ کا شاید دماغ خراب ہو گیا ہے خدا کے لیے ہمارے صبر کا مزید امتحان نہ لیجئے اور یہ تکرار بند کر دیجئے۔

ماں نے یہ بات سن کر بیٹے سے کہا کہ فلاں صندوق میں ایک کاپی پڑی ہوئی ہے وہ ذرا لے آؤ۔ وہ شخص صندق کھول کر کاپی لے آیا تو بڑھیا نے اسے بتایا کہ جب تم بچے تھے تو ایک دن تم نے ستر بار ایک بات پوچھی تھی جس کا جواب میں نے اتنی بار تمہیں چوم کر دیا تھا۔ تو پوچھتا جاتا تھا اور میں پیشانی پر کوئی شکن لائے بغیر جواب دیتی جاتی تھی۔ لیکن اے بیٹے تو اپنے اور میرے صبر کا موازنہ کر کہ تو نے ستر بار پوچھا میں نے پیار سے ستر بار جواب دیا میں نے سات بار بھی نہ پوچھا تھا کہ تیرا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا اور تو مجھ پر برسنے لگا۔

دو قرآنی احکام

یہی وہ کیفیت ہے کہ جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ والدین سے حسن سلوک کرتے رہو اور اپنی زبان سے اف تک نہ کہو اور کبھی سخت لہجے میں ایسی بات نہ کہو جس سے ان کی دل شکنی ہو جائے۔ اللہ رب العزت نے خصوصیت کے ساتھ انسان کو یہ تربیت دی ہے کہ اپنے ماں باپ کا بڑھاپے میں خاص خیال رکھے اور خبردار اس دور میں ان سے نیکی اور بھلائی کرنے میں کوئی کوتاہی نہ ہونے پائے۔ یہ بہت بڑی آزمائش اور صبر کا امتحان ہے۔

قرآن حکیم میں والدین کے بارے میں دو حکم دیئے گئے۔ ایک تو یہ کہ ان سے نیکی اور احسان کرنا تمہاری بڑی ذمہ داری ہے دوسرا یہ کہ جب ان پر بڑھاپا غالب ہو جائے تو ان کا خاص خیال اور ان کی دل جوئی ہر حال میں کرنا فرض ہے۔

والدین اولاد کے لیے جنت بھی ہیں اور جہنم بھی

حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرے آقا والدین کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے ان کے کیا کیا حقوق ہیں؟ آقائے دوجہاں نے والدین کی نسبت سوال کرنے والے اس شخص سے فرمایا کہ تمہارے والدین ہی تمہارے لیے جنت ہیں اور وہی تمہاری دوزخ ہیں۔ حدیث مبارکہ کے الفاظ:

هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ (سنن ابن ماجہ، ابواب الادب باب برالوالدین)

وہی دونوں تمہاری جنت اور وہی تمہاری دوزخ ہیں) پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ تمہارے والدین ہی تمہارے لیے جنت ہیں اگر تم ان کی خدمت بجا لاؤ گے اور بصورت دیگر تم ان کی خدمت ترک کردو گے تو وہ تمہارے دوزخ میں پہنچنے کا موجب بن سکتے ہیں۔

ایک سبق آموز فرمان

والدین کی خدمت گزاری بڑی سعادت مندی ہے اس کا کچھ اندازہ اس حدیث پاک سے ہوسکتا ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوتا ہے اس نے عرض کی کہ آقا مجھے جہاد پر جانے کی اجازت دے دیجئے۔ جہاد میں شرکت بہت بڑی نیکی اور بظاہر ایسا عمل ہے جس کے بارے میں قرین قیاس نہیں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے نیک کام سے روکتے یا اس کی آرزو کی تکمیل سے منع فرما دیتے۔ لیکن آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے استفسار فرماتے ہیں کہ اے فلاں بتا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ اثبات میں جواب دیتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ففیهما فجاهد۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب لایجاهد الاباذن الوالدین)

توان کی خدمت کرییہی تمہارا جہاد ہے۔

سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کہ تیرے والدین زندہ ہیں تو تو ان کی طرف لوٹ جا اوران کی خدمت واطاعت بجالا کہ یہی تیرا جہاد ہے کتنا سبق آموز فرمان ہے! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا کیا نادر اور اچھوتا تصور دیا کہ اپنے والدین کے قدموں میں رہ کر ان کی خدمت بجالانے کو حقیقی جہاد قرار دیا اور یہ کہ جو اس جہاد سے فارغ ہو وہی دین کی سربلندی اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے جہاد وقتال کی طرف جائے۔

تباہی اور ہلاکت کی وعید

اس بدبخت شخص کے بارے میں جسے زندگی میں بوڑھے ماں باپ کی خدمت کا موقع ملا اور وہ اس سے محروم رہ کر جنت کا حقدار نہ بن سکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی بھری مجلس میں تین بار یہ الفاظ دہرائے۔

اس کی ناک خاک آلود ہو۔ اس کی ناک خاک آلود ہو۔ اس کی ناک خاک آلود ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ کس کے بارے میں فرما رہے ہیں؟ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے۔

وہ شخص ذلیل اور خوار ہو گیا اور تباہ و برباد ہو گیا "جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔"

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ والادب، باب قفصل صلۃ أصدقاء الاب والام و نحوما)

یعنی وہ شخص جس نے والدین میں سے دونوں یا کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور اپنے لیے جنت کا سامان پیدا نہ کر سکا۔ اس سے بڑھ کر بدبخت اس دنیا میں کوئی نہیں۔

والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

سورۂ لقمان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ۔ (سورۂ لقمان)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔

اللہ کریم نے انسان کو والدین کے بارے میں بڑی تاکید فرمائی یعنی والدین کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا۔ یہ والدین کے باب میں اجمالی حکم تھا کہ وہ دونوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے پھر اس کے بعد خصوصیت کے ساتھ ماں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ (سورۂ لقمان)

اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا اس حالت میں کہ اس کی ماں کمزوری پر کمزوری جھیلتی رہی۔

غیر مسلم والدہ سے طرزِ عمل

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ ان کی والدہ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کافرہ اور مشرکہ تھیں۔ اس وقت تک اہل ایمان کو کافر و مشرک مرد و عورت سے نکاح نہ کرنے کا حکم وارد نہ ہوا تھا۔ یہ حکم قرآن حکیم میں بعد میں صادر ہوا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ان کی والدہ ملنے کے لیے آئیں تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری والدہ مجھ سے ملنے آئیں ہیں۔ حالانکہ وہ کافرہ و مشرکہ ہیں اور ابھی حالت ایمان میں داخل نہیں ہوئیں۔ آپ فرمائیں میرے لیے کیا حکم ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ مشرکہ ہی سہی لیکن ہے تو تیری والدہ۔ اس کے ساتھ تیرا رویہ مثالی حسن سلوک کا ہونا چاہئے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الادب، باب صلۃ الوالدالمشرک)

ماں ماں اے ماں جہیا ہور کوئی نئیں
رب دے رحم دا خاص نموناں اے ماں
بھانڈا اپنی اولاد دے پیار والا
ہون دیندی ناں کدی وی اُوناں ایں ماں
کسے طرح وی بھانویں اولاد ہووے
پیار دیوندی دُونے تو دُوناں ایں ماں
ونڈ کے نعمتاں صائم اولاد تائیں
کھا لیندی الُوناں سلُوناں ایں ماں

میرے دوستو ماں تے باپ ورگی
دولت کوئی وی ہور جہان وچ نئیں
ماں باپ خانہ کعبہ پتراں دا
شان جہاندا آوندا بیان وچ نئیں
ماں باپ دا شان جو سمجھدے نیں
تلخی اوندی انہاندی زبان وچ نئیں
ماں باپ دے ہین گستاخ جہیڑے
رہندے کدی اوہ پُت امان وچہ نئیں

مانواں مانواں نے مانواں دا بدل کوئی نئیں
مانواں باجھ بہار بہار کوئی نئیں
ماں نئیں جس دی اوس دے لئی دنیا
خار زار اے گلشن زار کوئی نئیں
روپ رب دا ماں نوں کہن والے
دا نے کہن تے پھر انکار کوئی نئیں
ساری دنیا نوں لے آزما صائمؔ
ماں دے پیار ورگا دیندا پیار کوئی نئیں

عظمتاں کی کی سناواں ماں دیاں
تار دیندیاں نیں دعاواں ماں دیا
رو پئے پیارے محمدؐ مصطفیٰ
یاد جد آئیاں وفاواں ماں دیا
لال پیارا جد تیکر گھر نئیں آوندا
رہن بوہے تے نگاہواں ماں دیاں
لہندے چڑھدے ہر تھاں دُھماں دُھمیاں
اوہ گوڑھیاں ٹھنڈیاں نے چھاواں ماں دیاں
بال دی وِنگاں نئیں ہوندا اوھدا
جہندے پچھے نے دعاواں ماں دیاں
میں حبیب احمد حبیبی کجھ دی نئیں
چُمیاں تلیاں اولیاواں ماں دیاں

مانواں دے دل نرم گلابوں کد کرن قبول جُدائی
کر دیون قربان خزانے کر لین قبول گدائی

پتراں دا ہر عیب چھپاون نہ سُنن کدے برائی
اعظم اوہ محروم مرادوں جنہاں ماں دی قدر نہ پائی

ماں ورگا غمخوار نہ کوئی جانے کون حقیقت ماں دی
کے ولائیتوں کسے بازاروں نئیں لبھدی شفقت ماں دی

جس دے پلے عمل نہ کوئی نت ویکھے صورت ماں دی
اعظم لکھ حجاں توں افضل اک وار زیارت ماں دی

علامہ اقبال کہتے ہیں

کس کو اب ہو گا وطن میں آہ! میرا انتظار
کون میرا خط نہ آنے سے رہے گا بے قرار

خاک مرقد پر تری لے کر یہ فریاد آؤں گا
اب دعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر میرے اجداد کا سرمایہ عزت ہوا

عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی
میں تیری خدمت کے قابل جب ہوا تو چل بسی

تجھ کو مثلِ طفلک بے دست و پا روتا رہا
صبر سے ناآشنا صبح و شام روتا رہا

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیئے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیئے
لوری گا گا کے مجھ کو سلاتی ہے تو
مسکرا کے سویرے جگاتی ہے تو
مجھ کو اس کے سوا اور کیا چاہیئے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیئے
تیری خدمت سے دنیا میں عظمت میری
تیرے پاؤں کے نیچے ہے جنت میری
عمر بھر سر پہ سایہ ترا چاہیئے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیئے

دُکھ دنیا دے گھیرا لیندے پا
ماواں جدوں مر جاندیاں
اپنیاں ماواں والی ٹھنڈ کون پاندا اے
مُنہ مَتھا چُم کے جتے سینے کون لاندا اے
کون منگدا اے مگروں دعا
ماواں جدوں مرجاندیاں
اپنے پرائے سارے مکھ موڑ لیندے نیں
سمجھ یتیم سارے دل توڑ دیندے نیں

رہندے دل وچ دل والے چاہ
ماواں جدوں مر جاندیاں
پت بھانویں برا ہووے ماں برا کہندی نئیں
مر کے وی بچیاں دا کدے دکھ سہندی نئیں
کدے لگن دیندی نئیں تتی وا
ماواں جدوں مر جاندیاں

گود ماں دی اے درسگارہ پہلی ایتھوں زندگی دا نصب العین بن دا
ایتھوں داتا خواجہ فرید بن کے دکھی دلاں دے واسطے چین بن دا
پیکر ماں جے شرم وحیا دی اے فیر پتر وی غوث الثقلین بن دا
سیدہ خاتونِ جنت جے ماں ہووے صابر فیر لال وی سخی حسینؓ بن دا

☆

رب قادر کریم رحیم ایسا کوئی رحیم نئیں اللہ پاک ورگا
بعد رب دے ساری کائنات اندر دوجا کوئی نئیں شاہِ لولاک ورگا
دنیاداری دے سارے رشتیاں وچ کوئی ساک نئیں ماں دے ساک ورگا
پتر بھانویں زمانے دا غوث ہووے نئیوں ماں دے پیراں دی خاک ورگا

☆

دو جگ اندر جے توں سکھ چاہنا ایں دساں عمل میں کرتوں کی لیا کر
جس حال اندر ماں ہووے راضی اوسے حال دے وچ توں جی لیا کر
اچا بول نہ ماں تو بول بیٹھیں ماں سامنے لباں نوں سی لیا کر
جدوں نیئوں سکون دی لوڑ ہووے پیر ماں دے دھو کے پی لیا کر

☆

عظمت اوس انسان دی بڑی ہوندی راضی جس تے سجنوں ماں ہووے
جیہڑا جھکدا اے ماں دے وچ قدماں اوہو بندہ زمانے تے تاں ہووے
حضرت اویسؓ وانگ جو ماں دی قدر جانے قائم صدا زمانے تے ناں ہووے
رب وی کہندا اے موسیٰ سنبھل کے آ جدوں سر تے نہ صابر اماں ہووے

☆

حج اکبر دا ملے ثواب اوس نوں نال پیار جو ماں نوں تکدا اے
راضی رب رسول وی ہین اوس تے راضی جیہڑا وی ماں نوں رکھدا اے
راضی ہو کے ماں جے ہتھ چک لوے اوہنوں رب وی موڑ نہ سکدا اے
ٹرجے صابرا ماں جس ویلے پتہ لگدا زمانے دی اکھ دا اے

☆

نعم البدل کوئی جگ تے ماں دائیں کرے لکھ زمانہ پیار بھانویں
دین ماں دا کوئی نئیں دے سکدا پتر جان وی دیوے وار بھانویں
تھوڑ ماں دی پوری نئیں ہو سکدی سارا جگ ہووے غمخوار بھانویں
کوئی ساک نئیں ماں دے ساک ورگا صابر ویکھ لے پھول سنسار بھانویں

☆

ماں دی ممتا سچا اے پیار ایسا جہدے وچ دکھاوے دی بات کوئی نئیں
بعد رب رسول دی ذات نالوں ودھ ماں دی ذات توں ذات کوئی نئیں
جیہڑی لنگھے ماں دی وچ خدمت اوخوجئی عبادت دی رات کوئی نئیں
جنے ماں نوں صابرا دکھ دتا ہونی حشر وچ اوہدی نجات کوئی نئیں

رتبہ ماں دا رب بلند کیتا ثانی ماں دا وچ سنسار کوئی نئیں
دردی کوئی نئیں ماں دے دل ورگا ماں وانگوں کردا پیار کوئی نئیں
آپ گیلے تے پاوے اولاد سکے کر سکدا انج ایثار کوئی نئیں
جہدی کنڈ تے ماں دا ہتھ ہووے اوہنوں دونواں جہاناں وچ ہار کوئی نئیں

پتر بھانویں مذمانے دا ہووے عیبی ماں فیروی پردے کج دی اے
نافرمان تے بھانویں گستاخ ہووے صفتاں کر کر ماں نہ رج دی اے
سیاں کوواں تے پتر نوں لگے ٹھیڈا اسٹ ماں دے سینے وچ وجدی اے
طاہر ماں دا عجب میں پیار ڈٹھا کھاوندا پتر تے ماں پئی رج دی اے

☆

جاواں صدقے ماں دے ناں اتوں ماں آکھیاں سینے وچ ٹھنڈ پیندی
نال پیار دے جدوں وی ماں کہیے انج لگدا منہ وچ گھنڈ پیندی
جہیڑا ماں نوں کرے نہ کنڈ یارو اوہدی کدے وی پنجے نئیں کنڈ پیندی
بے ادب جو ماں دا ہووے صابر اوہنوں دونواں جہاناں وچ پھنڈ پیندی

کملی والے سوہنے محبوب رب دے عزت ماں دی کر کے وکھا دتی
آوندی مائی حلیمہ نوں ویکھ کے تے کملی والے نے کملی وچھا دتی
یاراں عرض کیتی سوہنیا کون سی اے جنوں کملی تے تساں جگہ دتی
فرمایا نبی نے میری ماں ہے جے جہدے سینیوں مولا غذا دتی

دعا

ہے دعا میری ماں جی قبر تیری اللہ پاک سوہنا پر نور رکھے
برسن رب دیاں رحمتاں ہر ویلے سایہ رحمت دا رب غفور رکھے
تیری قبر پھلاں دی سیج ہووے ہر بلا مولا تیتھوں دور رکھے
سجے ہتھ وچ ہووے اعمال نامہ کالی کملی دے تھلے حضور ﷺ رکھے